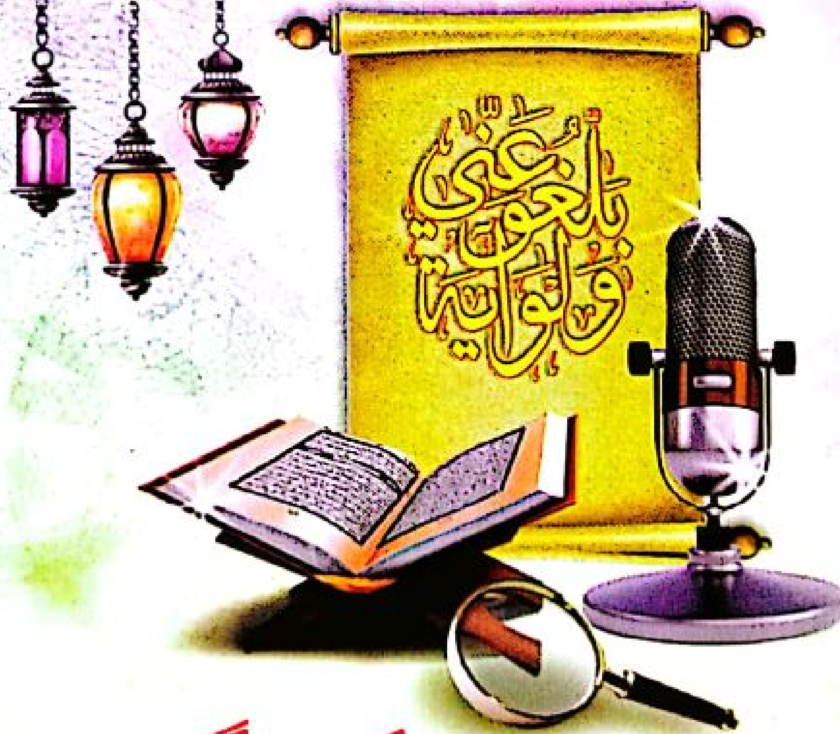
جلد نمبر-1

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ

خُطباتِ عتیق

مقررِ شیریں بیان

خطیبِ دلنشین حضرت مولانا محمد اسماعیل عتیق حفظہ اللہ



PDF - سکیننگ

محمد منشاء بلال

محمد تنویر لطیف

جمع وترتیب

میاں حافظ محمد ربانی

وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ (الذاریات)

"آپ نصیحت کیجیے کیونکہ نصیحت اہل ایمان کے لیے نفع بخش ہوتی ہے۔"

خطبات عتیق

قاری محمد اسماعیل عتیق حفظہ اللہ

جمع وترتیب

میاں حافظ محمد ربانی

نظر ثانی

قاری لیاقت علی باجوہ

کوٹلی لوہاراں مغربی سیالکوٹ



ناشر

مکتبہ ربانیہ

منڈی عثمان والا، ضلع قصور 0300-6595304

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب ــــــــــ خطبات اسماعیل عتیق ؒ

مصنف ــــــــــ اسماعیل عتیق ؒ

جمع و ترتیب ــــــــــ میاں حافظ محمد ربانی

تعداد ــــــــــ 800

ناشر ــــــــــ مکتبہ ربانیہ

قیمت ــــــــــ -/600 روپے

پاکستان میں ہماری کتب مندرجہ ذیل اداروں سے مل سکتی ہیں

- لاہور: نعمانی کتب خانہ، حق سٹریٹ، اُردو بازار لاہور۔ مکتبہ اسلامیہ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار لاہور۔ دار الکتب السلفیہ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار لاہور۔ اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، اُردو بازار لاہور مکتبہ قدوسیہ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار لاہور۔ مکتبہ محمدیہ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور
- فیصل آباد: مکتبہ اہل حدیث، امین پور بازار۔ مکتبہ اسلامیہ، بیرون امین پور بازار
- چیچہ وطنی: اسلامی کتب خانہ، ڈاکخانہ بازار، چیچہ وطنی، ضلع ساہیوال۔ اشفاق کیسٹ ہاؤس، پل بازار ساہیوال
- قصور: مکتبہ طیبہ، منڈی کنگن پور، مکتبہ دار الاندلس، الٰہ آباد۔ یزدانی کیسٹ ہاؤس، الٰہ آباد۔ محمدی کیسٹ ہاؤس، کھڈیاں خاص
- اسلامی کتب خانہ، گگو منڈی
- پراچہ بک ڈپو، حجرہ شاہ مقیم

ضروری تحریر

ہر پبلشر اس بات کو بخوبی جانتا ہے کہ کتب کی طباعت پر کس قدر مشکلات پیش آتی اور اس کام پر کتنے اخراجات برداشت کرنا پڑتے ہیں اور خاص طور پر کیسٹ سے مضامین نقل کرنے پر کتنے مراحل سے گزرنا پڑتا ہے۔ زیر نظر کتاب بھی ان مراحل سے گزر کر آپ کے پاس پہنچنے کے قابل ہوئی ہے۔ لہٰذا ہر خاص و عام متنبہ رہیں کہ اس کتاب کے مضامین کی ترتیب اور تسہیل و تزئین کی نقل اور فوٹو یا سکین وغیرہ سے اجتناب کریں بصورت دیگر ایسا کرنے والا نقصان کا خود ذمہ دار ہوگا۔ ادارہ ایسے فرد/ افراد اور پبلشرز وغیرہ کے خلاف کارروائی کا پورا حق محفوظ رکھتا ہے۔ اس کتاب کے جملہ حقوق مکتبہ ربانیہ منڈی عثمان والا ضلع قصور کو حاصل ہیں۔

مدیر

میاں حافظ محمد ربانی

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شان ابو بکر رضی اللہ عنہ

﴿وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ﴾

(الزمر : ۳۳)

تمام تر حمد وثناء، تمام بڑائی اور تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔

بے شمار لاتعداد درود وسلام امام الانبیاء، سرور کونین، امام اعظم، رحمۃ للعالمین محمد رسول اللہ ﷺ کے لیے ہیں۔

جمادی الثانی امام الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ کے یار غار، صدیقہ امی عائشہ رضی اللہ عنہا کے بابا جان خلیفہ اول سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ۲۲ جمادی الثانی کو ان کی وفات ہوئی۔

ساڑھے گیارہ لاکھ مربع میل کا حکمران عشاء سے پہلے مغرب کے بعد ۲۲ جمادی الثانی کو ۶۳ سال زندگی گزار کر غالباً دو سال تین مہینے خلافت کے دن گزار کر دنیا فانی کو چھوڑ کر رحلت فرما گئے۔

تاریخی نقطہ نظر کے مطابق صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی وفات کا پچھلا ہفتہ اور زندگی کے آخری لمحات کا تذکرہ کیا جا رہا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اللہ ہمیں صدیق جیسی ہستی کا فرمانبردار بنائے۔ اللہ اکبر!

نام عبداللہ، کنیت ابو بکر، لقب صدیق اور عتیق، باپ کا نام ابو قحافہ ماں کو ام الخیر کہا جاتا ہے۔

میرے پاک نبی رسول ﷺ کا صحابی، یار غار دن، رات صبح وشام آپ ﷺ کے

ساتھ گزارنے والا سفر وحضر کا ساتھی سبحان اللہ جسے لوگ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

اھلا وسھلا مرحبا۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مردوں میں سب سے پہلے ایمان لائے۔ میرے پاک نبی ﷺ نے بھی سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو تمغے دیئے۔ رب ذوالجلال بھی پیارے نبی ﷺ کے صحابی کو صدیق کہہ رہے ہیں۔

صحیح مسلم اور بخاری کے اندر روایت موجود ہے کہ ایک دن میرے پاک نبی محمد ﷺ مدینے سے باہر نکلے اور ساتھ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ بھی تھے۔

دنیا میں سب سے اعلیٰ درجہ انسان کو حاصل ہے۔ اللہ نے اسے اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ انسانوں میں سب سے افضل درجہ انبیاء کرام علیہم السلام کا ہے، اس کے بعد صدیقین کا، پھر اس کے بعد شہداء کا پھر صالحین کا طبقہ ہے۔ میرے پاک نبی ﷺ مدینے سے باہر نکلے ساتھ صدیق وعمر اور عثمان رضی اللہ عنہم بھی ہیں۔ چلتے چلتے میرے آقا علیہ السلام احد پہاڑ پر پہنچ گئے۔

اُحد پہاڑ پر حاجی لوگ جاتے ہیں۔ پتھروں کا ہے لیکن بارہ تیرہ کلومیٹر کا لمبا سفر ہے۔ اس پہاڑ کے متعلق نبی ﷺ نے فرمایا تھا:

اے لوگو! یہ اُحد پہاڑ! ہے تو پتھروں کا ذخیرہ لیکن ہمیں اس اُحد پہاڑ سے محبت ہے اور پہاڑ کو ہمارے ساتھ محبت ہے۔ سبحان اللہ

تو میرے پاک نبی ﷺ اپنے غلاموں کے ہمراہ اُحد پہاڑ پر چلے گئے۔ وہ کیسا وقت ہوگا وہ کیسا سماں ہوگا آمنہ کے لعل محمد ﷺ چلتے جا رہے ہیں۔ اور آپ ﷺ کے یار ساتھ ہیں۔

آقا علیہ السلام چلتے جا رہے ہیں۔ ایسا منظر دیکھ کر زمین بھی سبحان اللہ کے ترانے اور نغمے گا رہی ہوگی۔ قرآن آمنہ کے لعل کے ساتھ ان کے غلاموں کا تذکرہ فرما رہا ہے۔

فرمایا:

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ﴾ (الفتح: ۲۹)

اللہ ذوالجلال فرما رہے ہیں اے کائنات کے لوگو! میرے آخری نبی جناب محمد ﷺ اللہ کے نبی اور رسول بن کر آئے۔

آپ ﷺ کے غلام صحابہ (اللہ اکبر کبیرہ) آپس میں نرم دل اور کفار کے مقابلے میں سخت قرآن کے قول میں اللہ تعالیٰ نے ان کا تذکرہ فرمایا۔

﴿رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ﴾

(المجادلة: ۲۲)

کائنات کے لوگو! سنو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں اور ولیوں کا تذکرہ کر رہے ہیں۔ یہاں لوگ آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ فلاں کی جماعت ہے۔ مرکزی جمعیت علامہ پروفیسر ساجد میر کی جماعت ہے، جماعۃ الدعوہ حضرت علامہ حافظ سعید کی جماعت ہے۔ حضرت علامہ احتشام کی جماعت ہے، یہ فلاں فلاں کی جماعت ہے۔ رب ذوالجلال کی عظمت کو گواہ بنا کر کہہ رہا ہوں۔ اللہ ذوالجلال صحابہ کے بارے میں فرما رہے ہیں کائنات کے لوگو! یہ فلاں فلاں کی جماعت ہے یہ جو صحابہ ہیں میرے پاک نبی کے غلام ہیں۔

﴿اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ﴾

نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم یہ رب کی جماعت ہے۔ یہ فلاں فلاں کی جماعت ہے میرے پاک نبی کے صحابہ اللہ ذوالجلال کی جماعت ہے۔

آپ ؐ کے پروانے ساتھ ساتھ جا رہے ہیں۔ آقا احد پہاڑ پر پہنچے۔ مرضی پروردگار کی، احد پہاڑ نے کانپنا شروع کر دیا ہے۔ اُحد پہاڑ نے ہلنا شروع کر دیا ہے۔ آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ نے اپنی ایڑی اٹھائی اُحد پہاڑ کانپ رہا ہے۔ زلزلہ آ گیا ہے میرے پاؑ

نبی ﷺ نے ایڑی اٹھائی اُحد پہاڑ پر ماری میرے آقا ﷺ نے فرمارہے ہیں۔

((اثبت فانما علیك نبی والصدیق والشهیدان.)) (بخاری: ۳٦٧٥)

ایڑی آقا نے اُحد پہاڑ پر ماری اور میرے پاک نبی فرمارہے ہیں۔ اُحد پہاڑ رک جاؤ کیوں اپنا آپ دکھارہے ہو۔ کیا تمہیں پتہ نہیں۔

((وانما علیك نبی.))

تیرے اوپر ایک نبی سوار ہے (یعنی جناب محمد ﷺ) ایک صدیق سوار ہے والصدیق ۔یعنی ابوبکر صدیق سوار ہیں۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور ساتھ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔ میرے پاک نبی نے اُحد پہاڑ پر فرمایا:

((وانما علیك نبی.))

ایک نبی سوار ہے ایک (صدیق) ہے اور دو شہید۔

قرآن:.......

﴿وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًاؕ﴾ (النسآء: ٦٩)

اللہ ذوالجلال فرمارہے ہیں۔ دنیا جہان کے لوگو دیکھو نبی کا ذکر صدیق کا ذکر پہلے نبی کا ذکر پھر صدیق کا ذکر، صداقت کے تمغے رب ذوالجلال نے دیئے ہیں۔ رب ذوالجلال فرما رہے ہیں۔ ابوبکر کو صدیق رضی اللہ عنہ کہہ دیں۔

اللہ ذوالجلال کی عظمت کو گواہ بنا کر کہہ رہا ہوں۔ میرے پاک نبی رات کے کچھ حصے کے اندر بیت اللہ کے اندر سات آسمان جنت کی سیر کر کے آئے۔ صبح دن ہوا آقا علیہ السلام بازار آئے مکے کے بازار میں جا رہے ہیں سامنے ابوجہل آیا، سامنے آ کر کہتا ہے اے محمد ﷺ کوئی نئی تازی۔

آقا ﷺ فرما رہے ہیں، رات میں عشاء کی نماز پڑھ کر لیتا تھا کہ بیت اللہ کے اندر میرے پاک نبی ﷺ فرما رہے ہیں عشاء کی نماز کے بعد میرے پاک پروردگار نے بلایا، بیت اللہ سے بیت المقدس اور سات آسمان اور جنت کی سیر کر کے آیا ہوں اور ابوجہل کہتا ہے محمد (ﷺ) بیت اللہ سے بیت المقدس ایک مہینے کا سفر ہے، آپ کہہ رہے ہیں کہ میں رات کے کچھ حصے کے اندر سیر کر کے آیا ہوں، میں دو چار بندے بلا لیتا ہوں آقا فرما رہے ہیں ضرور آپ چار چھوڑ کر دس بلالیں وضاحت میں کر دوں گا۔

اور وہ آیا اور کہنے لگا: اے محمد (ﷺ) جو پہلی بات سنائی تھی وہ دوبارہ سناؤ، میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا بھئی بات سن لو میں عشاء کے بعد بیت اللہ سے بیت المقدس سات آسمان کی سیر کر کے آیا ہوں۔ (اللہ اکبر اللہ اکبر)

یہ کہتے ہیں کہ محمد ﷺ ان سب باتوں میں جھوٹا ہے یہ کتنا بڑا جھوٹ ہے۔ (استغفر اللہ معاذ اللہ)

تم بیت المقدس آئے ہو اور یہ بتاؤ کہ بیت المقدس کی کھڑکیاں کتنی ہیں۔ بیت المقدس کے دروازے کتنے ہیں۔ بیت المقدس کے روشن دان کتنے ہیں یہ سب نشانیاں بتا دے میرے اور سب کے پیر و مرشد جناب محمد ﷺ نے آسمان کی طرف نظر کی۔ آسمان کی طرف منہ کر کے کہا میں نے تو کوئی کھڑکیاں اور دروازے گنے تو نہیں، اے میرے مولا! آپ نے بلایا اور میں آ گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں تو مسجد میں گیا تھا یہ سب پوچھ رہے ہیں کہ کھڑکیاں اور دروازے کتنے ہیں۔ اللہ ذوالجلال فرما رہے ہیں: اے میرے محبوب، تیرا رب ان کی باتوں کا جواب دے رہا ہے اور قسم ہے رب ذوالجلال کی۔

رب ذوالجلال نے بیت المقدس کو اٹھایا میرے پاک نبی کی آنکھوں کے سامنے کر دیا۔ میرے محبوب ﷺ دیکھ لو۔

میرے آقا ﷺ نے بیت المقدس کی کھڑکیاں، روشن دان گنے اور ان کی زبانوں کو بند کر دیا۔

ابو جہل ابھی بات ختم نہیں کرتا اور چلتا ہوا صدیق اکبر کے پاس چلا جاتا ہے اور جا کر کہتا ہے: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! میں آپ سے ایک بات کہنا چاہتا ہوں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بات کیا ہے کہ کوئی انسان یہ کہے کہ میں مکے میں رات کے وقت گیا اور بیت المقدس میں بھی گیا کہ یہ بات بھلا ماننے والی ہے؟ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرما رہے ہیں یہ بات عقل تسلیم نہیں کرتی یہ بات ماننے والی نہیں یہ مہینے کا سفر ہے اونٹ گھوڑے کا سفر ہے پھر کہتا ہے ابوبکر! دیکھ لیں یہ بات ٹھیک ہے۔ پھر کہتا ہے سوچ لے یہ بات ماننے والی نہیں ہے ابو جہل اس بات کو پکا کر کے کہتا ہے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جس نبی کا کلمہ پڑھا ہے یعنی جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرا نبی آج مکے کے چوک میں اس بات کا اعلان کر رہا ہے کہ میں راتوں رات بیت اللہ، بیت المقدس اور ساتوں آسمان اور جنت کیس پر کر کے آیا ہوں۔

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ یہ سن کر فرماتے ہیں کہ ابو جہل اگر بات میرے آقا نے کی ہے پھر ابوبکر اس بات کی تصدیق کرتا ہے۔

آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے میرے رب جب میں یہ بات جا کر مکے والے لوگوں کو بتاؤں گا تو کون مانے گا؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے پیرے نبی! بتانا آپ کا کام ہے اور سب سے پہلے آپ کی تصدیق اور گواہی دینا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا کام ہے۔

کون سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ؟ حضرات ذرا غور کے ساتھ سنو!

ایک دن میرے پاک نبی جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم مکے کی مسجد میں اعلان فرما رہے ہیں۔ اے میرے غلامو! وہ کون ہے بندہ جو اللہ کی رضا کے لیے روزہ رکھ کر آیا ہوا ہے؟ صحابہ خاموش بیٹھے ہیں، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا کہ اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! میں آج اللہ کی رضا کے لیے روزہ رکھ کر آیا ہوں۔

میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: ابوبکر فی الجنۃ ، ابوبکر بیٹھ جاؤ۔ آقا علیہ السلام نے فرمایا اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے۔

پھر فرمایا کہ وہ کون بندہ ہے جو اللہ کی رضا کے لیے آج مسکین کو کھانا کھلا کر آیا ہے؟
صحابہ خاموش بیٹھے ہیں۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ پھر کھڑے ہو جاتے ہیں اور کہا کہ میں ابوبکر اللہ کی رضا کے لیے آج کھانا کھلا کر آیا ہوں۔ آقا فرماتے ہیں: آپ بیٹھ جاؤ۔

تیسرے نمبر پر فرمایا: پروانوں میں سے کون ہے جو بیمار کی تیمارداری کر کے آیا ہے اس کا حال پوچھ کر آیا ہے؟

صحابہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے۔ اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! میں آج اللہ کی رضا کے لیے ایک بیمار کا حال پوچھ کر آیا ہوں، اس کی تیمارداری کر کے آیا ہوں۔

آقا علیہ السلام کا دل پسیج گیا فرمایا: اے میرے ابوبکر تشریف رکھ۔

چوتھی مرتبہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اے میرے پروانو! آج کون کسی مسلمان کا جنازہ پڑھ کر آیا ہے؟

اللہ ذوالجلال کی قسم سارے صحابہ خاموش بیٹھے ہیں۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ پھر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اے میرے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم میں ابوبکر آج اللہ کی رضا کے لیے جنازہ بھی پڑھ کر آیا ہوں۔

آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: ابوبکر فی الجنۃ۔ اللہ ذوالجلال کی قسم!

جس شخص میں یہ عادتیں اور یہ خصلتیں ہوں گی یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ جو عمل کر کے آیا ہے۔ پروردگار نے اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے ہیں۔ اور ایک روایت میں آتا ہے۔

آقا علیہ السلام نے فرمایا کہ ابوبکر وہ ہستی ہے جسے آٹھوں دروازوں سے آواز آئے گی کہ اے ابوبکر رضی اللہ عنہ ادھر آ جاؤ۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ ادھر آ جاؤ۔ اور میں نے پڑھا ہے کہ میرے آقا علیہ السلام نے ابوبکر کو زندگی میں اٹھارہ مرتبہ جنت کی خوشخبریاں دی ہیں۔

حضرات بات سن لو! اللہ ذوالجلال کی قسم ہے۔ ہر شخص کا دل کرتا ہے تیرا میرا بھی دل

کرتا ہے کہ جنت مل جائے۔ روزے رکھتے ہو صدقہ خیرات کرتے ہو کہ جنت مل جائے قرآن پڑھتے ہو کہ اللہ راضی ہو جائے نماز پڑھتے ہو تا کہ رب راضی ہو جائے اور جنت مل جائے جہاد کرتے ہو کہ اللہ راضی ہو جائے جنت مل جائے ہر انسان کا دل کرتا ہے کہ اسے جنت مل جائے۔ رب اکبر کی قسم ہے کہ کسی نے جنت سے پوچھا اور جنت کہتی ہے کہ اے مولا! میرا دل کرتا ہے کہ مجھے ابوبکر مل جائے۔ میرا اور تمہارا دل کرتا ہے کہ جنت مل جائے پر جنت کا دل کرتا ہے کہ اسے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مل جائے۔ کون سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ کا پروانہ ساتھی آپ کا یار غار پاک نبی نے جب مکے سے ہجرت کا ارادہ کر لیا ہے۔ ابوبکر کون ہے؟ جس نے نبوت کا وصل اپنے کندھوں پر اٹھایا ہے۔ آمنہ کے لعل، نبی بے مثال جناب محمد ﷺ کو اٹھا کر کے غار ثور تک سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ لے کر جاتا ہے اور کہتا ہے: آمنہ کے لعل علیہ السلام کو کندھوں تک اٹھانے والے ابوبکر۔

حضرات بات سن لیں:

غار کے دروازے پر رُک کر میرے آقا علیہ السلام سے پوچھتے ہیں کہ سوہنیا رکو کہ میں غار کی صفائی کر لوں۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں کہ غار کے اندر بہت سارے سوراخ تھے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے چادر پھاڑ کر سوراخ کو بند کر دیا اور باقی صفائی کر دی تھی ایک یا دو سوراخ باقی رہ گئے تھے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی ایڑیاں ان سوراخوں پر رکھ کر فرمایا: اے میرے آقا ﷺ اندر تشریف لے آئیں۔

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے اور پھر آقا اندر آئے آقا نے اپنا سر مبارک ابوبکر کی گود پر رکھ دیا اور ابوبکر زیارت کر رہا ہے اور فرمایا کہ عرش والے رب میری تین خواہشیں تین تمنائیں ہیں عرش والے میرے رب منظر ابوبکر صدیق کی ہو چہرہ مصطفیٰ کا ہو۔ آج غار کے اندر پروردگار یہ باتیں بڑی خاص ہیں پروردگار نے قبول کر لیں۔ ابوبکر فرما رہے ہیں عرش والے میرے رب! بیٹی (عائشہ) ابوبکر کی ہو اور بیوی محمد ﷺ کی ہو اور پھر یہ بات بھی رب نے قبول فرمالی۔ عرش والے میرے رب! مال ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ہو خرچ کرنے والا

محمد ﷺ ہو غزوۂ تبوک کے موقع پر رب نے یہ بات بھی پوری کر دی اسے سمجھو ابوبکر کی گود ہے آقا ﷺ کا سر ہے جیسے ریل کے اندر قرآن کھلا ہو۔

ابوبکر دیکھ رہا ہے کہ میرا تصور، کالا اژدھا اضحاء نام آیا اور کہتا ہے کہ ابوبکر اس چہرے کو دیکھ لینے دو جس کے مطلق اعلان کیا تھا حالت ایمان کے اندر جو انسان آمنہ کے لعل ﷺ کو دیکھ لے رب جہنم کی آگ اس پر حرام کر دیتا ہے۔ ناگ کہتا ہے کہ ابوبکر اپنی ایڑی پیچھے کر لے میں مصطفیٰ کا دیدار کرنے آیا ہوں۔ ابوبکر کہتا ہے: اے ناگ! ذرا میری بات سن لے میرے دل کی تمنا میرے دل کی حسرت کئی دنوں کی تڑپ ہے اور رب نے سن لی ہے۔ آج ڈنگ کھالوں گا مگر ایڑی سوراخ سے پیچھے نہیں کروں گا۔

حضرات! میرے پاک نبی علیہ السلام آرام کر رہے ہیں۔ ظالم موذی جانور نے اپنا ڈنگ لگایا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ایڑی پر زہر پھیل گیا تکلیف ہو رہی ہے۔ ابوبکر اپنی جگہ سے ہلے نہیں کہ کہیں مصطفیٰ بیدار نہ ہو جائیں ابوبکر کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ آمنہ کے بیٹے ﷺ کے چہرے پر گر پڑے کوئی رو رہا ہے بدر اندر آنسو گر رہے ہیں کسی کے خندق کے پاس آنسو گر رہے ہیں کسی کے کپڑوں پر کسی کے داڑھی مبارک پر ابوبکر کے کتنے قیمتی آنسو ہیں اللہ ذوالجلال کی قسم!

شفا ملی تو مصطفیٰ کے چہرے سے آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ آنکھ کھول کر بیدار ہوئے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ کیوں رو رہے ہو؟

فرمایا: سوہنیا! موذی جانور نے مجھے ڈس لیا ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ میرے آقا علیہ السلام نے اپنا لعاب مبارک ہاتھ سے لگایا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ایڑی پر لگا دیا۔ رب ذوالجلال نے کرم کر دیا درد ختم ہو گیا رات ختم ہوئی۔ ابوبکر کہتے ہیں آقا پیاس بڑی لگی ہے۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ تیسری رات غار ثور کے اندر پھر کہتے ہیں کہ آقا ﷺ! پیاس بہت زیادہ لگ رہی ہے۔

آقا علیہ السلام نے یہ نہیں فرمایا کہ میں تمہیں پانی کہاں سے لا کر دوں۔ آقا علیہ السلام فرما رہے

ہیں کہ یار ابوبکر غار کے دروازے پر چلا جا پانی مل جائے گا۔ آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ کا غلام سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ چل کر غار کے دروازے پر پہنچے آسمان سے ایک پانی کا چشمہ جاری ہو گیا۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ پانی پی رہا ہے۔ آقا فرما رہے ہیں اور پی لے۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اور پی لیا پھر آقا علیہ السلام نے فرمایا: اور پی لے تین دفعہ تسلی سے پانی پیا۔

میرے پاک نبی علیہ السلام نے فرمایا: ابوبکر! کیا تمہیں پتہ ہے یہ پانی کہاں سے آیا تھا فرمایا اللہ اور اللہ کا رسول ہی بہتر جانتا ہے۔ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: ابوبکر! پانی کا رنگ کیسا تھا ذائقہ کیسا تھا؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ ذوالجلال کی قسم ہے پانی دودھ کی طرح سفید تھا سوہنیا۔

میری بات سن لو یہ پانی دودھ سے زیادہ میٹھا تھا برف کی طرح ٹھنڈا تھا پیروں کے پیر اس پانی سے عنبر اور کستوریوں کی خوشبو آ رہی تھی۔ میرے آقا علیہ السلام فرما رہے ہیں: ابوبکر! پانی کہاں سے آیا؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ہی بہتر جانتے ہیں یا رب بہتر جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا: ابوبکر میری بات سن لو! جب آپ نے پہلی مرتبہ پانی کا مطالبہ کیا تو رب ذوالجلال نے فرمایا: اے میرے جبرائیل میرے پاک نبی کے غلام ابوبکر کو پیاس لگی ہے اور پانی کی ضرورت ہے یار غار ابوبکر کو پیاس لگی ہے پانی کی ضرورت ہے۔ اے جبرائیل جا! غار کے سامنے پانی کا چشمہ چلا دیا جائے۔ ابوبکر نے پانی پینا ہے۔ (اللہ اکبر اللہ اکبر)

حضرات! کون سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رہے ہیں میرے آقا علیہ السلام کے ساتھ سبحان اللہ ساری زندگی آقا کی زیارت کرنے والے ابوبکر۔ میرے آقا ﷺ کی عمر بیس سال کی صدیق رضی اللہ عنہ کی عمر اٹھارہ سال تھی۔ آپس اندر آپ کی دوستی تھی میرے آقا ﷺ جب اس دنیا سے وفات پا گئے آقا کی عمر تریسٹھ برس تھی صدیق کی عمر ۶۱ سال تھی ذرا بات سن لیں۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے میرے آقا علیہ السلام کو نکاح کا پیغام بھیجا۔ آقا علیہ السلام فرما رہے ہیں۔ خدیجہ کو جا کر پیغام دے دیں کہ میں بہت غریب ہوں، میرے پاس مال نہیں ہے۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے۔ میرے آقا ﷺ کو ابھی نبوت نہیں ملی عمر 25 سال ہے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اے میرے آقا ﷺ! شادی آپ کی ہوگی اس طرح سمجھو شادی محمد ﷺ کی

ہوگی دولہے کے لیے جو جوڑا ہوگا۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ لاکر دیں گے۔ کون ابوبکر صدیق ۱۸ سال کی عمر میں آپ کی دوستی جناب محمد ﷺ سے ہوگئی۔

آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ جب دنیا سے وفات پا گئے عمر ۶۳ سال صدیق کی عمر ۶۱ سال گویا کہ میرے پاک نبی ﷺ کو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ۴۳ سال ان کی زیارت کی سبحان اللہ! ۴۳ سال زیارت کی۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ آقا کے پاس آئے دو یا تین سال کی عمر میں ایمان لائے ۶۳ سال کی عمر میں میرے آقا اس دنیا سے وفات پا گئے حضرت علی کی عمر ۲۹ سال ۶ سال ان سے نکال دیں باقی ۳۲ سال سے زیادہ کا حساب لگاؤ پتہ چلا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے آقا کی ۲۷ سال زیارت کی۔ اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، یار غار نے ۴۳ سال ان کی زیارت کی، کالی زبانوں والے صدیق رضی اللہ عنہ کی صداقت پر انگلی اٹھانے والے۔ میرے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہنے والے......

جا قیامت تک چیلنج ہے اگر ایسی آنکھ دکھا دے ایسا چہرہ دکھا دے ایسی ہستی کا نام بتا جس نے میرے ابوبکر کے مقابلے میں آقا کی زیارت کی ہو۔

رب اکبر کی قسم! کہ نہ ایسی صورت نظر آئے گی نہ ایسا آدمی نظر آئے گا نہ وہ ہستی نظر آئے گی نہ صدیق اکبر کی جس نے ۴۳ سال میرے آقا علیہ السلام کی زیارت کی۔

اللہ ذوالجلال کی قسم! یہ وہ نبی کے غلام ہیں جن کی عظمت و رفعت اور بلندی اللہ نے خود آسمان پر بیٹھ کر بلند کر دی، یہ چلتے پھرتے جنتی ہیں اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پاک نبی جناب محمد ﷺ جب دنیا سے وفات پا گئے، آخری لمحہ ہے کہ آقا علیہ السلام فرما رہے ہیں کہ اللہ ذوالجلال کی قسم ہے یہ کیسا منظر ہے آقا کے صحابہ رضی اللہ عنہم تشریف فرما ہیں۔ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: اے غلامو! دنیا میں جس نے میرے اوپر احسان کیے ہیں میں آپ کی نیکی کا بدلہ دنیا میں لوٹا کر جا رہا ہوں، ایک ہی ہستی ہے جس کے احسانوں کا بدلہ میں نہیں دے سکا اس کا بدلہ اللہ ذوالجلال دے گا، میں ان کے احسانوں کو اپنے کندھوں پر اٹھا کر لے جا رہا ہوں۔ وہ ہستی سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہے۔

آ قا فرمار ہے ہیں سب کے احسان میں نے اس دنیا میں ہی لٹا دیئے ہیں پر ابوبکر کے میرے اوپر اتنے احسان ہیں کہ کندھوں پر اٹھا کر ساتھ ہی لے جارہا ہوں کون ابوبکر۔

غزوۂ تبوک کا موقعہ ہے، آ قا ﷺ فرمار ہے ہیں میرے غلامو! میرے پروانو! مال لے آ ؤ یہ جمعرات کا دن ہے۔ ۳۰ ہزار مجاہدین کا لشکر تیار ہے۔ آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ نے اعلان فرمادیا ہے، آمنہ کے لعل کے غلام آ رہے ہیں اور جلدی جلدی آ رہے ہیں۔ فرمایا: ان لوگوں کا تذکرہ جن لوگوں نے رب ساتھ جنت کا سودہ کرلیا ہے۔

﴿إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَ يُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِى التَّوْرٰىةِ وَ الْاِنْجِيْلِ وَ الْقُرْاٰنِ وَ مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِىْ بَايَعْتُمْ وَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ o﴾

(التوبة : ۱۱۱)

اللہ ذوالجلال فرمار ہے ہیں: وہ لوگ جنہوں نے اپنی جان اور مال اللہ کی راہ میں خرچ کردیئے اس کے بدلے پروردگار نے ان کو جنت کی خوشخبری سنا دی۔ کہیں فرمایا:

﴿فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا o﴾ (النسآء : ٧٤)

جولڑتا جھگڑتا واپس آ جائے وہ غازی بن جاتا ہے جولڑتا جھگڑتا قتل ہو جاتا ہے وہ شہید کہلاتا ہے۔ پھر وہ دونوں صورتوں میں کامیاب ہے۔

حضرات! مال اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے، جان کا نذرانہ پیش کرنے والے انہوں نے جنت پالی ہے۔ آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ اس طرح مسجد نبوی کے اندر منبر پر تشریف فرما تھے۔ آپ نے اعلان کردیا ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ گھر کا آدھا سامان لے آئے۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ بھی لے آئے۔ اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ میں تمہاری عظمت پر قربان جاؤں یہ گھر کا سارا سامان لے آئے۔

فرمایا: ابوبکر! گھر کیا چھوڑ کر آئے ہو۔ سوہنیا۔ اللہ اور اللہ کے رسول کی محبت چھوڑ کر آیا

ہوں سب کچھ لے آیا ہوں جو کچھ تھا گرمی کا موسم ہے فصل پک گئی تھی کٹائی شروع ہونے والی تھی۔ آقا فرمار ہے ہیں کہ فنڈ کی اور ضرورت ہے اور اب بات ابوبکر کی سن لیں گھر گئے اور گھر جا کر دیوار پر ہاتھ مار رہے ہیں امی عائشہ رضی اللہ عنہا پوچھتی ہیں کہ بابا کیا بات ہے؟ کیوں دیوار پر ہاتھ مار رہے ہیں۔ اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اے میری بیٹی عائشہ رضی اللہ عنہا! بات سن لو۔ اس دیوار پر میں نے ایک سوئی لٹکائی تھی سوئی ڈھونڈ رہا ہوں وہ اگر مل جائے تو وہ بھی جہاد فنڈ کے لیے میں وہاں دے آؤں۔ مجاہدین کے کپڑے پھٹنے والے ہیں تو وہ سوئی سے ٹانکے لگا لیں گے اور میرا حصہ بھی شامل ہو جائے گا۔ رات کا وقت آقا علیہ السلام فارغ ہوئے فرمایا: فنڈ ابھی کم ہے اور لے کر آؤ اور پھر ابوبکر گھر واپس گئے۔ بستر پر لیٹے ہیں نیند نہیں آرہی جس کا پیر پریشان ہو اسے نیند بھلا کیسے آسکتی ہے۔ ساری رات بے چینی میں گزار دی اور امی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بابا کیا بات ہے آدھی رات کا وقت ہے نیند کیوں نہیں آرہی فرمایا: بیٹی عائشہ! بات سن۔

یہ جو میں نے جسم پر کپڑے پہن رکھے ہیں۔ آقا بار بار فنڈ کا اعلان کر رہے ہیں سب کچھ دے آیا ہوں ابھی اور ضرورت ہے بیٹی یہ جو کپڑوں کا جوڑا ہے وہ بھی دل کرتا ہے کہ صبح بازار میں جا کر بیچ آؤں سادہ ٹاٹ جسم پر لگا لوں یہ بھی آقا علیہ السلام کے قدموں تلے نچھاور کر دوں۔ امی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ٹھیک ہے۔ دن ہوا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ بازار چلے گئے کپڑے اتار کر لوگوں میں بیچ دیئے سادہ ٹاٹ خرید کر جسم پر چڑھا لیا جو باقی پیسے بچے آمنہ کے لعل جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے در دولت لے آئے۔

((ان اللہ اصطفی من المومنین الخ))

لوگو! کون سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ؟ ــــ

آقا دنیا سے چلے گئے، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا دور آیا، اور ۶۳ سال آقا علیہ السلام اپنی زندگی گزار کر جا چکے ہیں۔

ابوبکر نے ۲ سال ۳ مہینے ۱۱ دن شان خلافت گزارے ہیں۔ ایک دن اپنی بیوی اسماء

بنت عمیس سے فرماتے ہیں کہ ۱۱ لاکھ مربع میل کے حکمران کہتے ہیں کہ دل کرتا ہے کہ کوئی میٹھی چیز کھانے کو ہو۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا دل کرتا ہے کہ کوئی میٹھی چیز ہو جیسے حلوا۔ اماں سیدہ اسماء بنت عمیس فرماتی ہیں: یا امیر المومنین اللہ کی قسم! گھر کے اندر کوئی چیز کھانے کے لیے نہیں ہے کہ میں آپ کے میٹھا حلوا بنا دوں ۱۱ لاکھ مربع میل کا حکمران سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اٹھے اور مسجد میں چلے گئے بیت المال میں جو آٹا تھا اماں اسماء نے ایک چٹکی اٹھائی اور الگ رکھ دی صبح وشام جو آٹا آتا ہے اماں جی کمیٹی ڈال رہی تھی ایک چٹکی اٹھا کر الگ رکھ دیتی تھیں۔ ۸ دن گزر گئے، تھوڑا سا جو کا آٹا جمع ہو گیا۔ حضرت اسماء نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لیے میٹھا حلوا پکایا۔ جب سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ گھر تشریف لائے سامنے برتن میں رکھ دیا اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اسماء! یہ کیا ہے؟ فرمایا: سرتاج آپ نے اظہار کیا کہ میٹھی چیز کھانے کو دل کرتا ہے اس دن سے کمیٹی ڈال ڈال کر امیر المومنین میں نے آپ کے لیے یہ حلوا تیار کیا ہے۔ اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی چیخ نکل گئی اٹھ کر مسجد نبوی چلے گئے، میرے پاک نبی جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام مسجد نبوی کی طرف چلا گیا منبر لگوایا۔ مدینے کے لوگو! میری بات سنو! سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر جو بیت المال کا آٹا جاتا تھا ابوبکر کی بیوی نے آٹے سے کمیٹی ڈالنی شروع کر دی۔ لہٰذا اتنا آٹا کم کر دو ہمارا گزر بسر ہوتا ہے یہ بھی تو حکمران ہیں، تقویٰ دیکھیں تو بے مثال نظر آتا ہے۔ سخاوت دیکھیں تو بے مثال نظر آئے گی۔

حضرات! سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آخری لمحات ہیں۔ ۶۳ سال آمنہ کے لعل جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام امی عائشہ رضی اللہ عنہا پاس بیٹھی ہیں، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنا سر بیٹی کی گود میں رکھا ہے۔ فرمایا: بیٹی! آج دن کیا ہے فرمایا: ابو آج سوموار کا دن ہے فرمایا: اے رب آقا بھی آج کے دن اس دنیا سے وفات پا گئے مجھے بھی آج کے دن بلا لے۔

لوگو!

جب میرے آقا علیہ السلام اس دنیا سے وفات پا گئے ان کی عمر ۶۳ سال تھی۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ جب اس دنیا سے گئے عمر ۶۳ سال تھی۔

رب نے کس طرح جوڑی جوڑ دی ہے۔ نبی الصدیق کس طرح رب نے جوڑی جوڑ دی ہے۔ میرے آقا علیہ السلام دنیا سے گئے شہر مدینہ، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ جب گئے تو مدینہ شہر ہے اور آقا کی وفات سے ۲ سال پہلے ان کو زہر دیا گیا صدیق کی وفات سے پہلے صدیق رضی اللہ عنہ کو بھی ۲ سال پہلے زہر دیا گیا۔ آقا علیہ السلام کو زہر یہودی لوگوں نے دیا۔ صدیق رضی اللہ عنہ کو زہر بھی یہود نے دیا۔ میرے آقا کو زہر کھانے میں ملا کر دیا گیا۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو زہر بھی کھانے میں ایک عورت نے دیا۔ میرے آقا علیہ السلام کے ساتھ غلام بھی (ایک) شہید ہوتا ہے۔ صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی ایک غلام شہید ہوتا ہے۔ میرے آقا علیہ السلام کی سب سے پہلی جنگ معرکہ میدان بدر ہے۔ جہاں ۱۴ صحابہ شہید ہوئے۔ سیدنا ابوبکر کی پہلی جنگ خلافت میں ۱۴ صحابی شہید ہوئے۔ میرے آقا علیہ السلام جب دنیا سے وفات پا گئے۔ ۱۴ دن پہلے بخار ہوا تھا۔ صدیق رضی اللہ عنہ جب دنیا سے گئے تو ۱۴ دن پہلے بخار ہوا تھا۔ کائنات کے لوگو سنو! جب میرے آقا دنیا سے گئے تو ۵ دن پہلے نماز پڑھانی چھوڑ دی تھی۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جب دنیا سے وفات پا گئے تو ۵ دن پہلے نماز پڑھانی چھوڑ دی۔ میرے آقا علیہ السلام جب دنیا سے گئے آخری نماز نماز مغرب پڑھائی ہے۔ صدیق رضی اللہ عنہ جب دنیا سے گئے تو آخری نماز، نماز مغرب پڑھائی ہے۔ میرے آقا علیہ السلام نے اپنی زندگی میں جائے نماز پر اُسے کھڑا کیا ہے جس نے آقا کے بعد خلیفہ بننا ہے یعنی سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خلیفہ بننا تھا۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ صدیق نے اپنی زندگی میں اسے جائے نماز پر کھڑا کیا ہے جس نے بعد میں خلیفہ بننا ہے اور وہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں۔ میرے آقا علیہ السلام کے دو داماد عشرہ مبشرہ صدیق رضی اللہ عنہ کے دو داماد عشرہ مبشرہ ہیں۔

دیکھو! میرے رب نے کس طرح جوڑی جوڑ دی ہے۔ میرے پاک نبی علیہ السلام دنیا سے گئے تو دن سوموار کا ہے۔ صدیق دنیا سے گئے تو دن سوموار کا ہے۔ میرے پاک نبی جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۶۳ سال زندگی گزاری ہے۔ میرے پاک نبی کی بیٹی پر ظلم کیا گیا۔ میرے پاک نبی کی بیٹی فاطمہ نے چکی پیسی ہے، صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما نے چکی پیسی ہے۔ میری بات ذرا غور سے سنو! میرے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کیا

گیا، صدیق رضی اللہ عنہ کے نواسے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو شہید کیا گیا، میرے پاک نبی علیہ السلام کے نواسے حسین کو خلافت کے معاملے میں شہید کیا گیا۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نواسے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو خلافت کے معاملے میں شہید کیا گیا۔ میرے آقا علیہ السلام کے نواسے حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا، صدیق رضی اللہ عنہ کے نواسے عبداللہ بن زبیر کو شہید کیا گیا۔

میرے پاک نبی علیہ السلام کے نواسے کا خلافت کے بعد سر قلم کر دیا گیا۔ صدیق رضی اللہ عنہ کے نواسے سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا خلافت کے بعد سر قلم کر دیا گیا۔ حضرت آقا علیہ السلام کے نواسے سیدنا حسین کا سر قلم کر کے ان کو شہید کیا گیا اور صدیق کے نواسے کا سر قلم کر کے ۷ دن مکے پڑا رہا۔ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے کا سر شہید کر دیا گیا اور صدیق کے نواسے کا سر شہادت کے بعد کٹ گیا۔۔ آقا علیہ السلام کے نواسے سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کا سر کاٹ کر کے پھینک دیا گیا۔ صدیق رضی اللہ عنہ کے نواسے کا سر کاٹ کر مکے کے اندر ۷ دن الٹا لٹکا دیا گیا۔ سر دمشق روانہ کیا گیا۔

حضرات! میرے پاک نبی جب دنیا سے وفات پا گئے۔ سرہانے صدیقہ رضی اللہ عنہا بیٹھی ہیں۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ جب اس دنیا سے گئے تو سرہانے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیٹھی ہیں۔ میرے آقا علیہ السلام دنیا سے گئے سر آقا کا، گود عائشہ کی۔ جب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دنیا سے گئے تو سر ابوبکر رضی اللہ عنہ کا گود عائشہ رضی اللہ عنہا کی ۔ آقا نے دنیا سے جانے سے پہلے اس کو پسند کیا۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وفات سے پہلے مسواک کو پسند کیا امی عائشہ نے چبا کر دی۔ میرے آقا علیہ السلام کے آخری الفاظ السلام حضرت کے آخری الفاظ السلام میرے آقا علیہ السلام فرما رہے ہیں۔

((اللھم......

صدیق رضی اللہ عنہ فرما رہے ہیں:

((اللھم......

آقا علیہ السلام کی روح پرواز ہوئی مدینے میں اور صدیق رضی اللہ عنہ کی روح پرواز ہوئی وہ بھی مدینے میں۔ میرے آقا علیہ السلام کی وفات کے بعد جو چادر آئی وہی صدیق کے چہرے پر آئی آقا علیہ السلام کی میت کے بعد وہی چار پائی سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا جنازہ حجرے کے اندر

آ قاﷺ کی قبر مبارک یعنی اس حجرے کے اندر ہے۔

حجرہ عائشہ کے اندر جناب محمد ﷺ اور اسی حجرے کے اندر صدیق رضی اللہ عنہ بھی ہے۔

حضرات! میرے آ قاﷺ مکے میں صدیق رضی اللہ عنہ بھی مکے میں۔ آ قاﷺ بازار میں صدیق بھی بازار میں۔ آ قاﷺ ہجرت کرے، صدیق رضی اللہ عنہ بھی ہجرت کرے۔ آ قا بدر میں صدیق بدر میں، آ قا اُحد خندق میں صدیق اُحد خندق میں۔ میرے آ قا غار میں صدیق غار میں۔ میرے پاک نبی مدینے کی گلی میں صدیق بھی مدینے کی گلی میں۔ میرے پاک نبی بازار میں اور صدیق بھی بازار میں۔ نبی ﷺ سفر کرے صدیق رضی اللہ عنہ بھی سفر کرے۔ صدیق اپنی بیٹی محمد ﷺ کو دینے والا، نبی مسکرائے۔ صدیق مسکرائے۔ نبی روئے صدیق روئے۔

کل قیامت کا دن ہوگا حجرے سے آ قاﷺ اٹھیں گے صدیق رضی اللہ عنہ

میدان محشر میں محمد ﷺ کے ساتھ صدیق رضی اللہ عنہ، میدان میں آ قا ﷺ کے ساتھ صدیق رضی اللہ عنہ، پل صراط پر آ قا ﷺ کے ساتھ صدیق رضی اللہ عنہ، حوض کوثر پر آ قا ﷺ کے ساتھ صدیق رضی اللہ عنہ، جدھر جدھر آ قاﷺ کے ساتھ صدیق رضی اللہ عنہ۔

حضرات! عرش کے سائے تلے آ قاﷺ کے ساتھ صدیق رضی اللہ عنہ، میرے رب کی قسم! جنت میں آ قاﷺ اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہوں گے۔

آخری وقت ہے۔ ۲۲ جمادی الثانی اور امی عائشہ رضی اللہ عنہا کی گود میں ابوبکر کا سر اور امی عائشہ روتی جارہی ہیں۔

سیدنا ابوبکر کہتے ہیں کہ اے عائشہ! بیٹیوں کا پیار ماں باپ کے لیے عجیب ہی ہوتا ہے۔ بیٹیوں کے دکھ ماں باپ بھلا نہیں سکتے۔

اے بیٹی کیا بات ہے؟ کیوں رو رہی ہو۔ بوڑھے ابوبکر کو کیوں رولائے جارہی ہو۔ تو امی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: بابا آج گیارہ لاکھ مربع میل کا حکمران اس دنیا سے جارہا ہے۔

میں اس لیے رو رہی ہوں کہ آج گھر کے اندر نہ (نمک ہے اور نہ پیسہ) نیا کفن موجود ہے اور نہ کفن دفن کے لیے پیسے موجود ہیں۔

اور بوڑھے ابوبکر نے عائشہ کو تھپکی دیتے ہوئے کہا۔

اے بیٹی سن لے! اگر کفن نیا ہو تو کیا ہے اور اگر کفن پرانا ہو تو کیا ہے؟ بات تو عملوں کے ساتھ بنتی ہے۔

آج سجن ساتھی، بیلی چھڈی جاناں واں
جھدے وچ رہنداں ساں او حویلی چھڈی جاناں واں
اللہ جانے نال ساڈے اگے کی ہونا اے
بہہ کے کول میرے فیر ساریاں نے روناں
کے جدوں سا تیرے مٹی دا تو ہونا اے
بہہ کے کول تیرے پھیر ساریاں نے روناں اے
اک دن ساہواں والی اے ڈور ٹٹ جاوے گی
پھیر اس زندگی دی گل مک جاوے گی
ہو کے چپ چاپ میں بوہا اکھیاں دا ڈھوناں اے
بہہ کے میرے کول پھیر ساریاں نے روناں اے
گھر گھر گلاں تیری موت دیاں ہونیاں
ویکھ ویکھ اکھاں تینوں سب دیاں رونیاں
کفن دے وچ مکھ اپنا لکاناں اے
بہہ کے تیرے کول پھیر ساریاں نے روناں اے
واری واری مینوں لوکاں نے کندھیاں تے چکناں
اوس ویلے پھیر کھر رکھ وی نئی سکناں
بہہ کے تیرے کول پھیر ساریاں نے روناں اے

حضرات! جتنا بھی کوئی لاڈلا ہو کسی نے بھی اسے گھر نہیں روکنا، بوڑھا باپ روئے جا رہا ہے۔ بہن رو رہی ہے ماں رو رہی ہے، ادھر دوست یار رو رہے ہیں۔

کہیں ماں کونے میں بیٹھ کر رو رہی ہے۔ کہیں نوجوان بہن بیٹھی رو رہی ہے۔ یار دوست بھاگ بھاگ کر آ رہے ہیں۔ اللہ کا واسطہ اس کو کندھا دو کل ہمیں بھی کندھا نصیب ہوگا۔ کوئی کہہ رہا ہے کلمہ شہادت کوئی پھول پھینک رہا ہے کوئی چتاں پھینک رہا ہے۔ میری بات سن لو!

واری واری لوکاں مینوں کندھیاں تے چکناں
اُس ویلے گھر پھیر رکھ وی نئی سکناں
کناں وی بچ مٹی تھلے آؤناں اے
بہہ کے میرے کول پھیر ساریاں نے روناں اے
منکر تے نکیر جدوں قبر وچ آؤن گے
دس کیڑا رب تینوں آ کے بلاؤن گے
اوہدوں پھیر تو ڈاہڈا پچھتاؤناں اے
بہہ کے میرے کول پھیر ساریاں نے روناں اے
حشر دے دن عمل جدوں تکڑی اچ تلنے
چھم چھم ہنجوں میری اکھاں چوں ڈُلنے
ہونی اوکھی گھڑی پھیر کول کسے نے نئی کھلوناں اے
بہہ کے میرے کول پھیر ساریاں نے روناں اے
کے میرے ساہ جدوں مٹی دا میں ہوناں اے
بہہ کے میرے کول پھیر ساریاں نے روناں اے

۱۲ جمادی الثانی کو مغرب کے بعد اور عشاء سے پہلے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اس دنیا سے رحلت فرما گئے۔ مسجد نبوی کے اندر جنازہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پڑھایا۔ اللہ کے پاک نبی کا غلام لیٹا ہوا ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ ہمیں صدیق کا سچا غلام بنائے صدیق کا سچا دوست بنا سب کہہ دو آمین ثم آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قبر کی پہلی رات

﴿یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَ فِی الْاٰخِرَۃِ وَ یُضِلُّ اللّٰہُ الظّٰلِمِیْنَ وَ یَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ﴾

(ابراھیم: ۲۷)

بیلی بیلی ہر کوئی آکھے تے میں وی آکھاں بیلی
اوس ویلے دا کوئی وی نئیوں بیلی جدوں جاسی جان اکیلی
دشمن مرے تاں خوشی نہ کریئے سجناں وی مر جاناں
اے ڈیگر تے دن گیا محمد اوڑک نوں ڈب جاناں
رکھیے دی گل رکھیا جانے تے سکھے نوں کی خبراں
سجن جناں دے موت نے مارے یار ول تک تک روندے قبراں
بس کرو نہ روون اکھیو اے کجھ نئیں لبدا روئیاں
جیوندیاں تے دکھ نئیں مکدے مک جاندے نئے موئیاں

اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اور لاتعداد درود وسلام آپ ﷺ کی ذات اقدس پر۔

دوستو، یارو، اللہ والو اور نوجوان بھائیو! آج کا ہمارا عنوان ہے قبر کی پہلی رات ہے۔
دعا ہے اللہ میرے سمیت میرے احباب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

حضرات! یہ دنیا فانی ہے اور باقی رہنے والی آخرت کی زندگی ہے۔قران کہتا ہے:

﴿بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی﴾

(الاعلیٰ: ۱۶۔۱۷)

قبر کا معنی ہے چھپانا، برزخ کی زندگی کا معنی بھی چھپانا ہے۔ دنیا کی نظروں سے اوجھل ہو جانا، منوں مٹی کے نیچے چلے جانا۔

حضرات! عالم برزخ قبر کی زندگی میرے اور آپ کے پیرو مرشد جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے غلام صحابی سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی حدیث۔

فرمایا: امام انبیاء علیہ السلام نے کہ قبر اور حشر کی زندگی ایسی زندگی ہے جس طرح ایک پرندہ سمندر کے پانی سے اپنی چونچ یا پاؤں کے ساتھ پانی کا قطرہ اٹھا لے۔ یہ دنیا کی زندگی اور باقی آخرت کی زندگی ہے۔

اللہ والو! اس کائنات میں، میں اور آپ ایک مسافر کی زندگی گزار رہے ہیں پتہ نہیں کس موڑ پر زندگی کی شام ہو جائے۔ اگر کامیابی چاہتے ہو تو اُس جہان کے لیے تیاریاں کر لیں۔ بات دور نہ چلی جائے۔ توجہ میری طرف مسجد اللہ کا گھر ہے مساجد جنت کی کیاریاں ہوتی ہیں۔ اللہ ہم سب کی حاضری اپنے دربار میں قبول فرمائے۔ (آمین)

حضرات!

﴿بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَاo وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰیo﴾

یہ دنیا عارضی ہے پتہ نہیں کس جگہ اس کی شام ہو جائے۔ اس لیے آخرت کی تیاری کر لیں۔ حضرات! اگر بازار سے پچاس روپے کا سودہ لیں تو دوکاندار اس کی گارنٹی دیتا ہے۔ لیکن ایک انسان ہے جس کی زندگی کی کوئی گارنٹی نہیں۔

کم تر سے کم تر چیز کی گارنٹی ملے گی لیکن اے انسان تیری زندگی کی کوئی گارنٹی نہیں۔ دعا ہے کہ ہمارے دلوں میں آخرت کی فکر پیدا ہو جائے۔

ایمان والے مومن بندوں کو اللہ دنیا میں بھی ثابت قدم رکھتا ہے اور قبر میں بھی ثابت قدم رکھتا ہے۔

توجہ فرمائیں! رب العالمین ایمان والوں کا تذکرہ فرمارہے ہیں۔ فرمایا:

﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي

الْاٰخِرَةِ﴾ (ابراھیم: ۲۷)

مفسرین نے اس کی تفسیر لکھتے ہوئے فرمایا کہ اس سے مراد جب مومن بندہ قبر میں چلا جاتا ہے اور منکر نکیر آ کر اس سے سوال کرتے ہیں۔ اللہ ذوالجلال اس ایمان والے کو قبر کے اندر ثابت قدم کر دیتا ہے۔ وہ منکر نکیر کے والوں کا جواب آسانی کے ساتھ دے دیتا ہے۔

حضرات! ذرا غور کرتے جانا...... آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ نے فرمایا: آخرت کی گھاٹیوں میں سب سے مشکل ترین گھاٹی قبر کی گھاٹی ہے۔ اگر بندہ قبر میں کامیاب ہو جائے آخرت میں بھی کامیاب ہو جائے گا۔ قرآن کہتا ہے:

﴿قُلْ إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَإِنَّهٗ مُلَاقِیْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ إِلٰى عَالِمِ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۝﴾

(الجمعة: ۸)

اللہ ذوالجلال فرماتے ہیں کہ اللہ نے موت کا جو وقت مقرر کر دیا ہے فرشتہ اس وقت ہی تم سے ملاقات کرے گا۔ ایک لمحہ بھی آگے پیچھے نہیں ہوگا۔ جو وقت جو جگہ میرے اور تمہارے رب نے لکھ دی ہے۔ یہ بچہ جوان ہے بوڑھا ہے۔ اللہ ذوالجلال کی قسم وہ پہلوان ہے یا کمزور جو وقت جو لمحہ اللہ ذوالجلال نے لکھ دیا ہے اس وقت ہی موت آئے گی۔

﴿كُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ۝ وَّیَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۝﴾

(الرحمٰن: ۲۶۔۲۷)

لوگو بات سن لو! اور کہیں رب ذوالجلال فرماتے ہیں:

﴿مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَ فِیْهَا نُعِیْدُكُمْ وَ مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرٰى۝﴾

(طٰهٰ: ۵۵)

حضرات! جب مردوں پر مٹی ڈالتے ہیں۔ اللہ ذوالجلال نے یہی دعا سکھائی ہے۔ مٹی کی مٹھیاں بھر بھر کے ڈالا کرو۔ ہم مٹی سے بنے ہیں اور مٹی میں ہی چلے جانا ہے

رکھ یاد قبر دیاں کنداں نوں

بھل نہ جانویں کفن دے بنداں نوں
چھڈ جاناں ایں زن فرزنداں نوں
پڑھو لا الہ الا اللہ
رکھ یاد قبر دیاں کنداں نوں
بھل نہ جانویں کفن دے بنداں نوں
چھڈ جاناں ایں زن فرزنداں نوں
پڑھو لا الہ الا اللہ
نئی موت کسے نوں چھوڑ دی ہے
چمن چمن کے کلیاں توڑ دی ہے
مکھ پیاریاں ولوں موڑ دی ہے
پڑھو لا الہ الا اللہ

لوگو قبر کی تیاری کر لو اگر قبر میں کامیابی چاہتے ہو تو، دنیا کے اندر اپنے اعمال درست کر لو۔ کوئی نماز والی نیکیاں جمع کر لو، کوئی زکوۃ والی نیکیاں جمع کر لو، کوئی خیرات والی اور کوئی تلاوت قرآن والی نیکیاں جمع کر لو۔

اگر قبر کو ٹھنڈا کرنا چاہتے ہو، قبر کو روشن کرنا چاہتے ہو یا قبر کو وسیع کرنا چاہتے ہو تو پھر اللہ ذوالجلال کے قرآن کو سینے سے لگا لو۔ قرآن پاک سے محبت کیا کرو۔

ذرا غور سے سننا آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ کے غلام ہے۔ میں اور تم نے تو کبھی کوئی فکر ہی نہیں کی، روزانہ قبرستان میں سے گزرتے ہیں۔ قبرستان میں بیٹھ کر حقے پینے والو! قبرستان میں بیٹھ کر چرس پینے والو! ذرا غور سے سن لو!

آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ نے فرمایا: قبرستان جا کر آگ نہ ساتھ لے جایا کرو۔ آگ قبرستان میں لے جانے کو منع فرمایا ہے۔ ادھر قبرستان میں بیٹھ کر لوگ سگریٹ پیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ قبرستان کے اندر بیٹھ کر یعنی چار دیواری میں بیٹھ کر پاخانہ نہ کیا

کرو۔ جو بندہ قبرستان میں پیشاب یا پاخانہ کر دیتا ہے۔ جہانوں کے پیر علیہ السلام نے فرمایا:

حافظ شمس الدین زہدی نے نقل کیا ہے: آقا علیہ السلام فرماتے ہیں گویا کہ جو شخص چوک میں اپنے کپڑے اتار کر

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص قبر کے اوپر بیٹھ جاتا ہے جس طرح کرسی پر بیٹھا جاتا ہے۔ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس سے بہتر ہے کہ تلوار کی تیز دھار پر بیٹھ جائے۔ آگ کے کوئلوں پر بیٹھ جاؤ لیکن قبر پر نہ بیٹھو۔ قبرستان کی بے حرمتی کرنا، قبر پر بیٹھنا یا جوتا لے کر چڑھنا، جہانوں کے پیر علیہ السلام نے فرمایا: یہ بہت کبیرہ گناہ ہے۔

اے انسان! قبرستان جایا کر اور غور کیا کرو اور سوچا کرو کہ اے مومنو! تم یہاں لیٹے ہو تو عنقریب ہم بھی یہاں آنے والے ہیں۔

عبرت حاصل کیا کرو۔ قبرستان جا کر ڈرامے مت کیا کرو۔

غور سے سنو! جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارے تو رویئے یہ ہے ناں کہ ہم نے قبرستان میں سے رستے بنا لیے ہیں۔ کرکٹ کھیلتے ہیں، فٹ بال کھیلتے ہیں، ہم قبرستان میں جا کر نہ ڈرتے ہیں نہ خوف کھاتے ہیں، نہ ہی کوئی عبرت حاصل کرتے ہیں۔

مکی مدنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے غلام جب قبرستان میں جایا کرتے تو ان کی کیفیت کیا ہوتی تھی۔ جس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ میں نے اور آپ نے پڑھا ان کی بھی بات سن لیں اور آپ کے غلاموں کی بھی سن لیں، اور اپنے گریبان میں بھی جھانک لو اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ میری اور آپ کی قبروں کو ٹھنڈا فرمائے۔ (آمین)

اور جو فوت ہو چکے ہیں ان کی قبروں کو جنت کے باغ بنا دے اور ہماری قبروں میں اللہ ہمارے لیے آسانیاں پیدا فرمادے۔ آمین

آمنہ کے لعل جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ ہیں، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کون ہیں؟ علامہ شہید فرمایا کرتے تھے کہ عثمان وہ ہستی ہیں جن کو آقا علیہ السلام نے دنیا میں بائیس مرتبہ جنت کی خوشخبری دی ہے۔ عثمان فی الجنہ، جامع القرآن عثمان، حیا والا عثمان۔

میرے آقا علیہ السلام کا غلام میرے آقا کا دوہرا داماد عثمان، مدینے میں جب کوئی چھوٹا بچہ روتا اور ماں بچے کو گود میں اٹھا لیتی اور ماں کہتی ہے اے میرے لعل چپ کر جا۔ میں تیری ماں تیرے ساتھ اس طرح پیار کرتی ہوں جس طرح آمنہ کے لعل صلی اللہ علیہ وسلم عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ پیار کرتے ہیں۔

بہت زیادہ شان والا عثمان رضی اللہ عنہ ایک دن جا رہے ہیں اور ایک ساتھی بھی ساتھ جا رہے ہیں۔ چلتے چلتے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا قبرستان کے پاس سے گزر ہوا اور ان کی نظر ایک قبر پر پڑی آپ اس کے پاس بیٹھ جاتے ہیں اور زار و قطار رونا شروع کر دیتے ہیں۔ ساتھی دیکھ رہا ہے اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ روتے ہی جا رہے ہیں تو ساتھی نے پوچھا کہ اے عثمان آپ کیوں روئے جا رہے ہیں؟

اللہ کے نبی نے آپ کو تو دنیا میں ہی جنت کی کئی مرتبہ خوشخبری دی ہے۔ آپ قبر کی طرف دیکھ کر کیوں گھبرا گئے ہیں۔

عثمان رضی اللہ عنہ کی داڑھی آنسوؤں سے تر ہو گئی، آپ زمین پر بیٹھے ہیں، آنسو نکل نکل زمین پر گر رہے ہیں۔ کوئی پوچھتا ہے، اے عثمان! آپ اتنا ڈر گئے ہیں کہ روئے ہی جا رہے ہیں؟ تو عثمان رضی اللہ عنہ جواب دیتے ہیں کہ اے نبی کے غلام آپ کی بات ٹھیک ہے کہ محشر کی سختی اپنی جگہ اور موت کی سختیاں اپنی جگہ ہیں۔

لیکن قبر ایسی جگہ ہے جہاں انسان اکیلا ہوگا، محشر کے دن اور بھی دنیا ہوگی، جہنم کے اندر اور بھی دنیا ہوگی، پر میں اس لیے ڈر رہا ہوں، اس لیے اللہ ذوالجلال کے خوف سے رو رہا ہوں کہ قبر وہ گھاٹی ہے جہاں یار دوست اور سجن کوئی بھی نہیں ہوگا۔ وہاں انسان اکیلا ہی ہوگا۔ اگر انسان کے اعمال اچھے ہوں گے تو قبر جنت کا باغ بن جائے گی اور اگر اعمال برے ہوں گے تو قبر شکنجے کی طرح ہو جائے گی اور انسان اس میں پھنس جائے گا۔

میں اس لیے رو رہا ہوں کہ وہاں دوست یار نہیں ہوں گے۔ قبر میں اندھیرا ہی اندھیرا ہوگا۔ اور لوگو سن لو!

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ جب تک زندہ رہے، پوری زندگی ان کے متعلق یہ بات مشہور ہے، عثمان نے اسلام قبول کرنے سے پہلے اور نہ بعد میں دایاں ہاتھ شرم گاہ کو لگایا۔

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ بیاسی تراسی سال کی عمر میں شہید ہوئے۔انہوں نے اسلام سے پہلے اور نہ بعد میں زنا کیا۔

اللہ ذوالجلال نے دنیا میں ہی جنت کی بشارتیں دی ہیں۔زندہ ہیں تو قبر کا منظر دیکھ کر ڈر سے روئے جارہے ہیں۔حشر کے ڈر سے روئے جارہے ہیں۔اے اللہ اگر تیری رحمت نہ ہوتو ہم برباد ہو جائیں گے۔

امیر المومنین کئی کئی دن قبر اور حشر کی سختیاں دیکھ کر چارپائی پر ہڈیوں کا ڈھانچہ بن کر لیٹ جایا کرتے تھے۔لوگو سن لو! موت کسی کو جانے نہیں دیتی۔

((الموت قدر کل نفس شاربه والقبر باب کل نفس داخله .

گھر آئے تو روئے جارہے تھے، کانپ رہے تھے، ڈر کی وجہ سے بخار ہو گیا، اور پندرہ دن چارپائی پر لیٹے رہے۔

لوگ تیمارداری کے لیے آرہے ہیں اور لوگوں کو یہ نہیں معلوم کہ ان کو یہ بیماری اللہ ذوالجلال کے خوف اور ڈر کی وجہ سے ہے۔

قبر اور حشر کی سختیوں سے ڈر کر امیر المومنین کئی دن چارپائی پر ہڈیوں کا ڈھانچہ بن جایا کرتے تھے۔(ہر کسی نے موت کا پیالہ پینا ہے اور موت ایسا دروازہ ہے جس میں سے ہر کسی نے گزر کر جانا ہے۔

اے جوانو! اپنے والد کی پگڑی کا خیال کرو، اپنے والدین کی عزت کا خیال کرو، اپنی والدہ کے دوپٹے کا خیال کرو، اے نوجوانو! کبھی قبرستان کو دیکھا کرو، یہاں کون لیٹے ہیں۔

قبراں دے ڈھیر اچیرے نیں
دس تھلے وسدے کہڑے نیں
کجھ تیرے نیں کجھ میرے نیں

اے دو جگ دا بسیرا اے
میرے ویر مسافر سوچ ذرا
اس جگ تے اکو ہی پھیرا اے
بچے روندے اپنیاں ماواں نوں
ماں واں دیاں ٹھنڈیاں چھانواں نوں
ٹمیں رہنا محل مناراں نیں
میرے ویر مسافر سوچ ذرا
اس جگہ تے اکو ہی پھیرا اے
ایتھوں کلے ہو گئے جوڑے نیں
کئیاں ماپیاں نے مکھ موڑے نیں
کئیاں ہتھی پتر ٹورے نیں
اے وچھوڑیاں دا ویڑا اے
میرے ویر مسافر سوچ ذرا
اس جگہ تے اکو ہی پھیرا اے

جب مومن بندہ دنیا سے جا رہا ہوتا ہے اللہ ذوالجلال نے فرمایا: جب مومن بندہ دنیا سے جائے گا، اللہ ذوالجلال کے فرشتے آجائیں گے، وہ آکر مومن بندے کو سلامی دیں گے۔

اور قرآن میں ہے: اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔

﴿الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾ (النحل: ۳۲)

اللہ ذوالجلال فرمارہے ہیں: مومن بندہ جب دنیا سے جاتا ہے تو فرشتے اس کی روح کو بڑے پروٹوکول کے ساتھ لے کر جاتے ہیں۔ فرشتے اس کے لیے لباس لے کر آتے ہیں، اور اس میں لپیٹ کر لے جاتے ہیں اور کہتے ہیں: اھلا وسھلا مرحبا

قرآن کہتا ہے:

﴿يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ○ ارْجِعِيْ إِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ○ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبَادِيْ ○ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ○﴾ (الفجر: ٢٧-٣٠)

اے مطمئن روح! چل اپنے رب کی طرف اس حال میں کہ تو خوش ہو وہ تجھ سے راضی ہو، پس داخل ہو جا میرے بندوں میں اور جنت میں داخل ہو جاؤ۔

کفن دفن کا انتظام ہوتا ہے، مومن بندے کی نماز جنازہ پڑھائی جاتی ہے۔ سنو ذرا غور سے...... اللہ ذوالجلال کی قسم ہے، ایمان والے بندے کے جنازے میں فرشتے بھی شرکت کرتے ہیں۔ مومن کی روح جب دنیا سے جاتی ہے تو کہتی ہے کہ جلدی کرو مجھے قبر کے حوالے کرو۔

اگر گنہگار ہو تو کہتا ہے دیر کرو، مجھے قبرستان میں دفن نہ کرنا۔ مومن کا جنازہ پڑھایا جاتا ہے اس کے جنازے کے بعد اسے قبر میں دفن کر دیا گیا اور قبر پر مٹی ڈال دی جاتی ہے۔

آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ قبر کی پہلی رات کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جب مردے کو دفن کر کے اس کے رشتے دار واپس چلیجاتے ہیں تو منکر نکیر قبر میں آ جاتے ہیں۔

محمد ﷺ فرماتے ہیں کہ وہ مُردے کو اٹھا کر بٹھا لیتے ہیں، اور کہتے ہیں اے مومن بندے مَنْ رَبُّكَ؟ تیرا رب کون ہے؟ مَنْ دِيْنُكَ؟ تیرا دین کون سا ہے؟ مَنْ نَبِيُّكَ؟ تیرا نبی کون ہے؟ اور جو بندہ ایمان والا ہے اور قرآن وسنت کا پابند ہو تو وہ کہے گا۔

ایک منٹ رک جاؤ مجھے ایسے لگ رہا ہے کہ میری عصر کی نماز قضا ہو رہی ہے؟ اسے نماز کی فکر ہو گی۔

اور فرشتے کہیں گے کہ تم جو دنیا میں نمازیں پڑھ آئے ہو وہ رب نے قبول کر لی ہیں، اب یہاں تو نمازوں کی ضرورت نہیں ہے۔ اور فرشتے کہیں گے کہ ان سوالوں کے جواب دے دو۔ مومن بندہ کہے گا۔

رَبِّيَ اللّٰهُ، میرا رب اللہ ہے۔ دین اسلام ہے، اور نبی ہے محمد ﷺ۔ محمد ﷺ

میرے نبی اور رسول ہیں۔ جب وہ ان تمام سوالوں کے جواب دے دے گا۔ تو آسمان سے آواز آجائے گی، اے میرے فرشتو!

اس شخص نے سچ کہا ہے۔ اس کا بچھانا جنت میں بچھا دو، اس کا لباس بھی جنت کا اور اوڑھنا بھی جنت کا بنا دو۔ اس کی قبر میں جنت کی ایک کھڑکی کھول دو۔

(نم نم نم ....)

اے ایمان والے سو جا سو جا اور اس طرح سو جا جس طرح نئی نویلی دلہن پہلی رات سوتی ہے اور اس کا خاوند ہی اسے آ کر جگاتا ہے۔

اے مومن بندے سو اب قیامت والے دن تیرا رب خود ہی تجھے جگائے گا۔ اس طرح مومن بندے کو پروٹوکول ملتا ہے۔

آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ فرماتے ہیں کہ جب اللہ کا نافرمان اور مشرک بندہ دنیا سے جاتا ہے تو اللہ کے فرشتے آسمان سے آتے ہیں، رب العالمین نے اس بات کا بھی نقشہ کھینچا ہے، فرمایا اللہ ذوالجلال نے میرے پیارے نبی ﷺ سے کہ جب گنہگار بندہ دنیا سے جاتا ہے تو

﴿وَ لَوْ تَرٰۤی اِذْ یَتَوَفَّی الَّذِیْنَ كَفَرُوا الْمَلٰٓئِكَةُ یَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَ اَدْبَارَهُمْ وَ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ۝﴾ (الانفال: ۵۰)

جب ظالم فاسق بندہ اس دنیا سے جاتا ہے تو آسمان سے فرشتے بہت بری شکلیں لے کر زمین پر آجاتے ہیں۔ اور اس کے لیے جہنم کا لباس لے کر آجاتے ہیں۔ جہانوں کے پیر محمد ﷺ نے فرمایا کہ فرشتے اس کی روح کو نکالتے ہیں، جو مومن بندہ فوت ہوتا ہے اس کی روح اس طرح نکلتی ہے جیسے مشک کا منہ کھول دو پانی نکل جاتا ہے۔ اور کافر کی روح اس طرح نکلے گی کہ جیسے ایک ململ کا کپڑا ہو اور کیکر کے کانٹے ہوں اور اس کے اوپر اس ململ کپڑے کو پھینک کر کھینچو اور وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔

فرشتے ظالم کی روح کو اس طرح کھینچ کر نکالیں گے۔ اور میں یہ سب باتیں ایسے ہی

نہیں کہہ رہا۔ اللہ ذوالجلال کا قرآن کہتا ہے۔ اللہ کے فرشتے اس کے منہ اور پیٹھ پر کوڑے برسائیں گے۔ تو یہ میری استغفار اور دعا کیا کرو کہ اللہ ہمیں آخرت کی سختیوں سے بچا لے۔

فرشتے کافر اور فاسق بندے کے منہ پر کوڑے مارتے ہیں اور پھر اس کی روح کو عرشوں پر لے جاتے ہیں، اور دروازے پر لے جاتے ہیں، تمام دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ اور اس کی روح کو گندے اور کھجلی والے لباس میں لپیٹا جاتا ہے۔

آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ نے فرمایا کہ جب اس کے جنازے کو یعنی اس کی لاش کو نہلاتے ہیں تو یہ کہتا ہے کہ جلدی نہ کرو، دیر کرو، قبر کے اندر میرے اوپر عذاب ہوگا، دنیا میں تو میں نے کوئی عمل اچھا کیا ہی نہیں ہے۔

اور جب اس کو دفنا کر واپس آتے ہیں تو کملی والے جناب محمد ﷺ نے فرمایا کہ منکر نکیر آ جاتے اور ڈراؤنی شکلیں لے کر آ جاتے اور ان کے دانت ایسے ہوں گے جیسے بیلوں کے سینگھ اور آنکھیں نیلی اور سر کے بال پیروں تک لمبے لمبے ہیں اور آوازیں کستے آ رہے ہیں اور اپنے دانتوں کے ساتھ زمین کو کریدتے آ رہے ہوں گے اور ان کی آواز ایسے آئے گی جیسے آسمانی بجلی کی کڑک ہو۔ اور ڈراؤنی شکلوں والے فرشتے اسے اٹھا کر بٹھاتے ہیں اور کہیں گے کہ اے انسان بتا کہ تیرا رب؟ تیرا دین اور تیرا نبی کون ہے؟

اور کافر بندہ دیکھ کر کہے گا، ھا ھا لا ادری ، ہائے افسوس میں نے تو جانا ہی نہیں میں موج مستی، سینماؤں میں کھیلوں اور کرکٹ کے اندر اپنا وقت گزار کر آیا ہوں۔

(ھا ھا لا ادری) اے گھنٹہ گھنٹہ پیکج لگا کر غیر محرم عورتوں سے باتیں کرنے والے سن لے! ساری ساری رات بستر میں بیٹھ کر غیر محرم سے باتیں کرتے ہو، اللہ ذوالجلال سے ڈر جاؤ۔ کل محشر میں اللہ ذوالجلال کو کیا جواب دو گے؟

(ھا ھا لا ادری) مجھے تو پتہ ہی نہیں کہ میرا رب کون ہے؟ آواز آئے گی کہ اس کی قبر کو جہنم کا گڑھا بنا دو، اور اس کا اوڑھنا اور بچھاؤنا بھی جہنم کا بنا دو۔ اور اس پر سانپ اور بچھو مسلط کر دیئے جائیں گے۔ اور اس پر آنکھوں سے نابینا اور کانوں سے بہرہ فرشتہ مسلط کر دیا

جائے گا۔

میرے پاک نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس کے ہاتھ میں ہتھوڑا پکڑا دیا جائے گا۔ اور نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ یہ ہتھوڑا اتنا بڑا ہوگا کہ اگر دنیا میں ہتھوڑا بہت بڑے پہاڑ پر رکھ دیا جائے تو وہ روئی بن کر اڑنا شروع ہو جائے اور فرشتہ یہ ہتھوڑا دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اس کے سر پر مارے گا۔ اس کے سر کا قیمہ قیمہ ہو جائے گا اور ہتھوڑے کو پھر اٹھایا جائے گا اتنی دیر میں اس کا سر ٹھیک ہو جائے گا۔ اور پھر اسی طرح مسلسل عذاب دیا جائے گا۔

جناب محمد ﷺ نے فرمایا صرف یہیں پر عذاب ختم نہیں ہو جائے گا بلکہ اس پر اژدھے مسلط کر دیئے جائیں گے۔ اگر ایک سانپ منہ باہر نکال کر دنیا میں ایک پھنکار مار دے تو دنیا میں کوئی سدا بہار چیز نہ اُگے۔

ان پر سانپ مسلط کر دیئے جائیں گے، قبر چاروں طرف سے آئے گی، ہڈیاں پسلیاں دائیں والی بائیں طرف اور بائیں والی دائیں طرف آ جائیں گی، وہ شخص چیخیں مارے گا۔

حافظ لکھوی مرحوم رحمہ اللہ نے فرمایا ہے

قبر مروڑے جیویں کولو مروڑ دا
گنے دیاں ہڈیاں جیویں ویلنا تروڑ دا
سب کجھ توڑے پلے پچھے کجھ نئیں چھوڑ دا
سانواں بچاوے اللہ سائیں

قبر کی سختیاں اور تنگیاں بھی ہو جائیں گی ؎

منکر نکیر فرشتے (ایس دے) پچھے آنون
ہتھ وچ گرزاں نیلیاں اکھاں تے بڑکاں مار ڈراؤن
بے نماز تے فاسق تائیں جدوں سوال کریندے
اور آکھے مینوں کجھ خبر نئیں کرساں پکڑ مریندے
وڈی برج نہ ہلے جے کر سارا جگ ہلاوے

او لذت دنیا پچھے دیکھ کئی سختی پانواں گے

قبر شکنجے وانگ مروڑے کردا آن دھانواں ایں

ہڈیاں پرزے پرزے ہوؤن تے وار نہ چلے کائی

دوزخ اگ یار قبر وچ ایس دے ہیٹھ بچھاؤن

اک دروازہ دوزخ ولوں تے قبر نوں کول لیاؤن

تذکرے افسوس او بندہ جد کیتیاں اگے آؤن

دنیا اتے مجھن ممیں تے احمق ڈے چاؤن

آمنہ کے لعل محمد ﷺ ایک قبر کے پاس سے گزرتے ہیں، آقا علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک ٹہنی لے کر آؤ۔ کیونکہ اسے عذاب ہو رہا ہے۔

میں امید کرتا ہوں کہ جب تک یہ ٹہنی خشک ہوگی تب تک عذاب میں تخفیف ہو جائے گی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم پوچھتے ہیں اے اللہ کے رسول ﷺ! ان پر کس چیز کا اور کس وجہ سے عذاب ہو رہا ہے؟ تو آقا علیہ السلام نے دو قبریں بتائیں جن پر عذاب ہو رہا تھا۔

فرمایا کہ اس قبر پر اس لیے عذاب ہو رہا ہے کہ یہ دنیا میں پیشاب کے چھینٹوں سے احتیاط نہیں کرتا تھا۔ جب یہ پیشاب کرتا تو اس کے جسم پر پیشاب کے چھینٹے پڑ جاتے اور اس کے کپڑے ناپاک ہو جاتے۔

جہانوں کے پیر علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ شخص پیشاب کے چھینٹوں سے احتیاط نہیں کرتا تھا۔ اس لیے اسے عذاب ہو رہا ہے۔

اور دوسرا وہ شخص ہے جو دنیا میں چغل خوری کرتا تھا۔ چغل خور اسے کہتے ہیں جو ادھر کی بات ادھر کرے۔ قیامت کے دن اللہ ایسے بندے کو بندر بنا دے گا۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ایک وہ شخص جو مونچھیں بڑی رکھے، ایسے جیسے گدھے پر جوار لادی ہوئی ہو۔

ذرا غور سے سننا۔ آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ نے فرمایا کہ بڑی بڑی مونچھیں رکھنے

والا جب پانی پیئے تو مونچھیں پانی کے اندر چلی جائیں۔ کائنات کے امام علیہ السلام نے فرمایا: بڑی مونچھوں والے کو چار عذاب ہوں گے۔ چار دنیا اور چار آخرت میں ہوں گے۔ بڑی مونچھیں رکھنے والے کو پہلا عذاب یہ ہوگا کہ منکر نکیر ڈراؤنی شکل کے ساتھ آئیں گے ان کی شکلیں کالی ہوں گی اور آنکھیں نیلی ہوں گی اور دانت بیل کے سینگوں کی طرح ہوں گے اور بجلی کی طرح آوازیں نکالتے ہوں گے۔

دوسرا عذاب یہ ہوگا کہ سانپ اور بچھو جن کا سائز اونٹ اور گھوڑے جتنا ہوگا اس پر مسلط کر دیئے جائیں گے۔

تیسرا عذاب یہ ہوگا قیامت کے دن اگر تو وہ مسلمان اور کلمہ پڑھنے والا ہوگا تو میرے آقا محمد ﷺ اس کی سفارش نہیں کریں گے۔

اور چوتھا عذاب یہ ہوگا۔ پیارے نبی جناب محمد ﷺ فرماتے ہیں کہ بڑی مونچھیں رکھنے والے کو میں اپنے حوض سے پانی نہیں دوں گا۔

دعا ہے کہ اللہ میری اور آپ کی ساری خامیاں دور کر دے۔ (آمین)

جناب محمد ﷺ کے فرمان سینے سے لگانے کی توفیق دے۔ آمین

دنیا سے چلے تو جانا ہے کیوں نا اس طرح زندگی گزاریں کے دنیا اور آخرت بہترین بن جائے۔ کیوں نا دنیا سے اس انداز میں جائیں کہ قبر جنت کا باغ بن جائے۔

جیہڑے جاندے واپس اوندے؟

تینوں لگدے آپ نوئیں سیں تیری ود کے قبر بنین سین
تینوں چھیتی اے دفناناں تیرا بندیا قبر ٹھکانا
تیرا بندیا قبر ٹھکانا تے مڑ کے کوئی نئیں واپس آونا
اے تو راہ گیر مسافر آخر اے ٹر جاناں
تیرا بندیا قبر ٹھکانا گلاں ساڈیاں یاد کریسیں
جدوں محفل وچ کدی آسیں

اے آکھیا عتیق نمانہ تیرا بندیا قبر ٹھکانا
اے تو راہ گیر مسافر آخر اے ٹر جاناں

جو قبر میں چلا جاتا ہے وہ مڑ آتا ہے؟..........نہیں۔

ایس زندگی دا اعتبار ناہیں
دتا رب تے رب دے رسول نے فرما پیارے
وصیت کراں میں اپنے وارثاں نوں
جدوں سدھ لے مینوں خدا پیارے
مینوں نال آواز نہ رو نہ نوحہ نہ وین کھپا پیارے
وال توڑیو نہ بیٹھیو.......... ......
پانی گرم کر کے مینوں غسل دینا
پتے بیری دے کجھ رلا پیارے
دیو غسل محمدی سنر کر کے
تے راز دار میرا کوئی پیرا پیارے
جیڑے کپڑے ہون تے پا دے چا
بنا کفن پہنا پیارے
کفن دفن اندر کریو دیر ناہیں
منع کیتا خیر الوریٰ پیارے
کتاب وسنت دا کوئی پابند ساتھی
دینا میری نماز پڑھا پیارے
کھودے قبر میری کوئی نیک بندہ
بچ وقت کرے جو نماز ادا پیارے
کچی قبر مسنون وچ دفن کر کے

ثابت قدمی دی کرنا دعا پیارے
شرک و بدعت، الحاد، تقلید کولوں
دامن شرک کولوں میرا صفا پیارے
مینوں دفن کر کے کماں نوں لگ جاناں
نہ بیٹھنا پھوڑی وچھا پیارے
رسماں، چالیے و ساتے، تے اے قل بری
نئی وچ کوئی شرح دے رواج پیارے
جدوں یاد آوے کتے فیر میری
جنت منگنا ہتھ اٹھا پیارے
فانی دنیا چھوڑ اسماعیل عتیق
آخر چلنا اے سفر مکا پیارے
وصیت کراں میں اپنے وارثاں نوں
کہ جدوں سد لے مینوں خدا پیارے

اللہ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

مظلوم کی پکار

﴿قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًاO﴾ (طٰهٰ: ١١٤)

مظلوم کی پکار/ آہ ایک شعلے کی طرح ہوتی ہے۔ جو عرش پھاڑ کر رب ذوالجلال تک چلی جاتی ہے۔

کائنات کے امام علیہ السلام نے فرمایا کہ تین بندوں کی دعا اللہ ذوالجلال جلدی قبول فرماتا ہے۔

ایک وہ مسافر بندہ جو سفر کر رہا ہے۔

ایک وہ مظلوم بندہ اور ایک والدین ہیں۔ جن کی دعا اللہ تعالیٰ فوراً قبول کر لیتے ہیں۔

اس لیے مظلوم کی آہ سے بچنا چاہیے۔

ظلم مختلف اقسام کے ہوتے ہیں:

اگر کوئی بندہ شریف آدمی پر الزام، تہمت لگائے اس کی عزت خراب ہو جائے وہ لوگوں کے سامنے بدنام ہو جائے یہ بھی ظلم اور زیادتی ہے۔

دوسرے نمبر پر اگر کسی کا ناجائز طریقے سے مال ہڑپ کر لیا جائے، جیب کاٹی جائے یا چوری کی جائے، ڈکیتی کی جائے یہ بھی ظلم ہے کبیرہ گناہ ہے۔

تیسرے نمبر پر کسی کی زمین پر قبضہ کر لینا، غریب سمجھ کر اس کے پلاٹ پر قبضہ کر لینا ظلم ہے۔

چوتھے نمبر پر اگر چوہدری یا طاقت ور بندہ غریب اور کمزور بندے پر ظلم کرے۔ قتل وغارت ہو رہی ہے یعنی غریب پر ظلم کیا جا رہا ہے۔

محمد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رب کعبہ کی قسم کوئی بندہ کسی مظلوم پر یعنی کمزور بندے پر ظلم کرتا ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رب العالمین اعلان کرتا ہے۔

اے میرے مظلوم بندے مجھے اپنی عظمت اور جلالت کی قسم، مجھے اپنے رب ہونے کی قسم ہے میں تیری ضرور مدد کروں گا، اگر چہ کچھ دیر بعد ہی کروں۔

یہ آخرت میں بھی نشان عبرت بنے گا، اور دنیا کی زندگی میں بھی نشان عبرت بنے گا۔

دعا ہے کہ اللہ ہمیں مظلوم کی آہ اور بددعا سے بچائے۔

اللہ نے ظالم لوگوں کو بس ڈھیل دی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نبی جناب محمد ﷺ سے فرماتے ہیں:

﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ﴾ (ابراھیم: ۴۲)

کائنات کے امام علیہ السلام نے فرمایا: میرے پاک نبی ﷺ کے سینے پر اللہ تعالیٰ نے قرآن نازل کر دیا۔ فرمایا لوگو! کئی لوگوں نے گمان کیا کہ ہم دنیا میں جو مرضی کریں ظلم وزیادتی کریں، ہمیں کوئی پوچھنے والا اور کوئی روکنے والا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اے ظالم بندے! ظلم وزیادتی کرنے والے بندے، ناانصافی کرنے والے بندے میں رب نے تمہیں قیامت تک ڈھیل دے دی ہے۔

میں نے تمہیں مہلت دے دی ہے کہ تم جتنا دل کرتا ہے ظلم وزیادتی کرلو۔ ایک وقت ایسا آئے گا جب تم نے میری طرف لوٹ کر آنا ہے۔ تمہاری آنکھیں پھٹی ہوں گی اور رنگ فق ہوگا اور تمہارا دل بھی پریشان ہوگا، جب تو میرے سامنے آجائے گا تو میں تمہیں نشان عبرت بنا دوں گا۔

اللہ کا قرآن فرماتا ہے:

﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ ۝ مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ وَاَفْئِدَتُهُمْ هَوَآءٌ ۝﴾ (ابراھیم: ۴۲۔ ۴۳)

قیامت کا دن ہوگا، اب تو دوسرے لوگوں کو تنگ کر رہا ہے، غریب لوگوں پر ظلم وزیادتی کر رہا ہے۔

اللہ کی قسم قیامت کے دن اللہ کا عذاب تم پر لاگو ہو جائے گا، بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ
قیامت کے دن ظلم وزیادتی کرنے والا شخص عبرت کا نشان بنے گا، وہ جہنم کا ایندھن بن
جائے گا۔ قرآن کا دوسرا مقام سن لو! اللہ ذوالجلال نے فرمایا کہ ظالم شخص پر میری لعنت ہے۔
رب ذوالجلال نے ظالم پر لعنت کی ہے۔ قرآن کریم میں ہے:

﴿وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ﴾ (الصف : ۷)

فرمایا: اللہ ذوالجلال فرماتے ہیں کہ میں نے ظالم بندوں پر لعنت کر دی ہے۔ ظالم دنیا
میں بھی لعنتی ہے اور قیامت کے دن بھی لعنتی ہوگا۔

اللہ کی قسم جس بندے پر اللہ کی لعنت ہے وہ دنیا میں بھی ذلیل ہو جائے گا اور آخرت
میں بھی جہنم کا ایندھن بنے گا۔

سیدنا محمد ﷺ نے فرمایا: مسند احمد کی روایت ہے۔ ایک دن حضور ﷺ جا رہے
ہیں چند صحابہ رضی اللہ عنہم بیٹھے ہیں تو نبی ﷺ نے فرمایا: اے مجمع کے اندر بیٹھنے والو! اے مجلس
کے اندر بیٹھنے والو! جب کوئی تمہارے پاس سے گزرے اور سلام کہے تو سلام کا جواب دے
دیا کرو۔

دوسرے نمبر پر جب کوئی مسافر راستہ پوچھے تو ان کی اچھی طرح راہنمائی کیا کرو۔

تیسرے نمبر پر فرمایا: عدل کرو اور مظلوم کی مدد کیا کرو۔ راستے میں یا چوک میں اگر کسی
کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے تو اس کی مدد کیا کرو۔

یہ روایت بخاری سے لی گئی ہے۔ میرے آقا علیہ السلام نے سات باتیں کرنے کو کہا اور
سات باتوں سے منع فرمایا۔

میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اے میرے امتیو! کسی غریب بندے پر ظلم اور زیادتی نہ
کرنا۔ جناب محمد ﷺ نے فرمایا:

یہ روایت ترمذی شریف سے لی گئی ہے۔ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ''مظلوم جس پر تم دنیا
میں کوئی ظلم کرو، اگر وہ ہاتھ اٹھا کر دعا کرے تو اس کی آہ اور دعا آسمان پھاڑ کر رب تعالیٰ کے

پاس چلی جاتی ہے۔

دوسرے نمبر پر فرمایا:

والدین کی دعا اور تیسرے نمبر پر مسافر کی دعا، رب کعبہ کی قسم مظلوم اگر مسلمان ہے تو بھی میرا رب اس کی دعا فوراً قبول کرتا ہے اور مظلوم اگر کافر ہے تو بھی رب تعالیٰ اس کی دعا سن لیتا ہے۔ یہ روایت صحیح بخاری کی ہے۔

آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ کی بیوی ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ایک دن بیٹھی ہوئی ہیں ایک عورت کالے رنگ کی لونڈی آپ کے پاس آئی وہ روز سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا کرتی ہے اور عربی کے کچھ شعر پڑھتی ہے کہ

یحم الوشائی من تجب ربنا علی

انہ من کنزۃ الکفر انشائی

امی عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اے عورت! بات کیا ہے تم روز یہ شعر کیوں پڑھتی ہو؟ وہ دن اب کے دنوں میں سے عجیب تھا جس دن میں کلمہ پڑھ کر دائرہ اسلام میں داخل ہوگئی۔

اور یہ لونڈی اپنا واقعہ سناتی ہے اور کہتی ہے، اے امی! میں ابھی دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہوئی تھی، ہمارے محلے میں ایک عورت کی شادی تھی دلہن نہانے کے لیے گئی، اس نے غسل خانے کے اندر جا کر اپنا سرخ رنگ کا کمر بند اتارا۔ رکھ کر دلہن نے نہانا شروع کر دیا اور اچانک وہ کمر بند غائب ہو جاتا ہے اس محلے کے اندر یہ شور برپا ہوگیا کہ چوری ہوگئی ہے اور اس دلہن کا کمر بند اٹھا لیا گیا، سارے محلے والے میرے پاس جمع ہو گئے میں لونڈی غلاموں کی طرح زندگی بسر کر رہی ہوں۔

لوگ مجھے کہتے ہیں اے لونڈی! چوری تم نے کی ہے، لہٰذا وہ کمر بند واپس کر دو۔ میں ان کی منتیں کرتی ہوں کہ میں نے چوری نہیں کی لیکن کسی نے میرا یقین نہ کیا۔

امی جان سنو!

حتی بد ش ہوکم العقلت واللہ۔

اللہ کی قسم امی ان ظالموں نے میرے کپڑے اتروا کر میری شرم گاہ کی تلاشی لی۔ اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جب مظلوم بندہ یا بندی ہاتھ اٹھا کر چاہے کلمہ پڑھنے والا ہو یا کافر مظلوم کی آہ اللہ فوراً سے پہلے قبول کر لیتے ہیں۔

اے بی بی آگے کیا ہوا؟ وہ کہتی ہے کہ چوک کے اندر ان ظالموں نے میرے کپڑے اتار کر میری شرمگاہ کی تلاشی لی اور مجھ پر ظلم کر دیا۔

میں نے ابھی کلمہ نہیں پڑھا تھا اور میں نے وہیں نظریں اٹھا کر کہہ دیا کہ اے عرشوں والے رب! تو تو جانتا ہے کہ یہ چوریاں میں نے نہیں کیں۔ اے اللہ میری عزت کو بچا لے، کعبہ کے رب کی قسم! اپنے دماغ کو میری زبان نوک پر جوڑ دو۔ وہ لونڈی کہتی ہے کہ میں نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔

مظلوم کی آہ! آگ کے شعلوں کی طرح بھڑک اٹھتی ہے، مظلوم کی زبان سے کوئی لفظ نکلے تو تمہارے اور میرے رب کا عرش بھی ہل جاتا ہے۔

امی عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ عورت کہتی ہے کہ آسمان سے ایک چیل اڑتی ہوئی آئی اور اس چیل نے کمر بند اٹھایا ہوا ہے اور آ کر میرے اوپر پھینک دیتی ہے اور محلے والوں نے کہا۔ ہم سے تو ظلم ہو گیا کہ کمر بند کو چیل اٹھا کر لے گئی تھی۔

جو بات میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ مظلوم کی آہ اللہ جلد سن لیتا ہے تو جانے انجانے میں کسی مظلوم پر زیادتی نہ کر بیٹھنا اس بی بی نے کفر کی حالت میں اللہ کو پکارا اور اللہ نے اس کی دعائیں فوراً سن لیں۔ اور چیل کے ہاتھ فوراً کمر بند واپس بھیج دیا۔

﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ۝﴾ (المومن : ٦٠)

ملک کا بادشاہ شاہ سلطان ایک شکار پر جا رہا تھا تو اس کے سپاہیوں نے ایک گائے پکڑی وہ ایک بیوہ عورت کی گائے تھی، ان سپاہیوں نے گائے پکڑی اور گائے ذبح کر دی۔ اور کباب بنا کر کھا لیے۔ بیوہ عورت کو جب پتہ چلا اور وہ کہتی ہے۔

اے بادشاہ کے سپاہیو! میرے چھوٹے چھوٹے یتیم بچے ہیں، میں گائے کا دودھ بیچ کر گزارا کرتی تھی۔ تم جو یہ گائے کے کباب زبردستی بنا کر کھا گئے ہو یہ میرے یتیم بچوں اور مجھ بے سہارا عورت کا مال تھا۔

یہ آج کی نہیں بلکہ پرانے وقتوں سے روایت چلی آرہی ہے ہمیشہ حکومت کے بندے بے سہارا اور غریب لوگوں کا مال کھایا کرتے ہیں۔

جیب کاٹ کر کھائیں، زبردستی کھائیں یا رشوت کی شکل میں کھائیں، کھانا شروع سے ہی ان کی عادت ہے۔

اللہ کا قرآن فرماتا ہے، عظمتوں والے رب نے فرمایا:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا۝﴾ (النساء : ١٠)

اللہ ذوالجلال فرماتا ہے: جو لوگ غریبوں کا مال ظلم سے کھاتے ہیں، گویا اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھرتے ہیں۔

اے یتیموں کا مال ناجائز اور زیادتی کے ساتھ کھانے والے قیامت والے دن جب قبروں سے اٹھائے جائیں گے ان کے ناک اور کانوں سے آگ کے شعلے نکلتے ہوں گے۔

دعا کیا کرو کہ اللہ یتیم کے ساتھ پیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

لوگو بات سن لو! کہ ان سپاہیوں نے اس بی بی کی گائے پکڑ کر ذبح کر کے کھالی تو عورت گھر آئی اور گھر کا نظام صحیح نہیں چل رہا تھا۔ تو یتیم لڑکوں اور لڑکیوں نے کہا کہ امی شام کو کچھ کھانے کے لیے دے دیں وہ کہتی ہے کہ اے بچو! ایک گائے سے سارے گھر کا نظام چلاتی تھی اور وہ گائے ان ظالموں نے پکڑ کر کھالی ہے۔

روتی روتی وہ نہر کے کنارے باہر نکلتی ہے اور سامنے سے وہ بادشاہ گھوڑے پر بیٹھا آرہا تھا۔ بی بی کہتی ہے: اے بادشاہ! اسی جگہ کھڑے ہو کر میری بات سن لے! یہاں کھڑے ہو کر انصاف کرنا ہے۔ یہ پل ہے اور یہ نہر کا پل ہے، اس پل پر انصاف دو گے یا پل صراط پر۔

بادشاہ سمجھ دار تھا اس نے بی بی کی بات سنی اور اس کا کلیجہ ہل گیا اور اس نے کہا: اے بی بی اللہ کا واسطہ یہاں ہی انصاف لے لو قیامت کے دن میں انصاف نہیں دے سکتا۔

تو بی بی کہتی ہے اے بادشاہ تیرے سپاہیوں نے میری اور میرے یتیم بچوں کی گائے پکڑ کر کھالی ہے۔

بادشاہ نے کہا بی بی خدا کا واسطہ ہے مجھے معاف کر دے اور فرمایا کہ اس طرح کرو ایک کی بجائے ستر گائیں اسے دے دو۔

بادشاہ نے کہا کہ اے بی بی یہاں ایک کی بجائے ستر گائیں لے لے قیامت کے دن میں حساب نہیں دے سکتا۔

اے لوگو! مظلوم کی آہ، پکار فوراً آسمان پر پہنچ جاتی ہے۔ آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ کا غلام معاذ بن جبل ہے۔ آقا علیہ السلام معاذ کو الوداع کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے معاذ سے فرمایا: اے معاذ! میں نے تمہیں یمن کا گورنر مقرر کر دیا ہے۔ فرمایا کہ یمن میں چلے جاؤ لیکن میری چند باتیں نصیحت کے طور پر لکھ کر لے جاؤ۔

آپ ﷺ نے بہت ساری باتیں بتائیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ معاذ اپنے اونٹ پر سوار ہیں آپ نے ہاتھ پکڑ لیا۔ آپ ﷺ معاذ کے ساتھ چلتے جا رہے ہیں اور ساتھ ساتھ باتیں بتا رہے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ کسی پر ظلم اور زیادتی نہ کرنا کیونکہ مظلوم کی دعا عرشوں پر فوراً پہنچ جاتی ہے۔ لوگو! مظلوم بددعا کرے اور اس کی بددعا آگ کے شعلوں کی طرح آسمان پر جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے مظلوم بندے! مجھے عزت وجلالت کی قسم میں تیری مدد ضرور کروں گا۔ اگرچہ کچھ دیر بعد ہی کروں۔ آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ فرماتے ہیں: خود دعا فرما رہے ہیں، اے اللہ مجھے ظلم سے بچا لے۔ میں جانے انجانے میں کوئی ظلم نہ کر بیٹھا ہوں، آپ ﷺ کا آخری وقت ہے اور آپ ﷺ فرما رہے ہیں کہ ہے کوئی جو مجھ سے بدلہ لینا چاہے اگر میں نے کسی پر ظلم یا زیادتی کی ہے تو مجھ سے آج ہی بدلہ لے لے

قیامت کے دن میں بدلہ نہیں دے سکتا۔

ایک شخص اٹھا اور کہا کہ میں بدلہ لینا چاہتا ہوں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ہاتھ میں تلوار پکڑی اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کپکپا رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ کون ہے یہ بندہ جو آپ ﷺ سے بدلہ لینا چاہتا ہے؟

سیدنا محمد ﷺ نے فرمایا: اے عمر! رک جاؤ۔ اسے بدلہ لینے دو میں آج بدلہ دے سکتا ہوں کل قیامت کے دن مجھ سے بدلہ نہیں دیا جائے گا۔ وہ اٹھا اور کہا کہ آپ ﷺ نے میرے کاندھے پر چھڑی ماری تھی تو آپ ﷺ نے اسے چھڑی پکڑائی اور کہا کہ تم بھی ابھی بدلہ لے لو۔ کیسے نبی اور کیسے لیڈر ہیں وہ جو ہمیں دنیا میں رہنے کے طریقے سکھا کر گئے، آپ ﷺ نے اسے کہا کہ یہ چھڑی پکڑو اور ابھی بدلہ لے لو۔ تو اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! جب آپ نے میرے کندھے پر چھڑی ماری تھی تو تب میرے جسم پر کوئی کپڑا نہیں تھا، تو آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ نے اپنی چادر اور کپڑا کندھے سے ہٹا دیا۔ تو وہ آگے دوڑ کر آیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دیکھ رہے ہیں کہ یہ کونسا بندہ ہے جو دو جہانوں کے پیر سے بدلہ لینے آیا ہے۔

وہ آگے آیا اور چھڑی پھینک دی اور میرے نبی ﷺ کے کندھے پر موجود مہر نبوت کو چومنے لگ گیا۔ تو میرے آقا محمد ﷺ فرماتے ہیں کہ بات کیا ہے؟ یہ مجھ سے بدلہ کیوں نہیں لے رہا تو وہ کہتا ہے محبوب نبی جناب محمد (ﷺ) کہ میں تو چاہتا تھا کہ میں نے بدلہ نہیں لینا تھا میں نے تو آپ کی مہر نبوت کو چومنے کا بہانہ بنایا تھا۔ میں آپ ﷺ کی مہر نبوت کو چوم لوں اور اللہ مجھ پر جہنم کی آگ حرام کر دے۔ فرمایا کہ تو نے تو بہانہ بنایا اور محمد ﷺ تو مار کھانے کے لیے تیار ہو گیا تھا۔

لوگو! مظلوم کی بددعا، آہ عرش پر پہنچ جاتی ہے۔ فرعون نے بھی آسیہ رضی اللہ عنہا پر بہت ظلم کیے، اللہ تعالیٰ کا قرآن کہتا ہے:

﴿وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِیْ

عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِي مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴾ (التحریم : ۱۱)

بی بی آسیہ رضی اللہ عنہا پر فرعون نے ظلم کیا اور پانی میں ڈوب کر مرا اور بی بی آسیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں اے میرے رب مجھے فرعون کے ظلم سے بچالے۔ مظلوم کی آہ نکلی۔

اے میرے اللہ میری دعا سن تو
اپنے کول مینوں بلا تو
فرعون ظالم کولوں مینوں چھڑا تو
دنیا دی لوڑ مینوں ناہیں

لوگو! سیدہ آسیہ رضی اللہ عنہا نے اللہ سے دعا کی اور اللہ نے اسے جنت دنیا میں ہی دکھادی تھی۔

میرے آقا علیہ السلام کا غلام سعید بن زید عشرہ مبشرہ میں سے ہے، جسے اللہ نے دنیا میں ہی جنت کی خوشخبری سنادی تھی۔

مروان کی حکومت میں ایک عورت نے الزام لگایا کہ سعید نے میری زمین پر ناجائز قبضہ کرلیا ہے۔ سعید کو بلا لیا گیا، مروان نے پوچھا۔

آقا علیہ السلام فرماتے ہیں جو شخص کسی کی ایک گز یا ایک بالشت زمین پر ناجائز قبضہ کرے گا تو اللہ زمین کے سات طوق بنا کر اس کے گلے میں ڈال دے گا۔

سعید کہتے ہیں کہ میں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہوں، اور احادیث بیان کرنے والا ہوں۔ اللہ کی قسم! اس نے مجھ پر جھوٹا الزام لگایا ہے، میں نے اس کی زمین پر قبضہ نہیں کیا۔

سعید کہتے ہیں: اے اللہ! اس بی بی نے مجھے پریشان کر دیا ہے اور اس نے مجھ پر زیادتی کی ہے، اس نے مجھ پر جھوٹا الزام لگایا۔ اے اللہ! میں بددعا کرتا ہوں کہ اس عورت کو اندھا کر دے، اس کی بینائی چھین لے۔

یہ روایت بخاری کی ہے۔ اور کہا کہ اے اللہ اس عورت کو اس کی زمین میں تہس نہس کر

دے، سعید نے دعا کی اور ان کی دعا فوراً سن لی گئی، اللہ نے اس کی بینائی لے لی اور اس کو ٹھوکر لگی اور آگے گھڑے میں گر گئی اور اسی وقت جہنم واصل ہو گئی۔

مظلوم جب رب ذوالجلال کو پکارتا ہے تو اللہ اس کی دعا فوراً قبول کر لیتا ہے، اس لیے کسی پر بھی زیادتی نہ کرو، کسی پر جھوٹا الزام نہ لگاؤ، اور کسی کی زمین پر ناجائز قبضہ نہ کرو، یہ زمینیں اور جائیدادیں ساری اس دنیا میں ہی رہ جائیں گی۔

کل وارث اک وراثت دے آپس دے وچ لڑدے ویکھے نیں
گل حق دی ایک دوجے نوں تو نوں پھڑ دے ویکھے نیں
اک آندا ٹوئے لے تیرے نیں اک آندا پدھر دھرتی میری آ
اے ٹوئے لے تیرے نیں دھرتی نے کیا فقیرا اے دونوں بندے میرے نیں
نہ میں اہدی آں نہ میں اوہدی آں
اے لوگو جدوں تو موت دا مال آں
تے کاہندیاں لڑائیاں تے کاہندیاے جھگڑے نیں

اللہ ذوالجلال کے نبی ﷺ نے فرمایا کہ کسی پر جھوٹا الزام لگانا بھی ظلم ہے۔ فرمایا: کسی زمین پر ناجائز قبضہ کرونا بھی ظلم ہے۔ کسی مسافر کی جیب کاٹ لو یہ بھی ظلم ہے۔ اور کسی غریب کو ناجائز مارنا اور اس کو قتل کرو یہ بھی ظلم ہے۔

لوگو! حافظ الدین شمس زیدی نے فرمایا: اللہ ذوالجلال کی قسم ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیت اللہ کی طرف منہ کر کے مخاطب ہیں، کہتے ہیں ایک طرف تجھے شہید کیا جائے اور دوسری طرف کسی غریب پر ظلم کیا جائے۔ اے بیت اللہ میں تمہیں چھوڑ کر کسی مظلوم بندے کی مدد کروں گا۔ کیوں کہ مظلوم کی مدد کرنے کا اے بیت اللہ تجھ سے محبت کرنے سے بھی زیادہ اجر و ثواب ملے گا۔

آقا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ سود کے کئی درجے ہیں۔ ایک درجہ یہ ہے کہ جو بندہ سود کھاتا ہے وہ سگی ماں کے ساتھ منہ کالا کرتا ہے۔

حافظ شمس الدین زیدی کہتے ہیں کہ سب سے بڑھ کر گناہ ہے کہ کسی کی بے عزتی کی جائے، کسی کی توہین کرنا کبیرہ گناہ ہے، کسی کو قتل کر دینا یہ بھی ظلم ہے۔ میری جماعت کی ایک عظیم شخصیت حضرت ڈاکٹر علامہ عبدالرشید اظہر (رحمہ اللہ) آئے کھانا بھی کھایا، مہمان بھی آئے، عالم اسلام کے عظیم سکالر (فاضل مدینہ یونیورسٹی) کے گلے میں بیلٹ ڈال کر ان کو قتل کر دیا گیا، ظالموں نے کھانا بھی بابا جی کے پاس کھایا، ڈاکٹر صاحب نے ان کی خدمت بھی کی، جانے سے پہلے کنڈی لگا کر ڈاکٹر عبدالرشید کو قتل کر کے چلے گئے۔

اللہ ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ کی قبر کو جنت کا باغ بنا دے، اور جس دشمن نے انہیں قتل کیا ہے اسے نشان عبرت بنا دے۔ جمعہ کا دن ہے اور میرے مولانا عبدالرشید سیرت مصطفیٰ کانفرنس میں خطاب کر رہے تھے، ایک بم کا دھماکہ ہوا یزدانی رحمہ اللہ کی لاش ایک طرف پڑی ہوئی ہے۔ شیر دل جوان یزدانی جہاں لیٹے ہیں اللہ کروڑوں رحمتیں نازل کرے۔ انہیں ظلماً شہید کیا گیا۔

سعودی عرب سے طیارہ آیا اور علامہ کو اٹھایا اور ریاض لے گئے، 30 مارچ کو علامہ وفات پا گئے اور ان کو جنت البقیع میں دفن کر دیا گیا، ان کو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے قدموں میں دفن کر دیا گیا، ظلماً شہید کیا گیا اور ان کا قصور کیا ہے؟ میری دعا ہے کہ علامہ کے قاتلوں کو اللہ دنیا میں نشان عبرت بنائے اور آخرت میں بھی۔

علامہ دین کے علمبردار تھے وہ دین کے صحیح ترجمان تھے۔ اللہ میرے علامہ کے بیٹے حافظ ابتسام کی زندگی میں رحمتیں نازل فرمائے، اللہ ابتسام کی جوانی میں برکتیں نازل فرمائے۔ آمین

اللہ تمام علماء کی زندگی میں برکتیں نازل فرمائے اور جو اس دنیا سے چلے گئے ہیں ان کی قبروں کو جنت کے باغ بنا دے۔

حافظ عبداللہ شیخوپوری، محمد حسین شیخوپوری، اوکاڑہ کے نامور مولانا معین الدین لکھوی، مناظر اسلام مولانا عبدالقادر روپڑی رحمہم اللہ جو دنیا سے چلے گئے ان پر کروڑوں رحمتیں نازل

کرے۔آمین

جن لوگوں نے عبدالرشید پر، علامہ یزدانی پر ظلم کیا وہ دنیا میں بھی نشان عبرت بن جائیں گے اور آخرت میں بھی۔

علامہ کون؟ مخلص بھی بولا، نہ رہا گیا، جب بولے تو کمال کر دیا۔

اکھ وچ اکھ پا کے کردا سی گل
حکمرانوں سن لو فیصلہ اے اٹل
قرآن وسنت ہے ساڈا ایمان
ایہہ ہے اہل حدیثاں دا اعلان
صحابہ نال سنگ رل گئے
بنیا جنت البقیع دا مہمان
صدر صدام دی صدارت وچ کیتا تو خطاب
اٹھ کے صدام آکھے خطیب لاجواب
خطاب کیتا عربی زبان
عربی سن کے رہ گئے حیران
فیصلہ کیتا رب رحمٰن
بنیا جنت البقیع دا مہمان
پڑوس ملیا جنوں حضرت عثمانؓ
صحابہ نال سنگ رل گئے
حبیب تے ظہیر سن موتی انمول
رب نے بلائے اپنے کول
ہر جگہ کر دے سن حق دا اعلان
اپنے مسلک دے سن ترجمان

صحابہ نال سنگ رل گئے

یزدانی کو ظلماً قتل کر دیا گیا اور ظالموں نے ان کو گیارہ خنجر مارے، کہنے لگے کہ یزدانی اٹھ نہیں سکتے، گیارہ خنجر کھا کر بھی وقت کے ممبر پر پھر قرآن سنا رہے ہیں، بچے ذبح کیے گئے، زہر کے انجیکشن لگائے گئے، قصور کیا ہے؟ لا الٰہ الا اللہ

علامہ نے فرمایا تھا: اے لوگو! ہماری ماں جب بچوں کو دودھ پلاتی ہے تو تھپکیاں دیتے ہوئے کہتی ہے بیٹا ظلم کے آگے جھک جانے سے کٹ جانا بہتر ہے۔

ظلم حکمران کریں، ظلم گورنمنٹ آف پنجاب کرے، لگائیں پابندیاں، کعبہ کے رب کی قسم جب تک منہ میں زبان ہے، رب کا قرآن بیان ہوتا رہے گا۔ اور کعبہ کے رب کی قسم کچھ نوجوان اللہ کی راہ میں نکل چکے ہیں اور وہ اس وقت تک کوشش کرتے رہیں گے جب تک قرآن اور محمد ﷺ کا پرچم بلند نہ ہو جائے۔

ظہیر کے روحانی فرزند جاگ اٹھے ہیں اور ان شاء اللہ وہ وقت آئے گا جب ملک میں رب کے قرآن کا پرچم لہرائے گا، محمد ﷺ کی سچی زبان کا پرچم لہرائے گا۔

کامونکی دا کامونکی ستا جوان
جنت البقیع ستا علامہ احسان
کیتا ظالماں نے گلشن ویران
مخلص ٹر گئے قیمتی جوان
صحابہ نال سنگ رل گئے

آمنہ کے لعل محمد ﷺ نے فرمایا: لوگو! مظلوم کی بددعا سے بچو، یقیناً میرے علماء پر ظلم کرنے والے دنیا میں نشان عبرت اور آخرت میں جہنم کا ایندھن بن جائیں گے۔

اے عرشوں کے رب میرے علماء پر جو زندہ ہیں، کروڑوں رحمتیں اور برکتیں نازل فرما۔

اے اللہ میری جماعت کے علماء جو شہید ہو چکے ہیں ان کی قبروں کو نور سے منور فرما۔ اے اللہ شیر پنجاب مولانا منظور کی زندگی میں برکتیں نازل فرما۔ آمین

اللہ مناظر اسلام مولانا سبطین کی زندگی میں برکتیں نازل فرمادے۔

مولانا یسین بلوچ، مولانا قاری خالد مجاہد، قاری حنیف ربانی، قاری عبدالحفیظ کوئی ہور وی جے ہے تے اوہناں دے نام وی لکھ دیئو

اللہ مولانا اسماعیل عتیق دا خطبات چھیتی لے آ۔ آمین

خطبات اے کوئی ہفت روزہ رسالہ یا سالانہ ڈائری نہیں

اللہ جتنے مبلغ، مناظر اور میری جماعت کے جتنے تبلیغ کرنے والے زندہ ہیں ان کی زندگیوں میں برکتیں نازل فرما۔

اور جو فوت ہو چکے ہیں، اللہ ان کی قبروں کو جنت کے باغ بنا دے۔ آمین

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہو چلے ہیں اور ایک ظالم باغی آیا۔ بیاسی ترای سال بڑی عمر کے عثمان رضی اللہ عنہ ہیں، میرے آقا کا دوہرہ داماد۔ مدینے میں یہ بات مشہور ہے کہ جب کوئی بچہ روتا تو ماں بچے کو لوریاں اس طرح دے کر کہتی اے میرے بیٹے چپ کر جا میں تم سے اس طرح پیار کرتی ہو جس طرح آمنہ کا لعل صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے پیار کرتے ہیں۔ بیاسی ترای سال کا عثمان رضی اللہ عنہ۔ ۴۰ دن گھر کے اندر پانی بند کر دیا گیا، باغی آئے محمد بن ابی بکر آیا، اور میرے عثمان کی داڑھی سے پکڑ کر دو تین جھٹکے مار دیئے۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے نظریں اٹھائیں اور کہا کہ بھتیجے اگر میرا بھائی ابو بکر ہوتا تو میری داڑھی کی ضرور لاج رکھ لیتا، وہ شرما کر پیچھے ہٹ گیا۔

ایک باغی آیا اور اس نے لوہے کی مٹھ اٹھا کر میرے عثمان رضی اللہ عنہ کے سر میں مار دی، خون کا فوارہ نکلا، قرآن کے اوراق خون کے ساتھ رنگین ہو گئے، ایک دوڑا اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ پر تلوار سے وار کرنے لگا، بیوی نائلہ دوڑ کر آئی، بیٹیوں کو گمان ہوتا ہے کہ دشمن عورتوں اور بیٹیوں پر وار نہیں کرتے۔

بیوی نے کہا کہ شاید میرے بوڑھے ہاتھ عثمان کی جان بچا لیں۔ فرمایا: باغیو! کیا قصور ہے عثمان کا کیوں ان پر ظلم کر رہے ہو۔

اس ظالم نے تلوار سے وار کیا اور اماں جی کی چار انگلیاں تلوار سے کٹ کر زمین پر گر پڑیں۔ وار کیا اور سیدھا گردن پر لگا۔

ایک باغی اٹھا اور میرے عثمان رضی اللہ عنہ کی کنپٹی پر نیزہ مار دیتا ہے اور عثمان رضی اللہ عنہ قرآن کے اوپر گر جاتے ہیں اور قرآن کے اوراق خون سے رنگین ہو جاتے ہیں، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی روح پرواز کر گئی۔

باغی، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ جو کہ بیاسی تراسی سال کے ہیں ان کی چھاتی پر چڑھ گئے اور ظلماً پسلیاں توڑنا شروع کر دیں۔

میرے عثمان کی روح پرواز کر گئی۔ بیوی نے کہا کہ مدینے والو! میری زندگی تاریک ہوگئی ہے۔ عثمان کو باغیوں نے ظلماً شہید کر دیا۔

ایک ظالم آیا اور میرے عثمان کے منہ پر کپڑا دیا ہوا ہے۔ ابن سلیم لکھتے ہیں اس نے عثمان رضی اللہ عنہ کے چہرے سے کپڑا ہٹایا عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہو چکے ہیں، اس نے میرے نبی علیہ السلام کے دوہرے داماد کے منہ پر تھپڑ مارا۔

اس نے میرے عثمان رضی اللہ عنہ کے منہ پر تھپڑ مارا، اس نے بہت بڑا ظلم کیا۔ اللہ کی قسم! اللہ نے اس کا دائیاں بازو لکڑی کا بنا دیا۔

لوگو! ظالم دنیا میں نشان عبرت بن جائیں گے۔ دعا ہے کہ اللہ ہمیں ظلم سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آخری بات سن لو! آمنہ کے لعل جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے امتیو! اس کا کلمہ پڑھنے والو! مظلوم کی بددعا۔

حجاج بن یوسف بہت بڑا ظالم درندہ ہے، اس نے ایک لاکھ پچیس ہزار مسلمانوں کو جنہوں نے کلمہ پڑھا، بغیر کسی قصور کے قتل کر دیا۔

بڑے بڑے صحابہ رضی اللہ عنہم کو پکڑ کر قتل کر دیا ان کے ہاتھوں پر شیشے کی مہریں لگا دیں۔ میرے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے نواسے سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا، آٹھ دن

تک ان کی لاش کو الٹا کر کے لٹکا دیا گیا۔

حجاج بن یوسف بہت بڑا ظالم ہے۔ اس کے ظلم کو سعید بن زبیر طائی رحمہ اللہ نے ظلم کہہ دیا، حجاج بن یوسف نے فوجیں بھیجیں اور کہا کہ سعید کو پکڑ لاؤ۔

طالب علم کی بات مکمل ہونے لگی ہے۔ شاید طالب علم کا آخری خطبہ ہو اور شاید تم میں سے کسی کا آخری جمعہ ہو۔

سعید بن زبیر یمن کے اندر ہیں، فوجیں آ گئی ہیں، وہ ان کو ڈھونڈتی آئیں، سعید بن زبیر ایک تالاب کے کنارے وضو کر رہے تھے، سعید کو کہتے ہیں، سعید حجاج بن یوسف نے بھیجا ہے تمہیں گرفتار کرنے آئے ہیں، چل تمہیں گرفتار کر کے لے جائیں۔ حجاج بن یوسف نے قسمیں دی ہیں کہ سعید کو گرفتار کر کے لانا ہے، ان کو زندہ نہ چھوڑنا۔

سعید کہتے ہیں کہ گرفتار کر لو، آپ ان کے ساتھ چل پڑے، راستے کے اندر چھوٹی سی آبادی ہے، شام ہوگئی ہے۔ ایک عیسائیوں کا گرجا گھر آیا، اور کہا کہ چلو رات ادھر ہی گزار لیتے ہیں ان کے گرجا گھر میں شام پڑ گئی، عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بھی ساتھ ہیں۔

حضرات بات سن لو!

سیدنا عبداللہ ابو بکر، عبداللہ بن عباس کے شاگرد ہیں۔

شام کے وقت گرجا گھر میں آئے، عیسائی کہتا ہے: اے مسافرو! اوپر والی منزل پر آ جاؤ، رات کو شیر آ کر یہاں رات گزارتے ہیں وہ نقصان کریں گے اور چیر پھاڑ دیں گے، سب آنے والے فوجی اوپر چلے گئے۔ سعید کہتے ہیں کہ میں نے اوپر نہیں جانا، وہ پوچھتے ہیں کہ سعید بات کیا ہے، مشرک کی پناہ سے اللہ ذوالجلال کی پناہ بہتر ہے۔

اللہ کی قسم! مومن بندہ ڈرپوک نہیں ہوتا، ایمان والا بندہ بہادر اور شجاع ہوتا ہے، فرمایا: میں مشرک کی پناہ میں نہیں آنا چاہتا، شام پڑ گئی ہے۔

سعید بن زبیر نے اللہ کی بارگاہ میں قیام کرنا شروع کر دیا اور نماز پڑھنی شروع کر دی، ایک شیر آیا، وہ دھاڑتا ہوا آیا اور حجاج کے سپاہی یہ منظر دیکھ رہے ہیں، شیر سعید بن زبیر کے

پاس پاؤں کو سونگھنے لگا، اور ان کے پاؤں کو چاٹتے ہوئے ان کے قدموں میں بیٹھ جاتا ہے۔ اور پاؤں کو بوسہ دیا ساری رات پادری دیکھتا رہا، بن زبیر محو عبادت ہیں، دن ہوا اور پادری نیچے آیا اور سعید کے ہاتھ پکڑے اور چومنا شروع کر دیا، اور کہا: اے نبی کے غلام عیسائی پادری کو کلمہ پڑھا کر جلد مسلمان کر دے، عیسائی نے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گیا۔ فوجی یہ تمام منظر دیکھ کر زار و قطار رونے لگے۔ اور کہتے ہیں کہ سعید دل نہیں کرتا کہ تمہیں ساتھ لے کر جائیں لیکن مجبوری ہے۔ حجاج نے کہا ہے۔

سعید بن زبیر نے کہا شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں تم مجھے لے چلو، حجاج بن یوسف کے سامنے میرے پاک نبی ﷺ کے غلام کو پیش کیا گیا، حجاج نے تکبرانہ اور فخرانہ انداز میں کہا، حجاج بن یوسف نے کہا تیرا نام کیا ہے اور فرمایا: (اسمی سعید) میرا نام سعید بن زبیر ہے۔ سعید کا مطلب خوش بخت نیک اور زبیر کا مطلب ہے توبہ کرنے والا رجوع کرنے والا یعنی نیک بخت رجوع کرنے والے کا بیٹا۔

تو حجاج کہتا ہے کہ تیرا باپ بھی بد بخت اور تم بھی بد بخت ہو۔ سعید بن زبیر کہتے ہیں کہ میری ماں بہتر جانتی ہے جس نے میرا نام سعید بن زبیر رکھا۔

حجاج کہتا ہے کہ تیری ماں بھی بد بخت ہے تیرا باپ اور تم بھی بد بخت ہو۔

تو آپ کہتے ہیں اے حجاج سن لو یہ فیصلہ تو قیامت کے دن ہو جائے گا۔ حجاج کہتا ہے میں ابھی تلوار نکال کر تمہیں جہنم واصل کرتا ہوں۔ سعید بن زبیر کہتے ہیں بات سن لے۔ اللہ کی قسم! اگر جنت اور جہنم تیرے بس میں ہوتی تو میں تیری عبادت کرتا۔ حجاج کو بہت غصہ آیا، غصہ میں بولتا ہے اور کہتا ہے کہ اسے مقتل میں لے جاؤ۔ حضرت سعید کو مقتل کی طرف لے جا رہے ہیں اور حجاج کہتا ہے کہ بتا کس طرح تو قتل ہونا پسند کرتا ہے میرے نبی کے غلام سعید بن زبیر کہتے ہیں جس طرح تم قتل ہونا پسند کرو گے اس طرح میں قتل ہونا پسند کروں گا۔

حجاج کو اور غصہ آیا اور کہتا ہے کہ لٹاؤ لٹاؤ سعید کو لٹاؤ۔

ایک آدمی بول کر کہتا ہے کہ سعید بن زبیر ہنس رہے ہیں کہ میں سعید بن زبیر کو ۱۵ سال

تک ہنستے نہیں دیکھا۔ ان سے پوچھو کہ وہ آج کیوں ہنس رہے ہیں۔ سعید بن زبیر کو حجاج کہتا ہے کہ تم کیوں ہنس رہے ہو۔ حجاج بن یوسف! میں اس لیے ہنس رہا ہوں کہ تو کہتا ہے کہ قول وقرار کا پتلا میں تیری جرات دیکھ کر ہنس رہا ہوں اور جو سب کچھ کر سکتا ہے عرشوں والے رب کے صبر پر ہنس رہا ہوں، تو بے قصور کو ظلماً قتل کر رہا ہے، میں تیری جرأت کو دیکھ کر ہنس رہا ہوں اور اللہ ذوالجلال یہ سب کچھ دیکھ کر صبر اُ بیٹھا ہے۔

اسے غصہ آیا۔ اور سعید بن زبیر کو زمین پر ایسے لٹا دیا جیسے زمین پر دنبے یا بکرے کو لٹایا جاتا ہے اور انہوں نے ان کو ظلماً لٹایا۔ تو سعید بن زبیر نے قرآن کا یہ مقام پڑھ دیا:

﴿اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّ مَاۤ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ۝﴾ (الانعام: ۷۹)

قبلہ کی طرف منہ کر کے یہ آیت پڑھی اور وہ کہتا ہے جلدی سے اس کا چہرہ پھیر دو، اس کا چہرہ قبلہ رخ نہ ہو، جلدی سے ان کا چہرہ پھیر کر آسمان کی طرف کر دیا گیا، ان کا چہرہ پھیرا گیا تو سعید بن زبیر نے پھر قرآن پڑھ دیا اور فرمایا:

﴿فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ﴾ (البقرة: ۱۱۵)

فرماتے ہیں جب نماز پڑھو جب عشق کی نماز پڑھی جائے تو قبلہ رخ ہونا ضروری نہیں اللہ خود اپنا منہ اس کی طرف پھیر لیتا ہے۔ سعید بن زبیر نے یہ آیت پڑھی اور کہا کہ جلدی مجھ پر تلوار کا وار کرو۔ سعید بن زبیر پر تلوار کا وار ہونے لگا ہے۔

اے حجاج تم سن لو کہ تو میرے بعد کسی کو ظلماً شہید نہیں کر سکے گا۔ اس نے تلوار ماری اور سعید بن زبیر کہتے ہیں

اشهد ان لا اله الا الله

گردن پر وار لگا ابھی کلمہ درمیان میں ہے گردن ایک طرف اور جسم ایک طرف پڑا ہے، گردن دور پڑی ہوئی ہے اور زبان سے یہ کلمہ جاری ہے۔

اشهد ان الله لا اله

کافی دیر تک کٹی گردن کی زبان میں سے کلمہ کی آوازیں آتی رہیں پھر شہید ہو گئے۔

حجاج بن یوسف جس نے سعید کو شہید کیا وہ ان کے بعد ہفتہ ڈیڑھ ہفتہ بھی زندہ رہ سکا، نہ سو سکا، اور لوگوں سے کہتا ہے کہ جب میں رات کو سوتا ہوں تو سعید بن زبیر کہتے ہیں اللہ حجاج سے پوچھ لے کہ میرا قصور کیا تھا۔ مجھے کیوں شہید کیا، میری غلطی کیا تھی۔

حجاج کو پیٹ کی بیماری لگی۔ لوگو! مظلوم کی آہ عرش چیر کر رب تک پہنچ جاتی ہے سعید بن زبیر کی آہ آسمان تک پہنچ گئی ہے کہ اسے پیٹ کی بیماری لگی اور حجاج بن یوسف کو اتنی سردی لگی کہ لوگ آگ کے کوئلے اور انگیٹھیاں بھر کر اس کے جسم کے ساتھ لگاتے ہیں لیکن اس کی سردی ختم نہیں ہوتی۔

سعید کے بعد حجاج کسی پر ظلم نہیں کر سکا، ۲۰ سال حکومت کرنے والا حجاج گھر کے اندر اپنی چارپائی پر لیٹا دم توڑ گیا۔

حسن بصری رحمہ اللہ اور محترم جناب اور ولی کامل عمر بن عبدالعزیز کو خبر ملی بے ساختہ سردی میں کہتے ہیں کہ (فرعون) اور حجاج بن یوسف دنیا سے چلے گئے ان کو دفن کر دیا گیا ان کی قبروں کے نشان مٹ گئے کہیں مسنون بندے حجاج کی قبر کو آگ ہی نہ لگا دیں۔

آج کی گفتگو کا خلاصہ یہ نکلا کہ مظلوم بندے کی آہ اور بددعا زمین پر آگ کے شعلوں کی طرح بھڑکتی ہے اور عرش والے رب کے پاس پہنچ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اے میرے مظلوم بندے مجھے میری عظمت وجلالت کی قسم میں تیری ضرور مدد کروں گا، چاہے کچھ دیر بعد ہی کروں۔ اگر چہ کچھ دیر بعد ہی کروں۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

غم ہو تو ایسا

﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا ٱتَّقُوا ٱللَّهَ وَلْتَنظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَٱتَّقُوا ٱللَّهَ إِنَّ ٱللَّهَ خَبِيرٌۢ بِمَا تَعْمَلُونَ﴾ (الحشر : ۱۸)

دیکھے دی گل دکھیا جانے
تے سکھیے نوں کی خبراں
سجن جناں دے موت نے مارے
تے تک تک روندے قبراں
بس کرو نہ رووو اکھیو
تے کج نئی لبدا روئیاں
جیوندیاں تے دکھ مکدے ناہیں
تے مک جاندے نے موئیاں
او دشمن مرے تے خوشی نہ کریے
سجناں نے وی مر جاناں
اے ڈیگر تے دن گیا محمد
اوڑک نوں ڈب جاناں
چنگی مندی سجناں کولوں تے سو واری ہو جاندی
پر یار یاراں دا گلہ نئی کر دے
اصل پریت جناں دی
اک ناں رب اتنا دیوے

کہ بس بس کرن زبانوں
کیاں نوں کج نہ دیوے
تے خالی جان جہانوں
اوۓ روگاں وچ روگ انوکھا
جس دا نام غریبی
کنڈ کر کے لنگ جاندے نے رشتے دار قریبی
اساں کسے دے کج نئی لگدے نہ ساڈا کوئی دردی
دیسوں کڈ کے پردیس سٹیا
جنویں رب سوہنے دی مرضی

اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا، تمام حمد و ثنا اللہ کی ذات کے لیے وہی بگڑی بنانے والا، داتا، مولا، نفع اور نقصان کا مالک، روزی دینے والا، اولاد دینے والا وہی وحدہٗ لاشریک ہے۔

اور بارش کے قطروں سے زیادہ مٹی کے ذرات سے زیادہ درود و سلام جناب محمد ﷺ پر ہوں۔

دوستو، بزرگو، نوجوانو! رمضان المبارک گزرتے گزرتے ختم ہو گیا ہے، آج آخری جمعۃ المبارک ہے۔

آج کا عنوان ہے، غم ہو تو ایسا مختصر حمد و ثنا اور درود و سلام کے بعد!

ہر بندہ پریشان ہے ہر کسی کو غم ہے کسی بندے کو یہ فکر ہے کہ دنیا کی جائیداد کس طرح حاصل کی جائے اسے دنیا کی فکر ہے، پیسہ آنا چاہیے جائز اور ناجائز طریقے سے۔ ساری اچھی اس کی فکر۔

حضرات دنیا کی شہرت، دنیا کے عہدے اور دنیا کی کرسی کا غم اور کسی کو جائیداد، زمین کا غم کہ یہ زیادہ سے زیادہ ہوں، اس چیز نے ان کو پریشان کیا ہوا ہے۔ اور کسی کو بیماری کے غم نے پریشان کیا ہوا ہے، کسی کو قرضے کے غم نے پریشان کیا ہوا ہے۔ ہر بندہ غم کے اندر مبتلا

ہے ہر بندے کو فکر لگی ہوئی ہے۔

حضرات! کوئی بوڑھا ہے کوئی جوان، مرد عورت ہر کسی کو فکر لگی ہوئی ہے، عورتوں کو یعنی بیویوں کو فکر ہے، غم ہے کہ عید آ رہی ہے خرید و فروخت کرنی ہے۔ اچھے اچھے کپڑے بنانے ہیں، بہترین سوٹ ہوں، اسی طرح مہندی، چوڑیوں کا غم ہے، کسی کو اس فکر و سوچ نے تڑپایا ہے کہ اس عید پر انڈیا کے کسی اداکار کی فلم لگے گی، کوئی کسی فکر میں اور کوئی کسی فکر میں مبتلا ہے۔ ہر بندہ صبح وشام، دن رات سوچوں میں ڈوبا ہوا ہے، غم میں مبتلا ہے اور کائنات میں زندگی گزارنے والو! کوئی کتنا پڑھا ہوا ہے۔

کسی نے ایم اے انگلش کیا، کسی نے ایم فل بہت ساری ڈگریاں اور اس کے پاس ہیں، لیکن اسے نوکری اچھی نہیں مل رہی وہ اس فکر اور غم میں مبتلا ہے کسی کو اولاد کی نافرمانی اور نالائقی نے پریشان کیا ہوا ہے۔ والدین کو اس فکر و غم نے مارا ہوا ہے۔

حضرات! ماں باپ غم میں مبتلا ہیں کوئی کسی غم میں مبتلا ہے اور کوئی کسی میں۔ حضرات جو فکر اور غم میں بتانا چاہتا ہوں وہ اور ہے۔

حضرات! جس غم، جس سوچ اور جس فکر کو پروردگار نے پسند کیا ہے اور آمنہ کے لعل، محمد الرسول اللہ ﷺ نے پسند کیا ہے وہ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔

اپنے لیے اور آپ کے لیے آخرت کی بہتری کے لیے اور اصلاح کے لیے چند معروضات آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔

آؤ میں تمہارے سامنے اللہ کا قرآن پیش کروں۔

اور آج اس بات کا فیصلہ کرنا ہے کہ دنیا کا بہترین غم کونسا ہے؟ دنیا کی لالچ، دنیا کے طمع کا غم، اور کسی کو لباس کا غم ہے اور کسی کو پیٹ کا غم ہے۔

حضرات! قرآن کیا کہہ رہا ہے۔ اٹھائیسواں پارہ، میرے اور آپ کے پیر و مرشد جناب محمد الرسول اللہ ﷺ کے رب نے قرآن نازل فرمایا، اللہ کا قرآن سن لیں، میں چاہوں گا کہ اللہ کا قرآن اور مدنی ﷺ کے فرامین زیادہ سے زیادہ آپ کے سامنے رکھے

جائیں اور پڑھے جائیں، سن لو ذرا غور سے۔

فرمایا: میرے محبوب نبی ﷺ:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ﴾

اے ایمان والو! اللہ سے ڈر جاؤ، رب سے ڈر جاؤ۔

﴿وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ﴾

فرمایا: کل قیامت کو اللہ کے دربار میں جان دینی ہے، انسان سے پوچھا جائے گا، حساب وکتاب لیا جائے گا، تجھ سے پوچھا جائے گا کہ اے جوان! جوانی گزار کر آئے ہو اور اتنی جوانی کہاں گزاری ہے، اپنی جوانی کہاں خرچ کی، اتنا وقت گزار کر آئے ہو، اتنی زندگی گزاری ہے، کہاں گزاری ہے؟ اور حساب وکتاب ہوگا۔ پوچھا جائے گا اور اس دن حساب دینا پڑے گا۔

﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ٥﴾ (الحشر : ۱۸)

اللہ ذوالجلال فرماتے ہیں، اے کائنات والو! اللہ سے ڈر جاؤ۔ مجھ رب ذوالجلال سے ڈر جاؤ۔ میرا ڈر پیدا کرو، تم جو بھی عمل کرتے ہو چاہے یہ عمل رائی کے دانے کے برابر ہی کیوں نہ ہو قیامت کے دن تمہارے سامنے پیش کیا جائے گا۔

دوسرے مقام پر قرآن کہتا ہے:

﴿اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ٥﴾ (الانبیاء ۱:)

کائنات والو! تمہیں کیا ہوگیا ہے۔ قیامت کا دن قریب آرہا ہے اور وہ اپنی مرضی ہی کرتے پھر رہے ہیں۔ حساب وکتاب کا دن قریب آرہا ہے۔ تم لوگ اپنی من مرضی کر رہے ہو تمہیں کوئی فکر ہی نہیں۔

آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ کے پاس ایک آنے والا آیا۔ میرے آقا علیہ السلام کو کہتا ہے۔ اے پیارے رسول! اے میرے محبوب! اس وقت امی عائشہ پاس بیٹھی ہیں تو آ کر

میرے آقا ﷺ کو کہتا ہے اے میرے محبوب (غم ہو تو ایسا فکر ہو تو ایسا) ایک مسئلہ پوچھنا چاہتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا: پوچھو کیا پوچھنا چاہتے ہو؟ میرے پاک نبی کا غلام کہتا ہے اے میرے محبوب میرے کئی ملازم اور نوکر ہیں کام کے اندر یعنی کام میں بے ایمانی کرتے ہیں۔ وہ کام ایمانداری کے ساتھ نہیں کرتے ہیں وہ کام میں خیانت کرتے ہیں اور میں ان کو گالیاں دیتا ہوں اور ان کو برا بھلا کہتا ہوں۔ ان کو گالیاں دیتا ہوں۔

اے محبوب یہ بتائیں کہ میں کیسا ہوں میرے بارے میں آپ ﷺ کا کیا خیال ہے۔ تو میرے نبی جناب محمد ﷺ فرماتے ہیں کہ خیانت کرنا، بددیانتی کرنا، جھوٹ بولنا گناہ ہے۔ اگر نوکر، غلام تمہارے ساتھ بے ایمانی کرتے ہیں یا خیانت کرتے ہیں تو یقیناً وہ تمہارے ساتھ بددیانتی کرتے ہیں۔ یقیناً وہ کبیرہ گناہ کرتے ہیں۔

اے چوہدری قیامت کا دن ہوگا اور تو جو غلاموں اور نوکروں کو گالیاں دیتا ہے وہ قیامت کے دن ایک طرف ہوں گی اور ایک طرف ملازم ہوں گے تب اُن کے اور تمہارے گناہوں کا موازنہ کیا جائے گا۔ پاک نبی ﷺ نے فرمایا: اگر تیری گالیاں بڑھ گئیں اور اُن کے گناہ کم ہو گئے تو اُن کے گناہ تمہارے اوپر رکھ کر تمہیں جہنم واصل کر دیا جائے گا۔

اگر تمہاری گالیاں کم ہو گئیں اور اُن کی بددیانتیاں بڑھ گئیں یعنی اُن کے گناہ بڑھ گئے تو اللہ ذوالجلال اُن کو جہنم کا ایندھن بنا دے گا۔ اور ساتھ ہی میرے پاک نبی ﷺ نے قرآن کا ایک مقام پڑھا۔ فرمایا: اے میرے غلام! کیا تو نے قرآن نہیں سنا۔ قیامت کا دن ہوگا۔

﴿وَ نَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا وَ اِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا وَ كَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ۝﴾

(الانبياء : ٤٧)

آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ نے فرمایا: اللہ ذوالجلال فرماتا ہے اے لوگو! قیامت کا دن آنے والا ہے۔ جب حساب و کتاب کیا جائے گا۔ اگر تو نے رائی کے دانے کے برابر بھی گناہ کیا ہوگا تو قیامت کے دن وہ بھی تمہارے سامنے آ جائے گا۔ اور اگر رائی کے دانے کے

برابر تو نے نیکی کی ہوگی تو وہ بھی قیامت کے دن تمہارے سامنے آ جائے گی۔ اُس دن حساب وکتاب ہوگا اور حساب برابر ہونا ہے۔

جب میرے پیارے نبی ﷺ نے قرآن کا یہ مقام پڑھا تو وہ چوہدری رونے لگا۔ اللہ کی قسم روئے ہی جارہا ہے۔ آقا ﷺ کہتے ہیں کہ کیا ہوا؟

تو وہ کہتا ہے کہ مجھے آخرت کا غم ہے مجھے آخرت کا غم ہے۔ آقا کیوں نہ ہو کہ میں اپنے غلاموں کے لیے کچھ بہتر ہی سوچ لوں۔ آقا فرماتے ہیں کہ کیا سوچنا چاہتا ہے تو وہ کہتا ہے اے میرے محبوب ﷺ گواہ بن جائیں کہ آج سے میں اپنے غلاموں کو اللہ کی راہ میں آزاد ہی کر دیتا ہوں۔ نہ غلام ہوں گے اور نہ ہی میں ظلم کروں گا۔ نہ میں اُن کو گالیاں دوں گا اور نہ ہی میرے نامۂ اعمال میں گناہ لکھے جائیں گے۔

اے میرے محبوب! اللہ کی قسم! آج کے بعد میں اپنے غلاموں کو اللہ کی رضا کے لیے آزاد کرتا ہوں۔

فکر ہو تو ایسی، غم ہو تو ایسے۔ آج مجھے اور تمہیں اس بات کی فکر ہے کہ ہمارے تین اور چار نوکر ہوں۔ چار نہیں تو پانچ ہو جائیں۔ لیکن میں آقا کے غلاموں پر صدقے جاؤں۔ جو کہتا ہے کہ میں اللہ کی رضا کے لیے سارے غلام آزاد ہی کر دیتا ہوں۔

﴿وَلْتَنظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ﴾ (الحشر : ١٨)

آخرت کا غم ہے۔ آخرت کے سوال وجواب کا غم ہے۔ یوم حساب کا غم آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ نبی بے مثال کے غلاموں میں اگر غم بڑھتا ہے تو آخرت کا۔ اگر فکر ہے تو آخرت کی۔ ان کو قبر کا غم۔ ان کو غم ہے تو حشر کا غم۔ ان کو جہنم کا غم۔ اگر کمی ہو جائے تو گناہوں کا غم۔

فکرِ آخرت:

مولانا ابراہیم فیصل آباد والے نے فکرِ آخرت کے تیسرے حصے میں لکھا ہے۔ میرے پاک نبی ﷺ کی امت کا ایک بندہ جس کا نام قاضی ابوبکر محمد ہے۔ حضرات سن لو! مکہ شہر کا

باسی یعنی مکہ شہر میں رہنے والا ہے۔ غربت نے اُسے بہت تنگ کیا ہے۔ قاضی کے گھر میں کھانے کے لیے کوئی چیز نہیں۔ اللہ ذوالجلال کی قسم! غربت نے اسے بہت تنگ کیا۔ لیکن پھر بھی چوری، ڈکیتی اور غلط کاروبار کرنے پر مجبور نہیں ہوئے۔

کہتے ہیں کہ اے اللہ اگر غربت آئی ہے تو میں اِسے صبر کے ساتھ برداشت کروں گا۔ کعبہ کے رب کی قسم! غربت بہت عجیب چیز ہے۔ غربت کی وجہ سے آج لوگ اپنے گردے ہسپتالوں میں بیچ رہے ہیں۔ غربت کے ستائے لوگوں کو، مہنگائی نے تنگ کر دیا ہے۔ اخبار پڑھیں تو دیکھیں کہ ہزاروں نوجوان غربت کی وجہ سے روز خودکشی کرتے ہیں۔ اپنا خون نکال کر ہسپتالوں میں بیچ رہے ہیں۔ کئی لوگوں کو رب نے اتنا دیا ہے کہ دن رات جہازوں پر سیر کر رہے ہیں اور کئی لوگوں کے پاس ایک وقت کی روٹی کھانے کے لیے آٹا بھی نہیں ہے۔

مرضی کس کی ہے؟ آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ نے فرمایا: اے عرشوں کے رب! میں غربت کو پسند کرتا ہوں۔ میں غریبوں کو پسند کرتا ہوں۔ مجھے دنیا میں زندہ رکھے تو غریبوں میں رکھ۔ مجھے دنیا سے لے کر جائے تو غریبوں میں کل قیامت کو مجھے اٹھائے تو غریبوں میں اٹھانا۔

اللہ ذوالجلال فرماتا ہے: اے میرے محبوب! اگر حکم کریں تو وہ بارہ تیرہ کلومیٹر کا احد پہاڑ ہے وہ تیرے لیے سونے کا بنا دوں۔ آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ نے فرمایا: اے عرشوں والے رب ایک وقت کی روٹی مل جائے میں کھا کر تیرا شکر کروں۔ ایک وقت کی روٹی نہ ملے تو بھوکا رہ کر تجھ سے طلب کروں۔ یہ تو رب کی تقسیم ہے وہ کسی کو زیادہ دیتا ہے اور کسی کو کم دیتا ہے۔ قاضی ابوبکر کو غربت نے ستا لیا ہے اور پریشانی کے عالم میں مارے مارے پھر رہے ہیں۔ کہتا ہے کہ اللہ کی مرضی ہے۔ گھر کے اندر دو بیٹے ہیں۔ ایک گاؤں کا چوہدری اور دوسرا در بدر مزدوریاں کر رہا ہے۔ ایک فقیر گداگر ہے اور دوسرا ملک کا بادشاہ ہے۔

یہ تقسیم رب کی ہے۔ ایک ہی بیل انگوروں کی ہوتی ہے۔ جبکہ اُسی پر ایک طرف کھٹے انگور ہوتے ہیں اور دوسری طرف میٹھے۔ یہ تمام رب کی قدرتیں ہیں۔ ایک باپ کے چار بیٹے

ہیں۔ کئی خوبصورت اور کوئی بدصورت ہیں۔ اس کا مالک کون ہے۔

نہ ساری دنیا کوجی اے
نہ ساری دنیا سوہنی اے
نہ سارے چہرے ہسدے نے
ہر اک صورت روندی اے
پنڈ دکھاں دی سر تے چا
(میں ٹونی اے اُس اٹھانی اے)
پیا بندہ پانوے کج کرے
جو ہونی اے سو ہونی اے
کتے غماں توں چھٹی ملدی نئ
کتے خوشیاں وچ اڈے نتے
واہ مولا تو اپنیاں قدرتاں دے
کیا پیارے نقشے کڈے نیں
او اکو ول انگوراں دی
کج کھٹے تے کج مٹھے نیں
کتے چہرے چوں چوں کر دے نیں
کتے رنگ ای رہندے اُڈے نیں
کوئی پیری وچ جوان وسن
کوئی جوانی وچ بڈھے نیں
کتے ٹانگے چوکے پیپے نکھیں
کئی چڑھ جہازی اُڈے نیں
واہ مولا تو اپنیاں قدرتاں دے

کیا پیارے نقشے کڈے نیں
ہتھ لائیاں میلے ہوندے کوئی
کئی توے تالوں بوتے کالے نیں
کوئی مارے ہوئے نصیباں دے
کوئی بوتے ای کرماں والے نیں
کتے لسی چین نوں ملدی نئی
کتے کتے دہی پاے نیں
کتے سونا سونا اے
کتے کناں نوں پان لئی والے نئی
کتے اگلے ڈنگ دی جڑ دی نئی
کئی دیندے پھر دے چھٹے نیں
واہ مولا تو اپنیاں قدرتاں دے
کیا پیارے نقشے کڈے نیں

قاضی ابوبکر محمد رحمۃ اللہ علیہ نے غربت کی زندگی بسر کی ہے۔ ایک دن گلی کے اندر نکلے ہیں کہ چلتے چلتے ٹھوکر لگی زمین پر دیکھتے ہیں کہ ایک کپڑے کی تھیلی پڑی ہے۔ ریشمی دھاگے کی تھیلی ہے۔ ابوبکر نے اٹھائی۔ گھر لے کر آئے اور پھر اُس تھیلی کو کھولا اور دیکھا کہ اُس کے اندر قیمتی موتیوں کا ہار تھا۔ قاضی ابوبکر نے جب قیمتی موتیوں والا ہار دیکھا تو کہا کہ اے عرشوں والے رب تیرا شکر ہے آج تو نے قاضی ابوبکر کی غربت کو امیری میں بدل دیا ہے۔ اس طرح نماز کا ٹائم ہوتا ہے اور قاضی ابوبکر بیت اللہ نماز پڑھنے چلے جاتے ہیں۔ ایک بوڑھا سا بابا ہے۔ سفید داڑھی والا وہ بابا کہتا ہے کہ اے نمازیو! میں فلاں علاقے سے بیت اللہ کا حج کرنے آیا ہوں۔ میرا قیمتی ہار گم ہوگیا ہے اور اگر کسی کو ہار ملا ہو تو وہ مجھے واپس کردے۔ جو بندہ ہار کا پتہ بتائے گا میں اُسے پانچ سو درہم انعام میں دے دوں گا۔

قاضی بوڑھے کی معصومیت دیکھتا ہے اُس کی سفید داڑھی دیکھتا ہے۔ دل کہتا ہے کہ نہ دینا بابے کو کیا پتہ کہ ہار اس کے پاس ہے۔ لیکن رحمٰن کہتا ہے:

﴿يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ﴾ (الحشر : ۱۸)

رحمٰن کہتا ہے کہ اے قاضی ہار دے دے آخرت کی سوچ اور فکر پیدا کر لے۔ کل تمہیں پوچھا جانا ہے۔ دل کہتا ہے کہ نہ دینا اور رحمٰن کہتا ہے کہ دے دے۔ قاضی نے دنیا کے پیسے کی فکر نہ کی اور دنیا کے غم کی فکر نہ کی۔ بابا جی کی بازو پکڑی اور گھر لے گئے اور کہا بابا جی بات سنیں۔ آپ کا ہار کس طرح کا تھا اور آپ کی تھیلی کا رنگ کس طرح کا تھا۔ بابے نے موتیوں کا رنگ بھی بتایا اور تھیلی کا بھی رنگ۔ قاضی نے ہار پکڑا اور بابے کو دے دیا۔ بابے نے جب ہار دیکھا تو خوشی سے چلایا کہ قاضی یہی میرا ہار ہے۔

بابے نے جیب سے پانچ سو درہم نکالے اور کہا کہ اے قاضی یہ تیرا انعام ہے۔ قاضی کہتا ہے اے بابے اللہ کی قسم! بابا جی یہ ہار میں نے انعام کے لالچ میں نہیں واپس کیا بلکہ اللہ سے ڈر کر واپس کر رہا ہوں۔ آخرت کی تیاری کے لیے آخرت کی فکر میں واپس کر رہا ہوں۔ بابا اصرار کرتا ہے اور قاضی انکار کرتا ہے۔ بابا اصرار کرتا ہے اور قاضی انکار کرتا ہے۔ قاضی کہتا ہے بابا جی یہ ہار بھی لے جائیں اور دینار بھی لے جائیں۔ ایک وقت آئے گا جب اللہ مجھے خود ہی انعام دے گا۔

میں اللہ کی رضا کے لیے تمہیں ہار دے رہا ہوں۔ اللہ مجھے خود ہی راضی کر دے گا۔ بابا جی نے ہار پکڑا اور چلا گیا۔ قاضی کی جان غربت نہیں چھوڑ رہی۔ آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ نے فرمایا: جب غربت جان نہ چھوڑے تو ہجرت کرلیں اور قاضی نے ہجرت کا فیصلہ کرلیا۔ مکے سے نکلے چلتے چلتے ایک دریا آتا ہے۔ لوگوں کو پتا ہے مکہ سے جدہ میں ایک بہت بڑا سمندر ہے۔ قاضی سمندر کے کنارے بیٹھ جاتا ہے۔ قاضی نے رب کے قرآن کی تلاوت کرنا شروع کردی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

﴿یٰسٓ○ وَ الْقُرْاٰنِ الْحَكِیْمِ○ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ○﴾ (یٰس: ۱۔۳)

قاضی کشتی پر بیٹھ کر قرآن پڑھے جارہا ہے۔ لوگو آپ کو پتا ہے کہ سمندر کے طوفان بہت بڑے ہوتے ہیں۔ اچانک کشتی میں بیٹھے بیٹھے کشتی طوفان میں پھنس گئی۔ سمندر کے اندر طغیانی آ گئی۔

یوسف بن خلیل نے کتاب معجم میں لکھا کہ کشتی طوفان میں پھنس گئی۔ بہت بڑا طوفان ہے اور کشتی ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی۔ سارے کشتی والے ڈوب گئے اور قاضی ابوبکر ایک لکڑی کے ٹکڑے پر بیٹھا ہے اور وہ بہت وزنی ہے۔ قاضی ابوبکر اُس لکڑی کے تختے پر بیٹھا ہے اور وہ تختہ تیرتا جارہا ہے۔ قاضی ابوبکر اوپر بیٹھ کر رب کا قرآن پڑھ رہا ہے۔ آدھی رات کا وقت ہوتا ہے اور یہ تختہ جزیرے کے ساتھ جا کر لگ گیا اور قاضی ابوبکر نے چھلانگ ماری اور جا کر جزیرے میں چلے گئے۔ وہاں اُنہیں ایک چھوٹی سی بستی نظر آئی اور وہیں تلاش کرتے کرتے انہیں اللہ کا گھر نظر آیا۔ آپ مسجد میں چلے گئے۔ وضو کیا۔ رات کا پچھلا پہر ہے اور قاضی ابوبکر نے اللہ کی رضا کے لیے قیام ہی کرنا شروع کردیا۔ کبھی رکوع میں جاتے ہیں اور کبھی سجدے میں پڑ جاتے ہیں۔

وا وا لذت دی رات اے
کھلونے دی ہتھ بن کہ او قیدی ہونے دی
پیارے رب دے اگے رونے دی
میں صدقے ایس رونے توں
رہا دے دیدار دیوانے نوں
پا دے خیر ملنگ مستانے نوں

میرے پاک نبی ﷺ کا غلام سیّدنا امیر معاویہ ہے۔ اللہ کی قسم! چالیس سال انہوں نے کبھی نماز تہجد کو چھوڑا ہی نہیں۔ چالیس سال لگاتار نماز پڑھنے والے۔ کبھی نماز کو چھوڑا

نہیں۔ ایک دن شیطان انسانی شکل میں آیا۔ امیر معاویہ کہتے ہیں کہ تہجد کا وقت ہوا اور یہ کہتا ہے کہ سو جائیں ابھی وقت کافی ہے۔ امیر معاویہ سو جاتے ہیں اور اتنے میں فجر کی اذانیں ہو گئیں۔ جب اٹھے تو تہجد کا وقت ہی جا چکا ہے۔ فجر کی اذانیں ہو چکی تھیں۔ امیر معاویہ سارا دن رو رو کر گزارتے ہیں۔

کہتے ہیں اے عرشوں والے رب چالیس سال کے بعد نماز تہجد آج مجھ سے چھوٹ گئی ہے۔ سارا دن روتے رہے۔ غم ہو تو ایسا ہو۔ دکھ ہو تو ایسا ہو۔ فکر ہو تو ان جیسی۔ ہمیں دنیا کے غم، دنیا کی دولت دنیا کا سیم وغم، دنیا کی رشتے داریوں کا غم ہے۔

امیر معاویہ کی نماز تہجد رہ گئی تو سارا دن روئے جا رہے تھے۔ اللہ کو معاویہ کا رونا اتنا پسند آیا کہ اگلا دن ہوتا ہے۔ ابھی نماز تہجد کا وقت نہیں ہوا اور شیطان وقت ہونے سے پہلے ہی جگا دیتا ہے۔ معاویہ کہتے ہیں کون ہے تو؟ آج تو نے مجھے وقت سے پہلے ہی جگا دیا۔ تو وہ جواب دیتا ہے معاویہ میں ابلیس ہوں۔ میں نے کل تمہیں نماز تہجد سے پہلے ہی سلا دیا۔ کل تو سارا دن روتا رہا ہے۔

اللہ ذوالجلال کی قسم! میں سن کر آیا ہوں کہ اللہ کو تیرا رونا بہت پسند آیا ہے۔ اور میرے فرشتو! معاویہ کا رونا نماز تہجد کے چھوٹ جانے کی وجہ سے اور اس فکر کے اندر رونا مجھے بہت پسند آیا ہے۔ اُن کی ایک نماز چھوٹی ہے اور میں اللہ ذوالجلال اُنہیں پانچ سو سال کی نمازوں کا اجر دیتا ہوں۔

حضرات بات سن لیں۔ شیطان انہیں آج وقت سے پہلے اٹھانے آیا ہے۔ کہیں پھر نہ ان کی نماز چھوٹ جائے اور وہ روئیں تو پھر ان کو اتنا ثواب نہ مل جائے۔ اگر تو آج اٹھ کر پڑھے گا تو اللہ تمہیں ایک نماز کا ثواب دے گا اور کل تو نماز چھوٹنے کی وجہ سے رویا اور رب نے تجھے پانچ سو نمازوں کا ثواب دے دیا۔ غم ہو تو ایسا۔

قاضی ابوبکر نماز پڑھ رہے ہیں۔

واوا لذت دی رات اے
کھلونے دی ہتھ بن کے او قیدی ہونے دی
پیارے رب دے اگے رونے دی
میں صدقے ایس رونے توں
واوا لذت دی رات اے
قیام اندر نقشے واوا نی ایس جام اندر
او واوا کٹ نی پاکے ائیں قرآن اندر
ساقی دیکھ پیاس بجھانے نوں
واوا لذت دی رات اے گزاری دی
وچ نفلاں دے رات گزاری سی
او وا وا سندر ایس خماری دی
اگ لانواں میں لیف سرانے نو
رباں دے دیدار دیوانے نوں
پا دے خیر ملنگ مستانے نوں
چھڈ منجی تے نہ نیند پیاری کر
آ مصلے تے آ سواری کر

اے ڈرامے دیکھنے والے گنہگار، رات کو بے غیرتی کرنے والے، لوگوں کے گھر توڑنے والے، جیبیں کاٹنے والے، کبھی سارے کام چھوڑ کر اللہ کو بھی راضی کرلیا کر۔

چھڈ منجی نہ نیند پیاری کر
آ مصلے تے آ سواری کر
او وچ سجدے رو رو زاری کر
اودھا رو رو عرش ہلا دے توں

قاضی ابوبکر نماز تہجد پڑھتے ہیں اور پھر نماز فجر کا وقت ہوتا ہے اور قاضی نے فجر کی اذان دی۔ لوگ دوڑ کر آئے اور پوچھا کہ آج اذان کس نے دی ہے تو قاضی کہتا ہے کہ میں نے دی ہے۔ قاضی ابوبکر نے جماعت کروائی اور پھر درس قرآن دیا۔ ایک بابا کہتا ہے کہ اے قاضی تمہاری آواز بہت پیاری ہے۔ آج کے بعد منبر بھی تیرا اور مصلیٰ بھی تیرا ہے۔ سبحان اللہ۔

جسے منبر مل جائے پھر اُسے ممبری کی ضرورت ہوتی ہے؟ نہیں۔ کئی لوگ وزارت عظمیٰ کے لیے اتنی کوششیں کرتے ہیں۔ اے کرسی کی فکر کرنے والو! لٹیرو اور ڈاکوؤ! جسے اللہ منبر رسول دے اُسے کرسی کی ضرورت ہی نہیں۔ حکمران اور دوسرے تیسرے لوگوں کو فکر ہے دنیا کے مال کی۔

کئی مولوی نکلے قرآن وسنت پڑھ کر بھی کرسی کے پیچھے بھاگ رہے ہیں۔ بابا کہتا ہے قاضی منبر بھی تیرا، مصلیٰ بھی تیرا۔ دو سال گزرے بابا کہتا ہے کہ قاضی تمہارا شادی کا کوئی ارادہ ہے؟ قاضی کہتا ہے جی۔ بابا کہتا ہے کہ قاضی تمہارا کوئی رشتہ دار ہے؟ قاضی کہتا ہے کہ کوئی نہیں ہے۔ بس رب کے سہارے زندہ ہوں۔ میرا توکل اور بھروسہ اللہ ذوالجلال کے اوپر ہے۔ میرا کوئی رشتہ دار نہیں تو بابا کہتا ہے کہ قاضی ایک جوان لڑکی یتیم ہے۔ اُس کے ماں باپ فوت ہوگئے ہیں۔ اگر کہو تو رشتہ کروا دیتے ہیں۔ اُس کے پاس مال ودولت ہے۔ قاضی کہتا ہے کہ میں تیار ہوں۔ قاضی کا نکاح ہوجاتا ہے۔ قاضی کی شادی ہوجاتی ہے اور بیوی سامنے بیٹھی ہے۔ قاضی غور غور سے اُسے دیکھتا ہے۔ بابا پاس بیٹھا ہے۔ بابا کہتا ہے کہ قاضی کبھی عورتیں نہیں دیکھی ہیں۔ قاضی کہتا ہے اللہ ذوالجلال کی عظمت کی قسم! میں اپنی بیوی کو غور سے نہیں دیکھ رہا بلکہ اُس کے گلے میں جو ہار پہنا ہے وہ مجھے مکہ کی گلیوں سے ملا تھا۔ سبحان اللہ! اے جزیرے والو! یہ ہار تو مجھے مکے کی فلاں گلی سے ملا تھا اور آج بیوی کے گلے میں چمک رہا ہے۔ بستی والے پوچھتے ہیں کہ اے قاضی تو وہی نوجوان ہے جس نے ہمارے بابے کو ہار واپس کیا تھا اور انعام بھی نہیں لیا۔

قاضی کہتا ہے کہ میں وہی نوجوان ہوں۔ بستی والے کہتے ہیں کہ وہ بابا بہت نیک تھا وہ بستی کا چوہدری اور نمبر دار تھا۔ اس بچی کا باپ تھا یعنی تیری بیوی کا۔ وہ بیت اللہ حج کرنے گیا اور اُس کا ہار گم گیا۔ آپ کو ملا اور انعام بھی نہیں لیا اور ہار بھی بابے کو واپس کر دیا۔ بابا واپس آ کر تمہاری باتیں کرتا اور تمہارا پتہ بتایا کرتا۔ بابا کہتا ہے کہ اے جزیرے والو! میں نے بڑے مسلمان دیکھے۔ بڑے لوگ اور نوجوان دیکھے ہیں لیکن ویسا اُس جیسا مسلمان نہیں دیکھا۔ اُس جیسا نوجوان نہیں دیکھا جس نے پیسے بھی نہیں لیے اور ہار بھی مجھے واپس کر دیا۔ اور قاضی بات سن لے جب رات کا وقت ہوتا۔ بابا مصلیٰ بچھا لیتا اور سجدے میں جا کر رب سے باتیں کرتا۔ اے عرشوں والے رب!

اللهم الجمع بيني وبينه واسجو حتى ابجو به بلتيه .

اے اللہ اُس نوجوان کو لے آ۔ اُس ایماندار مسلمان کو لے آ اور وہ آ کر میری بیٹی سے شادی کر لے۔ وہ کہتے ہیں کہ قاضی تو نے رب کی رضا کے لیے ہار واپس کیا۔ اللہ تیری رضا کے لیے ہار بھی دے دیا اور ہار والی بھی۔ سبحان اللہ۔ اور قرآن کہتا ہے:

﴿وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا﴾ (الطلاق : ۳)

جو اپنے دل میں اللہ کا ڈر پیدا کرتا ہے اللہ اُس کی تمام مصیبتوں کو دور کر دیتا ہے۔ وہ اُسے وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے اُسے وہم وگمان بھی نہیں ہوتا۔ اور جو توکل اور بھروسہ اللہ ذوالجلال پر کرتا ہے۔ اللہ ذوالجلال اُس کے لیے کافی ہو جاتا ہے۔ غم ہو تو ایسا فکر ہو تو ایسی ہو۔

آخری گزارش سن لو! عمر بن خطاب کا دور ہے۔ سعید بن عامر (دمشق) کے گورنر فوت ہو جاتے ہیں۔ ملک شام میں جہادی لوگوں کا سپہ سالار عمیر بن سعد صحابی ہے۔ میرے عمر نے خط لکھا اے عمیر! آج کے بعد تو حمص کا گورنر ہے۔ سپہ سالاری چھوڑ کر حمص پہنچے اور لوگوں کو بلایا اور خطبہ دیا کہ میں تمہارا گورنر ہوں۔ آج کے بعد! امیر المومنین نے مجھے نامزد کیا ہے اور

کہتے ہیں کہ چار پانچ بڑی عمر کے بابے یعنی بزرگوں کو جمع کر کے حمص کی زکوٰۃ اکٹھی کریں۔ اور اپنے پاس رکھیں۔ اور جو غریب اور یتیم ہیں اُن کو آپ خود ہی تقسیم کر دیا کریں۔ دو سال گزر گئے۔ میرے عمر کو پتہ چلا کہ عمیر نے بیت المال کا کوئی پیسہ نہیں بھیجا۔ میرے عمیر کی کوئی خبر نہیں آئی۔

ایک خط لکھا! اے میرے عمیر جب آپ تک میرا خط پہنچے تو آپ فوراً حمص چھوڑ کر مدینہ پہنچیں۔ خط پہنچا تو عمیر نے حمص کی گورنری کو سلام کہا اور وہاں سے چل پڑے اور مال کیا لے کر آئے۔

سن لیں! اگر میرا اور تیرا کوئی گورنر بنے تو اُن کی تین چار نسلیں بیٹھ کر کھاتے ہیں۔ وہ حمص کے گورنر ہیں۔ ایک کپڑوں والا تھیلا ہے۔ ایک پیالہ، ایک جائے نماز اور ایک پانی پینے والا برتن اور ایک وضو والا برتن۔ تھیلے میں ڈالا ہوا ہے اور ایک کلہاڑی ہاتھ میں پکڑی ہوئی۔ اور حمص کو سلام کہہ کر مدینے کی طرف چل پڑے اور چلتے چلتے کافی دنوں کا سفر طے کر کے مدینہ پہنچے۔

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی اور میرے عمر نے دیکھا۔ سفر کے آثار نظر آئے۔ حجامت بڑھ چکی تھی۔ رنگ کالا ہو چکا تھا۔ میرے عمر کہتے ہیں اے عمیر تو تو اچھا بھلا صحت مند تھا۔ یہ کمزوریاں کس چیز کی ہیں؟ پریشانیاں کس چیز کی ہیں۔ غم ہو تو ایسا فکر ہو تو ایسی۔ حکمران تو بھی سن لے، چوہدری تو بھی سن لے اور عدلیہ کا جج بیٹھا ہو تو وہ بھی سن لے۔ اور اگر کوئی نمبر دار بیٹھا ہے تو وہ بھی سن لے۔

عمر پوچھتے ہیں کہ بات کیا ہے۔ کس چیز کی کمزوریاں ہیں۔ عمیر کہتے ہیں کہ اے امیر المومنین میں رات کو سوچتا تھا کہ میں حمص کا گورنر ہوں اور اگر مجھ سے کسی بندے کے ساتھ زیادتی ہوگئی یا ناانصافی ہوگئی اور کوئی بھوکا سو گیا اور کل قیامت کو ربّ نے مجھ سے پوچھ لیا تو مجھے جواب نہیں آنا۔ اور جب میں یہ بات سوچتا تو کئی کئی دن تک مجھے نیند نہیں آتی اور کئی دن تک مجھے کھانا اچھا نہیں لگتا تھا۔ کئی دن میں جاگتا رہتا۔

میرے عمر کہتے ہیں کہ تو دو اڑھائی سال حمص کا گورنر رہا ہے اور بیت المال میں حمص سے کوئی زکوۃ نہیں آئی۔ بات کیا ہے؟

عمیر کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ بیت المال میں جو بھی پیسہ جمع ہوتا۔ اللہ کی قسم! مجھے تو پتہ بھی نہیں۔ حمص والے خود جمع کرتے اور غریبوں میں تقسیم کر دیتے۔ میرے عمر کہتے ہیں کہ بڑی اچھی بات ہے۔ اور جب یہ باتیں سنیں اور عمر کہتے ہیں کہ اس طرح کرو عمیر کو دوبارہ گورنر بنا دیں۔ عمیر کہتے ہیں عمر اللہ کا واسطہ مجھے عہدے کی ضرورت نہیں۔ مجھے معاف کر دیں۔ میں اپنے اہل وعیال میں رہنا چاہتا ہوں۔

مدینہ سے چند میل کے فاصلے پر ایک بستی ہے اور وہ عمیر سے اجازت لے کر وہاں چلے جاتے ہیں۔ چند دن گزرے کہ میرے عمیر کو خدشہ لاحق ہوا اور میرے عمر نے ایک بااعتماد غلام کو بلایا اور کہا کہ جا جا کر جاسوسی کر کے آ۔ عمیر کے گھر میں دو، تین دن رہ کر آ۔ اگر عمیر مرغے اور چرغے کھلائے تو سمجھنا کہ عمیر پیسے چھپا کر لایا ہے۔

اگر کھانے کے لیے مہمان نوازی اچھی نہ ہو تو پھر یہ دیناروں والی تھیلی لے جاؤ۔ عمیر کو دے آنا۔ یہ غلام چل پڑا اور میرے عمیر سے کہتا ہے کہ میں تین دن آپ کے گھر میں مہمان ہوں۔ چوبیس گھنٹے بعد اس کے پاس صرف ایک تیل والی روٹی لے کر آیا اور سالن کی جگہ ساتھ نمک ہے۔ مہمان روٹی کھا لیتا ہے۔ اگلے چوبیس گھنٹے گزرے اور پھر ایک روٹی آئی۔ اگلے چوبیس گھنٹے گزرے اور پھر ایک روٹی آئی۔

ایک آنے والا آیا اور پوچھا اے مہمان! تو کہاں سے آیا ہے۔ کیوں عمیر اور عمیر کو بیوی کو مارنا چاہتا ہے۔ غلام پوچھتا ہے کہ بات کیا ہے؟ وہ آدمی کہتا ہے کہ اگر تو اور دن رہنا چاہتا ہے تو چل میرے ساتھ۔ میں تمہیں کھانا کھلاؤں گا۔ پتہ ہے کہ تین دن کی روٹی کا وہ حال پوچھتا ہے۔

مسافر عمر نے جو بھیجا ہے وہ کہتا ہے کہ چوبیس گھنٹوں بعد ایک روٹی۔ وہ آدمی کہتا ہے کہ کعبہ کے رب کی قسم! چوبیس گھنٹے میں عمیر کے گھر میں صرف ایک ہی روٹی بنتی ہے اور وہ روٹی

اٹھا کر تمہیں دے دیتے ہیں۔ آپ خود پانی پی کر بھوکے سو جاتے ہیں۔ اے آنے والے مسافر رب ذوالجلال کی قسم تین دن ہو گئے ہیں اور تین روٹیاں جو بنی ہیں وہ تم کھا جاتے ہو۔ اللہ کا واسطہ جا واپس چلا جا یا پھر میرے گھر آ جا۔ اگر تو کچھ دن اور رکا تو عمیر اور اُس کی بیوی کہیں ہلاک ہی نہ ہو جائیں۔

آنے والا غلام عمیر کو بلاتا ہے اور درہم و دینار کی تھیلی نکالی اور کہا کہ میں تمہارا پتہ کرنے آیا تھا اور تمہاری خبریں لینے آیا تھا۔ امیر المومنین نے بھیجا تھا اور کہا کہ درہم و دینار کی تھیلی قبول کرلیں۔

عمیر کہتے ہیں کہ مجھے درہم و دینار کی کوئی ضرورت نہیں اور بیوی کہتی ہے پردے میں کہ اللہ چوبیس گھنٹے میں ہمارے گھر میں ایک روٹی بنتی ہے۔ اللہ کی قسم! محلے میں میں اُن گھروں کو بھی جانتی ہوں جن میں دس دس دن ہو گئے ہیں کہ اُن کے گھروں، چولہوں میں آگ بھی نہیں جلی۔ پیسے لیتے ہیں اور شام کا وقت نہیں ہوا یعنی سورج ڈوبنے سے پہلے ہی سارے پیسے غریبوں میں تقسیم کر دیتے ہیں۔ غلام چلتے چلتے میرے عمر کے پاس آیا اور تمام خبریں بتائیں اور عمر کی چیخیں نکل گئیں۔ جلدی کریں میرے عمیر کو خط لکھیں اور اُن کو جلدی بلائیں۔ میرے عمیر کو خط لکھا گیا اور اُن کو بلایا گیا۔

عمیر آ گیا۔ عمر کہتے ہیں اے عمیر جو میں نے پیسے بھیجے ہیں وہ کہاں ہیں عمیر کہتے ہیں کہ اے امیر المومنین جو چیز دے دی ہے پھر اُس کے بارے میں کیوں پوچھتے ہیں؟ عمر کہتے ہیں کہ تمہیں اللہ کا واسطہ ہے بتا دے کہ وہ درہم و دینار کہاں ہیں؟

عمیر کہتے ہیں کہ اگر آپ نے پوچھ ہی لیا ہے تو میں بتا دیتا ہوں۔ جس دن ساری دنیا جواب دینے جائے گی میں اُس دن کی تیاری کے لیے آگے بھیج دیے ہیں۔ میں نے اللہ کی رضا کے لیے صدقہ و خیرات دے دیئے۔

میرے عمر بن خطاب آگے بڑھ کر عمیر کو گلے لگا لیتے ہیں اور کہتے ہیں: عمیر تیرے جیسے ساتھی ملیں تو اللہ کی قسم میری حکومت اور بھی ترقی کرے۔ اپنے غلام کو بلایا اور کہا کہ عمیر کے

لیے ایک اناج کی بوری اور ایک کپڑوں کا جوڑا تیار کرو۔

عمیر کہتے ہیں کہ اے امیر المومنین میری بات سن لیں مجھے اناج کی ضرورت نہیں۔ میں جو کچھ اپنے گھر چھوڑ آیا ہوں وہی کافی ہے اگر اناج ختم ہو جائے گا تو عرشوں والا رب اور دے دے گا۔ ہاں کپڑوں کا جوڑا میں لے جاتا ہوں۔ میری بیوی نے جو جوڑا پہنا ہے وہ ڈیڑھ دو سال پرانا ہے۔ وہ پھٹ چکا ہے اُس میں تیس پینتیس ٹانکے لگے ہیں۔ امیر المومنین میں اپنی بیوی کے لیے کپڑوں کا جوڑا آپ کا تحفہ سمجھ کر لے جاتا ہوں۔

سن لیں! میری ماں، بہن، بیوی آج کل تین چار ہزار سے کم قیمت کا جوڑا نہیں پہنتیں۔ فکر ہے تو اپنے کپڑوں کا۔ فکر ہے تو اپنے پارلر کا۔ فکر ہے تو صرف اپنے حسن کا۔ غم ہے تو صرف اپنی بے پردگی کا۔ تجھے غم ہے تو خوشبو کا ہے۔ غم ہے تو صرف اس چیز کا کہ تو اپنے حسن سے لوگوں کو اپنی طرف مائل کر لے۔ غم ہے تو حسن و جمال اور شہرت کا۔ تجھے غم ہے تو صرف اس بات کا کہ میں باہر نکلوں تو پانچ سات لڑکے تیرے پیچھے آئیں۔ تجھے غم ہے تو صرف دنیا کو ورغلانے کا۔ عورت آج اشتہار اور اخبار کی زینت بن چکی ہے۔ ان کو صرف ایک ہی فکر۔ سردی گرمی کا لباس، دن کا لباس، شام کا لباس اور بیوٹی پارلر کا فکر۔ شوہروں کی کمائی اسی طرف جا رہی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ ہدایت دے۔

تجھے غم ہے کہ میں اداکارہ بن جاؤں، تجھے غم ہے کہ میں انڈیا کی ناچنے والی ایشوریا رائے بن جاؤں۔ تجھے فکر ہے پاکستانی کسی ناچنے والی کی لہٰذا اللہ والیوں کو غم ہے تو آخرت کا، تجھے غم ہے تو دنیا کا۔ صحابہ کو غم ہے آخرت کا۔

سن لے! امی عائشہ بیٹھی ہیں اور میرے نبی ﷺ اُن کی گود میں سر رکھ کر لیٹے ہوئے ہیں۔ اچانک عائشہ نے رونا شروع کر دیا۔ آقا اٹھے، سن لے، گود ابوبکر کی، چہرہ پر ابوبکر کے آنسو آقا کے رخسار پر گرے۔ سانپ کے ڈسنے کی وجہ سے۔ آج گود عائشہ کی ہے اور سر آقا ﷺ کا ہے۔ آنسو آقا کے چہرے پر گرے ہیں۔ آقا اُٹھے اور پوچھا کہ بات کیا ہے۔ آپ نے پھر پوچھا کہ اے عائشہ کیوں رو رہی ہو۔

امی عائشہ روتے ہوئے کہتی ہیں۔ اے میرے محبوب! اللہ کی قسم! مجھے جہنم کی آگ یاد آئی۔ مجھے جہنم کی آگ نے رلا دیا۔ یہ بھی عورت ہے۔ عبداللہ بن رواحہ ایک صحابی ہیں وہ اپنی بیوی کی گود میں سر رکھ کر سوئے ہیں تو اچانک عبداللہ نے رونا شروع کر دیا۔ بیوی بھی رو رہی ہے۔ عبداللہ پوچھتا ہے کہ کیوں رو رہی ہو؟ تو بیوی بولی کہ آپ رو رہے ہیں تو میں بھی اسی لیے رو رہی ہوں۔

تو عبداللہ بن رواحہ کہتے ہیں نصیبوں والی مجھے تو پل صراط نے رلا دیا ہے۔ تلوار کی دھار سے باریک، بال سے زیادہ باریک اور تلوار کی دھار سے بھی زیادہ تیز۔ اُس پر سے صرف اللہ والے گزریں گے اور باقی اُس پر سے گر کر جہنم کا ایندھن بن جائیں گے۔

آج ہماری بیویوں کو فکر ہے کہ اس دفعہ تنخواہ کیوں کم آئی ہے۔ آج دو تاریخ ہوگئی ہے مجھے شہباز شریف پارک جانا تھا۔ وہاں میں نے پکوڑے کھانے تھے۔ وہاں جھولے لینے تھے۔ ہمیں فکر تو صرف دنیا کے مال وزر کی۔ ہمیں فکر ہے تو صرف دنیا کے عہدے کا۔ صحابہ کو فکر اور غم ہے تو آخرت کا۔ میں قربان جاؤں آقا ﷺ کے غلاموں پر۔

ابودرداء کہتے ہیں! کاش میں درخت ہوتا لوگ مجھے کاٹ دیتے۔ نہ میں قبر میں جاتا اور نہ میرا حساب وکتاب ہوتا۔ ابوبکر کہتے ہیں کاش میں پھل ہوتا۔ مجھے پرندے کھا جاتے نہ میں قیامت والے دن اُٹھایا جاتا اور نہ میرا حساب ہوتا۔

حالانکہ ابوبکر کون ہے؟ نماز پڑھتے ہوتا کہ اللہ راضی ہوجائے۔ زکوٰۃ دیتے ہو اور حج کرتے ہو کہ اللہ پاک راضی ہوجائیں۔ جنت کا داخلہ مل جائے۔ قرآن پڑھتے ہو کہ ربّ راضی ہوجائے۔ جنت کا داخلہ نصیب ہوجائے۔ نماز، صدقات وخیرات جلوس رب راضی ہوجائے اور جنت کا داخلہ مل جائے۔

روزے، سحری، عمرہ، جہاد، ہمدردی ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنا۔ رب راضی ہوجائے اور جنت کا داخلہ مل جائے۔ رب کی قسم! ہر بندے کا دل کرتا ہے کہ رب راضی ہوجائے اور جنت کا داخلہ مل جائے۔ کعبہ کے رب کی قسم! دل کرتا ہے کہ رب راضی ہوجائے

اور جنت کا داخلہ مل جائے۔

پھر کعبہ کے رب کی قسم جنت کا دل کرتا ہے کہ مجھے ابوبکر صدیق مل جائے۔ ہر ایک کا دل کرتا ہے کہ مجھے جنت مل جائے اور جنت کا دل کرتا ہے کہ مجھے ابوبکر صدیق مل جائے۔ کیا عظیم صحابی، کیسی عظمت والا۔ ایک دن رو کر کہتے ہیں کاش میں پھل ہوتا اور مجھے پرندے ہی کھا جاتے۔ اور ہم کہتے ہیں کاش ہم زرداری ہوتے کئی لوگ کہتے ہیں (کاش) کہ اے اللہ تو ہمیں زرداری کا چپڑاسی بنا دے۔ کئی کہتے ہیں کہ اے اللہ ہمیں نواز شریف کا پوٹی صاف کرنے والا رکھ۔ عمر بن خطاب کہتے ہیں۔ کاش میں تنکا ہوتا میرے اندر جان نہ ہوتی۔ کاش میں پیدا ہی نہ ہوتا مجھے قبر اور حشر کی پریشانی نہ ہوتی۔ ابودردا کہتے ہیں کاش میں بکرا، چھترا ہوتا ہے مہمان آتے تو مجھے ذبح کر کے کھا لیا جاتا۔ نبی کے غلاموں کا ڈر اور خوف دیکھ لے حضرت عمر بن حسین کہتے ہیں: اندھیری آتی اور مجھے اُڑا کر لے جاتی۔ امی عائشہ فرماتی ہیں کاش میں پیدا نہ ہوتی۔ نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ کا ڈر دیکھ لے وہ کہتی ہیں کاش میں پیدا نہ ہوتی۔ عبداللہ بن عمر کی عظمت پر قربان میں ان پر صدقے جاؤں۔ کہتے ہیں کاش! میں کوئی خشک تنا ہوتا اور مجھے جانور اور پرندے ہی کھا لیتے۔ ان کو فکر اور ڈر آخرت کا تھا۔ اور ہمیں فکر دنیا کی دولت وعیش کی ہے۔

اے نوجوان! تجھے فکر ہے تو صرف اس بات کی کہ موبائل اچھا ہونا چاہیے۔ تو تجھے فکر ہے میموری کارڈ ہو اور اس میں انڈیا کی ناچنے والی کے گانے ہوں اور گلی بازار میں سننے والا اکیلا ہوں۔ ہیڈ فون لگے ہوں۔ یا اوپن آواز ہو، یا کسی کھلاڑی کی تصویر ہو اور دیکھنے والی صرف میری آنکھیں ہوں۔

صبح جناب حمام پر پہنچا کریم پاؤڈر لگاؤں تیار ہوں۔ تاکہ غیر محرموں کو دیکھوں اور بے غیرتی کروں۔ روزانہ نئے مشن لے کر نکلتا ہے۔ اللہ سے ڈر جاؤ اور سوچو کہ تمہارے گھر بھی جوان بہنیں ہیں۔ تمہاری بہن کو کوئی دیکھے تو تمہیں کتنا غصہ لگتا ہے۔ پھر بھی تو بے غیرتی کرنے سے باز نہیں آتا۔ اللہ کی پکڑ سے ڈر جا۔ رب کعبہ کی قسم! موت کا پتہ نہیں زندگی بے

وفا ہے۔

عثمان قبرستان میں گئے اور روئے جاتے ہیں کسی نے پوچھا کہ کیوں رو رہے ہو، کہتے ہیں کہ قبر جہنم کی گھاٹیوں میں سے ایک گھاٹی ہے۔ اگر قبر میں پھنس گیا تو آخرت میں پہنچ نہیں پاؤں گا۔ میدان محشر میں لوگ جمع ہوتے ہیں۔ قبر میں کسی نے نہیں ہونا۔ یہاں کسی رشتے دار نے نہیں ہونا۔ یہاں اکیلا ہی ہونا ہے۔ میں قبر کے ڈر سے روتا ہوں۔ میرے شیخوپوری جہاں لیٹے ہیں اللہ اُن پر کروڑوں رحمتیں نازل فرماتے بڑی اچھی بات کر گئے ہیں۔

قبراں دے نیڑ پچھوڑے نیں
دس تھلے وسدے کیڑے نیں
کج تیرے نے کج میرے نیں
اے دو جگ توا وکھیرا اے
میرے ویر مسافر سوچ ذرا
ایس جگ تے اکو ای پھیرا اے
ایتھوں کلے ہوگئے جوڑے نیں
کئیاں ماپیاں نے مکھ موڑنے نی
کئیاں ہتھی پتر تورے نی
کج اُجڑیاں دا ویڑا اے
میرے ویر مسافر سوچ ذرا
ایس جگ تے اکو ای پھیرا اے

امام حسن بصری بتا گئے ہیں آیا ایک حکیم کی دکان پر۔ کہتا ہے کہ حکیم جی بہت پڑیاں دیتے ہو۔ میرا بھی علاج کریں۔ کہتا ہے کہ مرض کیا لگی ہے۔ وہ کہتا ہے:

هل عندك دعاء بغفر الذنوب ويشفى مرض القلوب .

حکیم کوئی پڑی دے کہ گناہ معاف ہو جائیں دل کا مرض دور ہو جائے۔ کوئی ہے جو کہے

کہ کوئی پڑی دیں کہ تمام مرض دور ہو جائیں۔ آج مولوی صاحب کے پاس آ کر کہتے ہیں کہ قاری صاحب آپ کے پاس کوئی تعویذ ہے کہ پسند کی شادی ہو جائے۔ عورتیں آتی ہیں اور کہتی ہیں قاری صاحب کوئی ایسا تعویذ دیں کہ ہمارا خاوند ہمارے پیچھے لگ جائے۔ میں نے کہا کہ ٹانگیں اُتار دے (پیچھے) لگ جائے گا۔

کوئی ایسا تعویذ دیں کہ لوگ میرے شیدائی ہو جائیں۔ اور اُسے فکر ہے تو صرف اتنی کہ آخرت کا کام بن جائے۔ وہ کہتا ہے کہ حکیم صاحب کوئی ایسی پڑی دیں کہ سارے گناہ معاف ہو جائیں۔

آپ کو فکر ہے کہ گناہ معاف ہو جائیں تو حکیم کہتا ہے کہ اے نوجوان! چلے جاؤ۔ عزم انکساری کی جڑیں (فکر کی جڑیں) لے لینا اور توبہ کی گٹھلیاں لے لینا اور تینوں چیزوں کو استقامت کے چٹو میں ڈال لینا۔ بابا اللہ والا ہے۔

ان تینوں چیزوں کو استقامت کے چٹو میں ڈال کر باریک کر لینا پھر شرم وحیا کا پانی اس میں ڈال دینا اور پھر اللہ ذوالجلال کی یاد کی ایک دیگچی بنا لینا۔ پھر اس دیگچی میں سب چیزوں کو ڈال دینا اور اس دیگچی کے نیچے اتار کر صبر کے پیالے میں ڈال لینا اور شکر کے پنکھے سے ٹھنڈا کر لینا اور الحمد کے چمچ سے کھا لینا۔ اللہ تیرے گناہ بھی معاف کر دے گا اور بیمار دلوں کو بھی شفا دے گا۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

غم خوار بیوی

﴿اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّ بِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ وَ الّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَ اهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَ اضْرِبُوْهُنَّ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا۝﴾ (النساء : ٣٤)

ہر قسم کی حمد وثنا اللہ وحدہ لاشریک کے لیے ہے۔ ہر طرح کی عبادت، قولی وفعلی اللہ مشکل کشا کے لیے ہے جو علی کل شیء قدیر ہے۔ جو عالم الغیب ہے اور ہر طرح کے نفع ونقصان کا مالک ہے جو کائنات کو بنا کر اکیلا نظام چلانے والا ہے۔ صفات کے لحاظ سے بھی اکیلا ہے۔

درود وسلام امام الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات پر۔ لا تعداد، ریت کے ذرات، درختوں کے پتوں سے زیادہ درود وسلام ہوں۔ عنوان ہے غم خوار بیوی، نیک بیوی اللہ والی بیوی ہے۔ بیوی غم خوار، بیوی وفادار ہو، تابعدار ہو، فرمانبردار ہو۔ ربّ ذوالجلال کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اللہ مرد کے لیے دنیا جنت بنا دیتا ہے۔ اگر بیوی غم خوار ہو تو بیوی وفا دار ہے۔ محبت کرنے والی ہو تو مرد کے لیے دنیا حسین اور جنت کا ٹکڑا بن جاتا ہے۔ اور وفادار بیوی کی وجہ سے دنیا میں محبت، احترام، عزت سکون، آرام ہر چیز ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت والے دن ایسی بیوی کو تمام حسابوں سے پاک کر کے جنت کا حقدار بنا دے گا۔ دعا کرو اللہ پاک آج کی گفتگو سمجھ کر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرات! اللہ پاک نے میاں بیوی کا رشتہ محبت بھرا اور عجیب بنایا ہے۔ سیدنا آدم علیہ السلام

کو پیدا فرمایا اور پروردگار نے سیدنا آدم علیہ السلام کی بائیں پسلی میں سے اماں حوا کو پیدا کیا اُن کے سکون، راحت اور آرام کے لیے اُن کی بیوی اماں حوا کو پیدا کیا اور اعلان فرمایا کہ میں نے تیرے سکون، اطمینان، راحت اور سکون کے لیے تیری بیوی پیدا فرمائی۔

حضرات بیوی وہ ہوتی ہے جس کے ساتھ دل کو سکون ہو، دماغ کو سکون ہو، زندگی میں سکون ہو پھر وفادار اور غم خوار بیوی کو کہا جائے گا۔

حضرات دکھ سکھ کے اندر، خوشیوں میں بیوی خاوند کے ساتھ وفا اور محبت کرتی ہی ہے۔ مال و دولت ہو، رزق کی فراوانی ہو کوٹھیاں ہوں، بیوی وفادار رہے گی۔ محبت کرے گی اصل بات جو میں بتانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ خاوند کے دل پرے آ جائیں۔

﴿وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ﴾ (آلِ عمران: ۱٤۰)

حضرات دن اللہ بدل کر لاتے ہیں۔ کبھی اچھے دن اور کبھی برے دن آ جاتے ہیں۔ ہواؤں کے رخ جس طرح بدلتے ہیں۔ اے انسان تیرے دن بھی اس طرح بدلتے رہے ہیں۔ غم خوار، وفادار اور محبت کرنے والی بیوی وہ ہوتی ہے جو خاوند پر پریشانی آئے، مصیبت آئے، بیماری آئے، تنگی آئے، اپنے خاوند کے کندھے کے ساتھ کندھا ملا کر یہ دن کے ایام ولیل ونہار اُس کے ساتھ پریشانی کے ساتھ گزارتی ہے۔ ایسی بیوی کو غم خوار، وفادار اور محبت کرنے والی بیوی کہتے ہیں۔ غم گسار بیوی کہتے ہیں۔ میں ایسی بیواؤں کا تذکرہ کرنا چاہتا ہوں جو وفادار، غم گسار اور خاوند کے ساتھ قدم با قدم چلنے والی ہوں۔

ربّ کا قرآن سن لیں!

یہ رب کی تقسیم ہے کہ اللہ نے مرد کو حاکم بنا دیا۔ فرمایا:

عورتیں محکوم، خاوند حاکم، عورتیں رعایا اور مردوں کو شان اللہ نے عورتوں سے زیادہ دی ہے۔ اللہ کا قرآن کہتا ہے۔

ربّ العالمین فرما رہے ہیں اے میرے پاک نبی ﷺ کہہ دیجیے۔

﴿اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ﴾ (سورۃ النساء)

اللہ ذوالجلال نے کائنات کے لیڈر کے سینے پر قرآن نازل فرمایا۔ کائنات والو! اللہ ذوالجلال نے عورتوں پر مردوں کو حاکم بنایا۔ ان کی شان ان کی عظمت عورتوں کی نسبت زیادہ بنائی ہے۔

اللہ ذوالجلال نے اس کی وجہ بھی بیان کی کہ مرد کی شان اور عظمت عورت کی نسبت زیادہ کیوں ہے؟ مرد کا مقام زیادہ کیوں ہے؟ اللہ فرماتا ہے:

﴿بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ﴾

اللہ کی شان ہے کہ اُس کے بعض کو بعض پر فضیلت دے دی۔ اللہ نے عظمت دی۔ آج اللہ ذوالجلال بیان کر رہے ہیں عورتوں سے۔

﴿وَّ بِمَاۤ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ﴾

اللہ ذوالجلال فرماتا ہے کہ عورتیں گھر کی چار دیواری میں زینت بن کر رہیں۔ مرد باہر سے محنت مزدوری کر کے کما کر پیسہ لاتے ہیں اور ان کا یہ پیسہ عورتوں پر خرچ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں رب ذوالجلال نے مردوں کو عورتوں پر فضیلت دے دی ہے۔

اللہ ذوالجلال آگے وفاداری نیک بیوی کا تذکرہ کر رہے ہیں۔ جو غم خوار بیوی ہوتی ہے۔ اللہ ذوالجلال نے اُن کی صفات کا تذکرہ فرمایا۔

﴿فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ﴾

اللہ ذوالجلال فرماتے ہیں جو اللہ والی اور نیک بیویاں ہوتی ہیں وہ خاوند کی عدم موجودگی میں اُن کی عزت کا بھی خیال رکھتی ہیں۔ خاوند کی اولاد کا بھی خیال رکھتی ہیں۔ ان کے مال و دولت کا بھی خیال رکھتی ہیں۔ وفادار بیوی، غم خوار بیوی، تابعدار بیوی، نیک بیوی وہ ہوتی ہے۔ خاوند گھر میں موجود نہیں، خاوند کی عزت کا تب بھی خیال رکھتی ہیں اُن کے مال و دولت اور اپنی اولاد کی حفاظت کرتی ہیں۔ آگے اللہ ذوالجلال فرماتا ہے اے کائنات والو! اگر تمہیں کوئی ڈر یا خوف ہو تو

﴿وَ الّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَ اهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَ

اضربوھن ﴾

اگر کسی کو اپنی بیوی کی بدماغی اور نافرمانی کا ڈر ہو ان میں کوئی شرعی کمی ہو یہ بے نماز ہیں، یہ روزے نہیں رکھتیں، نیکی والے کام نہیں کرتیں، اللہ، محمد سے دور ہیں۔ ان کی بدماغی کا ڈر ہو تو اللہ فرماتا ہے۔

اے کائنات والو! ان کو بار بار سمجھاؤ۔ ان کو نصیحت کرو۔ ان کی تربیت کریں۔ اگر پھر بھی نہ مانیں تو ان سے اپنے بستر عارضی طور پر الگ کردو اور اگر پھر بھی نہ مانیں۔ پھر ان کو راہ راست پر لانے کے لیے اور ان کی تربیت کرنے کے لیے ان کو تھوڑا مارو۔ آگے فرمایا:

﴿فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا ﴾

فرمایا: اگر یہ فرمانبردار بن جائیں پھر کوئی دوسرا رستہ اختیار نہیں کرنا۔ پھر آگے اللہ ذوالجلال فرماتا ہے۔

﴿إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيرًا ﴾

اللہ فرماتا ہے کہ دعا ہے عورتیں اللہ والی، فرمانبردار، وفادار اور اللہ والی بن جائیں۔ کائنات کے امام جناب محمد ﷺ کے سینے پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ جو بیوی تابع دار، فرمانبردار، غم گسار اور اُس کی غیر موجودگی میں اپنی اور خاوند کی اولاد کی بھی حفاظت کرنے والی ہوتی ہے۔ مال کی حفاظت کرنے والی ہوتی ہے وہ اللہ والی ہے۔ اللہ والی بیوی کون ہوتی ہے؟ آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ نے فرمایا: جو عورت چار کام کرتی ہے۔ فرمایا: صلت خمسها . سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث کے راوی ہیں جو عورت چار کام کرتی ہے۔

صلت خمسها، صامت شهرها، حافظت فرجها واطاعت بالها .

کائنات کے امام نے فرمایا: جو عورت دنیا میں چار کام کرتی ہے:

(۱)......ایک دن میں پانچ نمازیں پڑھتی ہو۔

(۲)...... ماہ رمضان کے روزے رکھنے والی ہو۔

(۳)......اپنے جسم کی حفاظت کرنے والی ہو۔

(۴)......اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرنے والی ہو۔

جو بیوی یہ چار کام کرتی ہو گی۔ جہانوں کے پیر ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کا دن ہو گا جس بیوی نے یہ چار کام کیے ہوں گے اللہ پاک ان کاموں کے بدلے ان کاموں کے عوض اُس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دے گا۔

کام بیوی نے صرف چار کیے ہیں اور جنت کے سارے دروازے اُس کے لیے کھل جاتے ہیں۔ جنت کے کل دروازے آٹھ ہوتے ہیں۔ اور جہنم کے کل دروازے سات ہیں۔ کائنات کے پیر ﷺ نے فرمایا کہ جو عورت یہ سارے مطلب چار کام کرے گی اللہ تعالی اُس کے لیے جنت کے سارے دروازے کھول دے گا۔ اللہ فرمائے گا کہ جس دروازے سے دل کرتا ہے جا اُس میں سے داخل ہو کر جنت کی وارث بن جاؤ۔

اور بابا جی نے کمال کی۔ کہتے ہیں:

او نیک زنانی جدوں جنتاں نوں جاوے گی
ستراں حوراں اُتے حکم . چلاوے گی

جو بیوی اللہ والی ہے، پانچ نمازیں پڑھنے والی ہے، روزے رکھنے والی ہے، جسم کی حفاظت کرنے والی ہے، اور اپنے خاوند کی تابعدار ہے اور وفا دار ہے۔ اس بیوی کو اللہ جنت میں داخل کرے گا۔

کائنات کے امام ﷺ نے فرمایا: نیک بیویاں، وفادار اور تابعدار بیویاں مردوں سے پہلے جنت میں داخل ہوں گی۔ صحابہ پوچھتے ہیں کہ اے پیارے محبوب اُس کی وجہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نیک بیویاں کو اللہ مردوں سے پہلے جنت میں داخل کرے گا۔ اللہ ان کو خوبصورت کرے، اچھے لباس میں مزین کر کے، اور پیاری پیاری سواریوں پر بٹھا کر ان کو خوبصورت بنا کر ان کے خاوندوں کے لیے پیش کیا جائے گا۔

کائنات کے پیر فرماتے ہیں کہ ایک نیک، وفادار اور تابعدار بیوی ستر حوروں پر حکومت

کرے گی سوال پیدا ہوتا ہے کہ جنت میں زیادہ قدر حوروں کی ہوگی یا اللہ والی بیوی کی؟ جواب صاف ہے کہ اللہ والی بیویاں ان حوروں پر حکومت کریں گی اور یہ حوریں ان کی غلام بن جائیں گی۔ جنت میں نیک عورت کی عزت اور قدر زیادہ ہوگی۔ اللہ ان کی شان بڑھا دے گا۔

نیک زنانی جدوں جنتاں نوں جاوے گی
ستراں حوراں اُتے حکم چلاوے گی
ہر اک حور انوں پچھن نوں آوے گی
نی کنویں وڈیا اے اللہ سائیں

پھر حوریں پوچھیں گی کہ اے بی بی تجھے یہ شان یہ مقام کیسے ملا ہے؟ تو بی بی کہے گی کہ

دنیا تے میں اِک عمل کمایا سی
جیڑاں اُکا تواڈی قسمت وچ نئی آیا سی
کر کے نکاح حکم رب دا بجایا سی
تے کیتا سی راضی خاوند تائیں

کائنات کے امام نے فرمایا:

دنیا میں بہترین چیز نیک بیوی ہے یہ روایت صحیح مسلم کی ہے۔ دنیا حسین بنانا چاہتے ہو تو سن لو! جس کی بیوی نیک ہوتی ہے اُس کی دنیا بھی جنت بن جاتی ہے۔ ابن ماجہ کی روایت ہے کہ تقویٰ اور ایمان کے بعد جو چیز ہے وہ نیک بیوی ہے۔ کائنات کے امام نے فرمایا: جو اللہ والی نیک، وفادار اور غم خوار بیویاں ہوتی ہیں۔ وہ کیا کرتی ہے؟ فرمایا: عورتوں پر اللہ نے غیرت کو فرض کیا اور مردوں پر اللہ پاک نے جہاد کو فرض کیا ہے۔

اللہ والی، نیک غم خوار اور وفادار بیویاں کون ہوتی ہیں؟ جو بیوی خاوند کے دکھ سکھ میں اس کا ساتھ دے۔ اس کی وفادار بن جائے۔ پروردگار اور نبی ﷺ نے فرمایا: خطبہ حجۃ الوداع میں فرمارہے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ میں تمہیں نصیحت کر رہا ہوں۔

اے میرے غلامو! اے میرے پروانو! میں تمھیں نصیحت کررہا ہوں فرماتے ہیں کہ اپنی بیویوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا۔ اُن کے ساتھ محبت کرنا۔ آقا فرماتے ہیں یہ عورتیں ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی ہیں۔ ان کو سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو یہ ٹوٹ جائیں گی۔ ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا ان کی تربیت کرنا، ان کو نصیحت کرنا۔

آقا فرماتے ہیں: بیویوں اور بھابیوں پر ظلم مت کرنا، اپنی بیویوں، لونڈیوں کے ساتھ ظلم اور زیادتی نہ کرنا۔ میرے پاک محمد ﷺ نے فرمایا:

ایک عورت حضور ﷺ کے پاس آئی اور کہا کہ یا رسول اللہ میرا شوہر مجھ پر بہت ظلم اور زیادتی کرتا ہے۔ میرا خاوند مجھے مارتا ہے، مجھ پر ظلم کرتا ہے۔ ابوداؤد کی روایت ہے۔ میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں کہ جو ظالم بندہ عورت پر ظلم اور زیادتی کرتا ہے۔ اللہ ذوالجلال کی ناراضگی لیتا ہے۔

بخاری شریف میں لکھا ہے، آپ فرماتے ہیں کہ اپنی بیویوں کو ایسے ناجائز پریشان اور تنگ نہ کیا کرو۔ ان پر ایسے ظلم نہ کیا کرو اور ان کو مارا نہ کرو۔ پھر تمھیں ان کی ضرورت پڑنی ہے۔ پھر تم ان کو بلاؤ گے۔

ایک وکیل کہتا ہے کہ ایک چھوٹا سا شہر چیچہ وطنی اس میں ایک ماہ میں نوجوان دو اڑھائی سو طلاقیں دے رہے ہیں۔ خاوند زیادتی کر رہے ہیں نہ ان کو طلاق دیتا ہے اور نہ بساتا ہے۔ ان پر ظلم کرتا ہے اور نہ اس کو خرچہ دیتا ہے۔ بہت عرصہ سے ناراض ہو کر میکے بھیجا ہوا ہے۔ آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ نے فرمایا جو بندہ اس طرح کرتا ہے وہ کبیرہ گناہ کرتا ہے۔ بابا جی نے کمال کیا ہے:

جیہڑا مرد زنانی نوں تنگ کردا
اوہو جیا ظالم انسان کوئی ناں
جیہڑا مرد زنانی نوں تنگ کردا
گھرے آوے تے بوتھا اے وٹ لیندا

چنگا بولدا مٹھی زبان کوئی ناں
روٹی کپڑا گھر وی اے نئی دیندا
سچ پوچھو اے مسلمان کوئی ناں
نہ دیندا طلاق نہ صلح رکھدا
سچ پچھو اے مسلمان کوئی ناں
میرے آقا نے اے فرمان کیتا
ایہو جئے بندے دا حشر خراب ہوندا
جے عورت نیکیاں لے کے جاوے جنت
ایس ظالم تے بڑا عذاب ہوناں

آقا فرماتے ہیں جو عورت خاوند کے ظلم برداشت کرتی ہے اس کے طعنے سنتی ہے تو وہ خاوند قیامت کو جہنم کا ایندھن بنے گا۔ جو عورت نیکیاں کما کر جائے گی وہ جنت کی وارث بن جائے گی۔

نظر رحمت دی رب نے کرنی نئی
اوکھا اوہدے تے یوم حساب ہوناں

اے نوجوانو! اپنی بیویوں پر رحم کیا کرو۔ ان سے محبت کیا کرو۔

آقا فرماتے ہیں: بیویوں نے اپنے والدین، بہن، بھائی تم لوگوں کے لیے چھوڑ دیئے۔ اس لیے ان سے محبت کیا کرو۔

کرو محبت نال بیویاں پیاریاں
بدلے تو ساڈے چھڈیاں ماپے پیاریاں
نال محبت گھلیاں کری تیاریاں
مار نہ کٹنا نئی

اے عورتو! آپ بھی اپنا حق ادا کرو۔ اپنے خاوندوں کی فرمانبردار ہو جاؤ۔ آقا فرماتے

ہیں: جسے اچھا مکان مل گیا اور اچھی سواری مل گئی۔ جسے اچھا پڑوسی مل گیا۔ جسے دنیا میں اچھی بیوی مل گئی۔ تو اللہ نے اُن کو دنیا میں ہی جنت دے دی۔ نیک بیوی اللہ کی قسم جنت ہوتی ہے۔ جن کی بیویاں نیک ہیں اللہ اُن کو اور نیک بنائے اور جن کی بد اخلاق ہیں ان کو بھی ہدایت دے۔ غم خوار بیوی کائنات کے نبی ﷺ نے فرمایا: جو عورت غم خوار، وفادار اور نیک ہو تو اس کی نیکیاں ستر ولیوں سے بھی زیادہ ہوں گی۔ آپ ﷺ کی بیوی ہیں نبی بھی عام نہیں۔ اللہ کا بہت اعلیٰ نبی، جس کا ذکر قرآن پاک میں کیا گیا۔

اُن کا نام سیدنا ایوب علیہ السلام ہے۔ ان کی بیویاں چار ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی آزمائش آئی۔ قرآن فرماتا ہے:

﴿وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ o الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ o﴾ (البقرة: ١٥٥، ١٥٦)

ایوب نبی علیہ السلام کی چار بیویاں ہیں۔ بیماری آ گئی، ہر چیز ڈاکو اٹھا کر لے گئے۔ مکان کی چھت گر گئی۔ چار بیٹیاں اور چار بیٹے اللہ کو پیارے ہو گئے۔ ان کی بکریوں اور بھیڑوں پر بیماری آ گئی۔ سب مر گئیں۔ اللہ ذوالجلال کی قسم ہے۔ ان کو بیماری لگ گئی۔ ان کی بیماری بڑھتی چلی گئی۔ ان کی بیویاں چار ہیں۔ ان کو گوشت خور بیماری لگ گئی۔ جسم سے ریشہ بہنا شروع ہو گیا۔ جسم سے گوشت اُترتا جا رہا تھا اور ان کی بیویوں نے ان سے نفرت کرنی شروع کر دی۔ تو ایوب علیہ السلام کہتے ہیں کہ اے میری بیویوں مجھے اللہ ذوالجلال نے آزما لیا ہے۔ تم اس طرح کرو کہ طلاقیں لو اور اپنے گھروں کو چلی جاؤ۔

اللہ ذوالجلال نے مجھے آزما لیا ہے۔ میں اس کی رضا میں خوش ہوں میں اپنی زندگی گزار لوں گا۔ پرائے لوگ تو نفرت کرتے ہیں اور ایوب علیہ السلام کو کہتے ہیں کہ اے ایوب تجھ سے بدبو آ رہی ہے۔ تین بیویوں نے ایوب علیہ السلام سے طلاق لے لی۔ وہ ان کو بیماری میں چھوڑ کر اپنے گھر چلی گئیں۔

اللہ کی طرف سے انسان کی زندگی میں دن برے آ ہی جاتے ہیں۔ ان بیویوں نے طلاقیں لیں اور گھر چلی گئیں۔ ان کی طرف مڑ کر بھی نہیں دیکھا۔ چوتھی بیوی غم خوار اور وفادار بیوی ہے۔ ایوب علیہ السلام کہتے ہیں تو بھی طلاق لے لے اور اپنے گھر کو چلی جا۔ رحمت بی بی کہتی ہیں کہ اللہ کی قسم جتنے سانس بچے ہیں وہ تمہارے ساتھ ہی گزاروں گی۔ ایوب کیا ہوا؟ وہ بھی ایک وقت تھا جب بیوی کے جوڑے ہوا کرتے تھے۔ اونٹ ہوتے تھے۔ بہت بڑا علاقے کا زمیندار تھا۔ دودھ اور گھی ہوتا تھا، زمینیں بک گئیں، جائیدادیں ختم ہوگئی ہیں۔ جانور سارے مر گئے ہیں۔ صرف ایوب اور اس کی بیوی ہیں اور گھر میں کچھ کھانے کے لیے نہیں ہے۔

بی بی رحمت لوگوں کا کام کر کے کھانا لے کر آتیں خود بھی کھاتیں اور ایوب علیہ السلام کو بھی کھلاتی تھیں۔ واہ اماں میں آپ کی عزت وعظمت پر قربان جاؤں۔ تجھے میں غم خوار، وفادار کیوں نہ کہوں۔ ایوب کہتا ہے رحمت کیوں پریشان ہوتی ہے۔ طلاق لے کر تو بھی اپنے گھر چلی جاؤ۔ اللہ بابا سمسان پر اپنی رحمتیں کرے، فرماتے ہیں:

چوتھی جو بیوی آئی حضرت ایوب دی
پوتی یوسف پرپوتی یعقوب دی
صابراں دی لڑی بنا جسم خلیل دی
صبر دا ورثاں جناں تائیں
آنکھاں نبی تو بھی لے جا طلاق نیں
چلی جا میکے توڑ جا میرا ساک نیں
آپی پیا کٹوں جینویں کرے رب پاک نیں
تو تے نہ اُٹھانویں تکلیف نیں

آگے غم خوار اور وفادار بیوی، بی بی رحمت روتے ہوئے کہتی ہیں کہ اے اللہ کے خلیل میں تمہیں چھوڑ کر نہیں جاؤں گی۔ کہتی ہیں کہ میں یوسف کی پوتی یعقوب کی پڑپوتی، ابراہیم کے خاندان اور اسحاق کے خاندان سے ہوں۔

اگر قیامت والے دن میرے خاندان والوں نے مجھ سے پوچھ لیا کہ ایوب پر بیماری اور مصیبت آئی اور تم نے اُسے چھوڑ دیا تو مجھ سے جواب نہیں دیا جائے گا۔ رحمت بی بی کیا کہتی ہیں۔ غم خوار بیویاں ایسی ہوتی ہیں۔

نیا جا مائی رحمت چانگڑاں چے ماریاں
رب دے حبیاں تھوں صدقے میں واریاں
لے کے طلاق جو چلیاں گیاں نے ساریاں
کھٹیا ای اوناں نے کج تھیں
حضرت رات جیہڑی بدبواں چے نویں سلانوے
عاشق بدبواں بدلے چھڈ کے نئی جانوندے
تو ہادی بیماری اللہ میتوں چا لانوندے
میں راضی پہلے میرے تائیں

بیویوں سے بہتر کون سا رشتہ ہوتا ہے۔

کسی علاقے کی بات ہے کہ ایک عورت اپنے آشنا کے ساتھ اپنے شوہر کو زہر دے کر قتل کر دیتی ہے۔ اگر مرد اپنی بیوی پر اعتماد نہ کرے تو پھر کیا کرے۔ اللہ کی قسم ہے کہ آج میاں بیوی کا ایک دوسرے سے اعتماد ختم ہوتا جا رہا ہے۔ بیوی کے دل میں بے ایمانی آئے۔ ایسے ہزار واقعات آ چکے ہیں۔ بیویاں نافرمان ہو رہی ہیں۔ اپنی بیوی جس کے ساتھ پانچ دس سال گزارے ہیں اگر وہی دوسرے لوگوں کے ساتھ مل کر اپنے شوہر سے نافرمانی کرے۔ اُس سے دو نمبری کرے، اللہ کی قسم کیا بنے گا۔ ہمارا معاشرہ بگڑتا جا رہا ہے۔

حضرت بی بی رحمت کہتی ہیں کہ زندگی بڑی پیاری گزاری ہے اور اگر چار سال تنگی کے آ گئے ہیں تو میں تمہیں چھوڑ کر نہیں جا سکتی، کہتی ہیں کہ ہم دونوں میاں بیوی پریشانیوں کو مل کر برداشت کریں گے۔ اگر بیوی حوصلہ دے تو خاوند کے حوصلے بلند ہو جاتے ہیں۔ اُس کا دل بہت بڑا ہو جاتا ہے۔ کہتی ہیں:

حضرت میں زخماں تھیں منہ تک نہ وناں گی
جے روئی نہ پٹہ ہوئے گی تے جیب نال چناں گی
خاوند دیاں خدمتاں کر کے جنتاں میں اٹھاواں گی
ہن موقع دیندا اے اللہ سائیں

سیدنا ایوب علیہ السلام کی بیوی نے ان کے ساتھ وفاداری کی ہے۔ اللہ ذوالجلال کیوں ان کی ذات کی صفات کررہا ہے۔ اے بیویو! غم خوار بن جاؤ۔ سکھ میں ہر کوئی ساتھ دیتا ہے اور دکھ کا ساتھی تو کوئی کوئی ہوتا ہے۔ میرے پاک نبی ﷺ کی عمر پچیس سال ہے۔ ان کا نکاح سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے ہو جاتا ہے اور وہ ایک بیوہ خاتون ہیں۔ سیدہ خدیجہ کی عمر چالیس سال تھی اور سیدنا محمد ﷺ کی پچیس سال تھی۔ تجارت کا سامان لے کر گئے۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ کی چند صفات دیکھیں اور نکاح کا پیغام بھیجا۔ آپ ﷺ نے خدیجہ سے نکاح کرلیا۔ شریعت میں لکھا کہ آپ ﷺ نے خدیجہ سے بہت بہت زیادہ پیار کیا۔ آپ ﷺ ابھی پیدا نہیں ہوئے تھے کہ آپ ﷺ کے والد دنیا سے رخصت ہو گئے۔ پھر چھ سال کی عمر میں آپ ﷺ کی والدہ کا انتقال ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ کے دادا بھی چلے گئے اور آپ ﷺ کے دادا عبدالمطلب کا انتقال ہو جاتا ہے۔ خدیجہ جانتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا بچپن کتنے دکھ میں گزارا ہے۔ آپ نے دکھ اور پریشانی میں اپنے لیل ونہار گزارے ہیں۔ آقا فرماتے ہیں کہ میری پوری زندگی جب پچاس سال کی ہوئی اور خدیجہ کی پینسٹھ سال کی ہوئی تو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا دنیا سے چلی گئیں۔ پچیس سال کا عرصہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ کے ساتھ گزارا لیکن رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ انہوں نے مجھے ایک دفعہ بھی ناراض نہیں کیا۔ آپ ﷺ کو ہمیشہ خوش رکھا۔ کعبہ کے رب کی قسم! آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ خدیجہ نے مجھ سے اتنا پیارا کیا کہ مجھے بچپن کے تمام دکھ بھول گئے۔

جب خدیجہ کا نکاح آپ ﷺ سے ہوا تو انوٹوں کی لگامیں سونے کی۔ آپ ﷺ کو اللہ نے دو بیٹے اور چار بیٹیاں دی تھیں۔ بیٹے بچپن میں فوت ہو گئے۔ آپ ﷺ کی

چالیس سال کی عمر میں جبرائیل علیہ السلام آسمان سے پیغام لے آئے۔ پہلی وحی نازل ہوئی۔ اماں جی خدیجہ کو پتا چلا تو آپ سب سے پہلے ایمان لے آئیں اور اپنا مال سارا قدموں میں نچھاور کر دیا۔ غم خوار بیوی کون ہوتی ہے۔ سن لے۔ آقا ﷺ لوگوں کو توحید کی دعوت دیتے ہیں آپ ﷺ کو لوگ پتھر مارتے ہیں۔ آپ ﷺ کو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کبھی یہ نہیں کہا کہ آپ کس کام میں پڑ گئے ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ اللہ آپ کو کبھی ضائع نہیں فرمائے گا۔ آپ ﷺ تو غریبوں اور یتیموں کے ساتھ حسن سلوک کرنے والے ہیں۔ آپ ﷺ دعوت دیتے۔ لوگ آپ کو پتھر مارتے۔ آقا ﷺ گھر آئے تو بی بی خدیجہ اپنا دوپٹا پھاڑ کر میرے آقا ﷺ کے زخموں پر ڈالتی تھیں۔ آپ ﷺ کو تسلیاں دیتی آپ کو حوصلے دیتیں۔ مکے والوں نے فیصلہ کر دیا کہ آل ہاشم ان کا مکمل بائیکاٹ کر دیا جائے۔ شعب ابی طالب کی گھاٹی میں آپ اور آپ کے رشتہ دار اور چند ساتھی اس میں محصور رہے۔ تین سال اس میں رہیں۔ اماں جی خدیجہ بھی جو ناز میں پلنے والی جن کا مال پورے عرب کی منڈیوں میں جاتا تھا وہ بھی میرے آقا ﷺ کے ساتھ اس گھاٹی میں رہیں۔ آپ کو یہاں کئی کئی دن کچھ کھانے کو نہ ملتا تھا۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا خشک چمڑے پانی میں بھگو کر گزارہ کرتیں اور ساتھ اللہ تعالیٰ کا شکر کرتی تھیں۔

سارے مکان بک گئے۔ اُن کا سارا مال اللہ کی راہ میں آقا ﷺ نے خرچ کر دیا لیکن سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کبھی نہیں کہا کہ کیوں خرچ کیا۔ بلکہ کہتی ہیں کہ جب تک زندہ رہوں گی آپ کے ساتھ قدم بقدم چلوں گی۔ آپ ﷺ کے سانس کے ساتھ سانس لوں گی۔ جو زندگی کے چار دن باقی ہیں اے میرے محبوب آپ کی وفاداری میں گزاروں گی۔ وفاداری اور ناز نخرے میں پلنے والی سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ کے ساتھ شعب ابی طالب کی گھاٹی میں ساتھ رہیں اور خشک چمڑے بھگو بھگو کر چبتی رہیں اور درختوں کے پتے کھا کر گزارہ کرتی رہی تھیں۔ تین سال بعد جب سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا گھاٹی سے باہر آئیں تو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ہڈیوں کا ڈھانچہ بن چکی تھیں۔

میرے پاک نبی ﷺ کو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اس مصیبت کی گھڑی میں اکیلا نہیں چھوڑا اور ایوب کو اس کی بیوی نے بیماری کی حالت میں بھی نہیں چھوڑا۔ یہ وفادار اور غم خوار بیویاں ہیں میرے آقا دس نبوت شعب ابی طالب سے باہر آئے خدیجہ بیمار ہوگئیں۔ جب تک خدیجہ زندہ رہیں میرے آقا نے کوئی دوسرا نکاح نہیں کیا۔ کوئی دوسری شادی نہیں کی۔

دس نبوت رمضان المبارک سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا رمضان سے پہلے بیمار ہوگئیں۔ کمزوری ہوگئی آقا سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس پوری پوری رات بیٹھ کر گزار دیتے۔ ساری رات غم خوار بیوی کے پاس بیٹھے رہتے۔ ۱۱ رمضان المبارک کو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا رخصت ہوگئیں۔

آقا بڑے پریشان ہیں۔ بڑے غمگین ہیں۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو مکہ المحلہ جو برائے قبرستان ہیں اس میں خود دفن کیا۔ اپنے ہاتھوں سے مٹی ڈالی ہے۔ آقا کی آنکھوں سے آنسو قبر کے اوپر گرے اور وہ مٹی کا حصہ تر ہوگیا۔ ساری زندگی میرے آقا خدیجہ کی وفا اور محبت کو یاد کرتے رہے۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی محبت کو یاد کرتے رہے۔ آقا خاموش خاموش گھر آتے ہیں۔ خاموش بیٹھتے ہیں۔ دوسرا نکاح سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ کیا۔ جب تک سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا زندہ رہیں آپ ﷺ نے دوسرا نکاح نہیں کیا۔ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد میرے پاک نبی ﷺ نے دوسرا نکاح سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا سے کیا۔ تیسرا نکاح امی عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ کیا۔ امی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے بیٹھے ہیں اور کہتے ہیں کہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا جیسا کوئی نہیں۔

میرے پاک نبی جنگ بدر کا موقع ہے بڑے بڑے قیدی بن کر آئے ابولیث میرے نبی کا داماد بھی قیدی بن کر آ رہا ہے۔ بی بی زینب کے گھر والا بھی قیدی بن کر آیا۔ آقا فرماتے ہیں: فدیہ لے آئیں اور اپنے اپنے قیدی چھڑا کر لیتے جائیں۔ ابولیث کی بیوی زینب نے میرے پاک نبی کی بیٹی نے اپنے گلے کا ہار اتارا اور فدیہ دیا۔ آقا کو وہاں پہنچ کر ہار دیا گیا۔ کعبہ کے رب کی قسم! میرے پاک نبی نے ہار کو پکڑ لیا اور زار و قطار رو رہے ہیں۔ آنکھو سے آنسو نکل رہے ہیں۔ ساتھی کہہ رہے ہیں سوہنیا بات کیا ہے اور آپ فرماتے ہیں: یہ جو ہار

ہے یہ میری بیوی خدیجہ کا ہار ہے۔آج آپ نے اپنی بیوی خدیجہ کی نشانی دیکھی اور زار وقطار روتے اور کہتے ہیں اللہ کا واسطہ ہے اگر آپ اجازت دیں تو اپنی بیٹی سے اس کی ماں کی نشانی جو ہار ہے وہ واپس کر دوں۔

غم خوار اور وفادار بیویاں ایسے یاد آتی ہیں آج آقا نشانی دیکھ کر رونے لگے۔گھر کے اندر اچھا سالن بنا۔آقا فرماتے ہیں: عائشہ! خدیجہ کی سہیلیوں کی طرف ضرور سالن بھجوا دینا۔ بکری ذبح کی تو آپ نے فرمایا کہ یہ گوشت خدیجہ کی سہیلیوں کو ضرور بھجوا دینا۔

آقا فرماتے ہیں: ایک دن میں بیٹھا ہوں خدیجہ برتن میں کھانا لے کر آئیں۔ایک مہمان آئے اور کہتے ہیں کہ آپ کی بیوی خدیجہ رضی اللہ عنہا آرہی ہیں۔رب ذوالجلال کا سلام کہیں۔خدیجہ رضی اللہ عنہا وہ ہے جس کو رب بھی سلام کہتا ہے۔میرے آقا فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی کرنے لگے ہیں فرمایا: اپنی ازواج کو کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو تیاری کروا دیں۔تیاری کیا کرنی ہے وہی پرانا کپڑوں کا جوڑا جو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پہنا ہے۔وہی کپڑوں کا جوڑا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پہنا دیا جاتا ہے۔ایسے جارہی ہیں آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ اپنی بیٹی کو علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ وداع کرنے لگے ہیں۔ام سلمہ کہتی ہیں کہ فاطمہ کاش تیری ماں خدیجہ زندہ ہوتیں۔آپ کو بڑی خوشی کے ساتھ وداع کرتیں۔خدیجہ رضی اللہ عنہا کا نام آقا ﷺ کے کان میں پڑا خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفاداری آپ کو یاد آ گئی۔

آقا فرماتے ہیں: ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں موقع پر آپ نے خدیجہ کو یاد کروا دیا۔واہ خدیجہ جیسا کوئی نہیں ہے۔فرماتے ہیں: ام سلمہ رضی اللہ عنہا خدیجہ رضی اللہ عنہا مجھے کہتی ہیں کہ چھوٹی بیٹی کی شادی پر میں نے یہ دنیا ہی چھوڑ کر چلے جانا ہے۔جیسے دکھی بیمار والدین کہا کرتے ہیں۔ میرے بچے کی جلدی شادی کر دو۔اس کے ہاتھوں کو مہندی لگانا چاہتی ہوں۔پتہ نہیں میں کب یہ دنیا چھوڑ جاؤں۔آقا فرماتے ہیں کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا!

خدیجہ رضی اللہ عنہا مجھے کہتی ہیں۔آج وہ دن آ گیا ہے جب خدیجہ رضی اللہ عنہا اس دنیا میں نہیں ہے وہ ہمیں چھوڑ کر چلی گئیں۔سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے کان میں یہ آواز پڑی۔فاطمہ رضی اللہ عنہا رو پڑی

اور کہتی ہیں کہ ماں کا پیدا کیا ہوا کوئی میرا بھائی بھی نہیں۔ جو فاطمہ رضی اللہ عنہا کو الوداع
فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ماں خدیجہ رضی اللہ عنہا بھی کہتی ہیں جو فاطمہ کو الوداع کرے۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ماں
یاد کر کے رو پڑی۔

بٹھایا مینوں وچ ڈولی دے
اے جدائی سہہ سیں گی ساں
پکی جدائی ماں والی سن کے
ایتھے آکے رہ گئی ساں
ڈھانچہ بن کے گئی پھراں میں
آخر چند ساہواں نال
ماں تنی ہون میں میکے آنا
میکے ہوندے نے ماواں نال
عیداں آون بن ماواں دے
اے عیداں کنویں ہندیاں نیں
دیکھ کے خوشیاں لوکاں دیاں
میری اکھاں پھر پھر روندیاں نیں
ہون مچھلی وانگوں تڑفنا پیاں
کسے نوں کیوں تڑواں تاں
ماں نئی میں میکے آنا
ماں باج دسدا لوکو گھر اَج خالی خالی اے
اجڑ اوناں دے باغ نے جاندے
تڑ جاندے جناں دے مالی نیں
جناں دیاں مر جاون ماواں

او گلاں کرن ہوا واں نال
نی میں ہوں میں میکے آنا
ماں نال پھبدا گھر دا سارا ویڑا اے
سر تے ہتھ رکھ کے جو پیار او دیوے
مینوں دس او کیہڑا اے
میرے وانگوں ہر کوئی اکھے
ستا لا میں مرجانواں نال
ماں نی میں میکے آنا

آمنہ کے لعل جناب محمد نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے سینے کے ساتھ لگایا۔ آقا فرماتے ہیں کہ فاطمہ حوصلہ کرو۔ میں آپ کو خدیجہ والا بھی پیار دوں گا اور بابا محمد ﷺ والا بھی پیار دوں گا۔ یہ دن بہت عجیب تھا۔ آقا ﷺ نے خدیجہ کی جدائی میں رو رو کر فاطمہ کو الوداع کیا۔ ساتھ فرمایا: بیٹی اللہ کا واسطہ، اگر خدیجہ زندہ ہوتی تو ساری ذمہ داری بھی اٹھالیتی۔ میری بیٹی میری بات دھیان سے سن لو۔ علی غریب ہے۔ علی کے پاس مکان نہیں۔ علی کے پاس کھانے کے لیے ایک وقت کی روٹی نہیں۔ تمہیں اللہ کا واسطہ علی کو ناجائز تنگ نہ کرنا۔

جب ماں باپ اس طرح کی تربیت کر کے بیٹیوں کو رخصت کرتے ہیں تو اللہ کی قسم بیٹیاں اجڑ کر ماں باپ کے گھر نہیں آتی ہیں۔ آقا بیٹی کو نصیحتیں کر کے رخصت کرتے ہیں۔

بیوی سو جو خاوند نوں رکھے راضی
منے اُس دے اشاریاں نوں
گل خاوند دی توں اے محل سمجھے
تے نہ ویکھے کسے دے اچے چباریاں نوں
مرو تڑ دیاں ماں تی نوں مت دیندے
نی تینے میری اک گل دا خیال رکھیں

جتھے میرا خاوند پیر رکھے اوتھے تو سر دے بال رکھیں
گھرو تڑدیاں ماں تی نوں مت دیندی
نی تھپے شکر کریں تو ہر حال اندر
نالے اپنا آپ سنبھال رکھیں
نی بیٹے ماں گھرو تڑدیاں تی نوں مت دیندی
جیہڑی شعیب نبی دی بیٹی نے چال چلی
او چال تو اوپر زمین رکھیں

آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ نے اس طرح خدیجہ رضی اللہ عنہا کی جدائی میں فاطمہ کو الوداع کیا۔ غم خوار بیوی کون ہوتی ہے۔ ایک دن میرے آقا ﷺ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں تشریف فرما ہیں۔ باہر سے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن حالہ رضی اللہ عنہا آئیں اور دروازہ کھٹکھٹایا اور صحن میں امی عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آ کر بیٹھ جاتی ہیں اور آقا ﷺ اندر آرام فرما رہے ہیں۔ سیدہ حالہ رضی اللہ عنہا جو ہیں وہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں اور ابولہب کی اماں جان ہیں۔ ان کی آواز اماں خدیجہ سے ملتی جلتی تھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے گفتگو کر رہی تھیں اور آقا ﷺ تڑپ کر اٹھتے ہیں اور کہتے ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا مجھے ایسے ہی لگ رہا ہے کہ جیسے میری خدیجہ رضی اللہ عنہا ہی اٹھ کر آ گئی ہیں۔ وفادار بیویاں اس طرح یاد آتی ہیں۔ آقا ﷺ کہتے ہیں خدیجہ رضی اللہ عنہا ایسے لگ رہا ہے کہ جسے میری خدیجہ رضی اللہ عنہا ہی آ گئی ہیں۔ اماں جی فرماتی ہیں کہ اے میرے محبوب ﷺ خدیجہ رضی اللہ عنہا بڑی عمر کی اللہ کے پاس چلی گئی ہیں۔ یہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نہیں بلکہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن حالہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

اس طرح بندہ اُس کو یاد کرتا ہے جو ہر وقت میں رہا کرتا ہے۔ واہ اماں خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کی وفا اور غم خواری پر میں صدقے جاؤں۔ آپ ﷺ کہتے ہیں کہ دیکھیں ناں حالہ رضی اللہ عنہا کی آواز خدیجہ رضی اللہ عنہا سے کس قدر مل رہی ہے۔ امی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھ سے نہ رہا گیا میں نے کہا کہ وہ بڑی عمر کی خدیجہ رضی اللہ عنہا جو بوڑھی تھی ابھی تک اُسے یاد کیے

جا رہے ہیں۔ اب تو آپ کے آس پاس اتنی ساری بیویاں ہیں۔

میرے آقا ﷺ کا چہرہ غصے سے لعل ہو جاتا ہے۔ آقا فرماتے ہیں: عائشہ رضی اللہ عنہا میری خدیجہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ہی تھی۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کو پتا ہے جب کے والوں نے مجھے پریشان کیا۔ میری خدیجہ رضی اللہ عنہا نے میرا ساتھ دیا اور جب کے والوں نے مجھے پتھر مارے تھے تو خدیجہ میرے زخموں پر مرہم رکھتی تھیں۔ مکہ والوں نے جب مجھے تنگی دی تو خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنا مال میرے قدموں میں نچھاور کر دیا۔ خدیجہ میں سے اللہ نے مجھے چار بیٹیاں اور دو بیٹے دیئے تھے اور اللہ کی قسم! میری کوئی بیوی خدیجہ رضی اللہ عنہا کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

اے عائشہ رضی اللہ عنہا سن لے! خدیجہ رضی اللہ عنہا نے میرے ساتھ پچیس سال گزارے۔ اک لمحہ ایک منٹ بھی ایسا نہیں آیا کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے مجھے ناراض کیا ہو۔ ایک بڑی عمر کا بابا چیچہ وطنی سے اُس کی میرے ساتھ ملاقات ہوتی کہتا ہے۔ قاری صاحب چالیس سال کی عمر میں میری بیوی اس دنیا سے چلی گئی۔ میں نے کہا کہ بابا جی شادی کر لیتی تھی تو کہتا۔ اُس کی وفا، محبت اور خدمت مجھے کبھی نہیں بھولتی۔ میرا دل نہیں کرتا کہ دل میں اُس کی جگہ کوئی اور لے لے۔

لوگو! اگر بیوی غم خوار بن جائے تو مرد کے حوصلے بلند ہو جاتے ہیں۔ اگر بیوی تابعدار ہو تو خاوند ہر پریشانی سے ٹکرا جاتا ہے۔ اے عورتو! میں پھر اپیل کروں گا آقا فرماتے ہیں کہ نیک اور تابعدار بیوی کی نیکی ستر ولیوں سے زیادہ ہوتی ہے۔

اپنے شوہروں کی وفادار بن جاؤ۔ ایوب علیہ السلام کی بیوی نے وفاداری کی اور اللہ نے اُسے دنیا اور آخرت میں عزتیں دیں۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے غم خواری دکھائی اور وفاؤں کا ثبوت دیا۔ آقا ﷺ آخری وقت تک فرمایا کرتے تھے کہ خدیجہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ہی تھی۔ آقا ﷺ گردن نیچی کر کے بیٹھ جاتے اور نظریں اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھتے اور کہتے واہ خدیجہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ہی تھی۔ اللہ کرے ہماری بیویاں بھی وفادار اور غم خوار بن جائیں۔

اللہ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قیامت کی نشانیاں

﴿وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرٰى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ﴾

(الزمر: ٦٨-٦٩)

و قال النبی ﷺ و یحشر الناس یوم القامة عراة حفاة غرلا

صدق الله العظیم و صدق الرسول النبی الکریم۔

روتے جاکے بنی اے بڑی مشکل
روتے عملاں دی سخت پرچول ہووے

توجو میری طرف کر کے بات کو ساعت فرماؤ

اوتے جاکے بنی اے بڑی مشکل
اوتے عملاں دی سخت پرچول ہووے
اوتے کم نئیں یارو سفارشاں دا
سارا عمل اُوتے تکڑی تول ہووے
تے ہر اک دے سامنے آجانا
ہر ایک دا سامنے آجانا
تے منوں جو بولیاں بول ہووے
تے اُوندے کولو فرشیاں کی پوچھنا
اوندے کولوں فرشیاں کی پچھنا
خزانہ توحید جس دے کول ہووے

اور

اللہ پاک دی نظر دے وچ اوکچھ دی نئیں
پانویں شکلوں صورتوں چنگ ہووے
اللہ پاک دی نظر دے وچ اوکچھ دی نئیں
پانویں شکلوں صورتوں چنگ ہووے
کوڈی مُل نئیں اوندا خدا اگے
پانویں قانون نالوں دولت مند ہووے
تے کلیاں علم پڑھیاں بن دی نئیں
کلتیاں علم پڑھیاں گل بن دی نئیں
پانویں پڑھ رہاں عمر گئی لنگ ہووے
او یارو رب اونوں پسند کردا

ہر قسم کی حمد و ثناء اللہ جل شانہ کی شان اقدس کے لیے ہے درود وسلام آقا کائنات سیدالاولین والاخرین امام اعظم کائنات امام المرسلین امام المجاھدین سیدنا جناب محمد الرسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس اطہر کے لیے ہے۔

حضرت محترم! یہ تقریروں کا سلسلہ کوئی آج ہی شروع نہیں ہوا بلکہ بڑی دیر سے چلے بھی چلتے آرہے ہیں علمائے کرام تقاریر بھی فرمارہے ہیں اوران شاء اللہ قیامت تک یہ دین کا سلسلہ تقاریر کا تبلیغ کا سلسلہ جاری رہے گا۔

بات یہ ہے کہ ہم سن لیتے ہیں اور سمجھ بھی لیتے ہیں لیکن عمل نہیں کرتے اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج ہماری تعداد ملک پاکستان میں بھی بہت ہے اور اوپر والی سطح پر دوسرے ممالک میں بھی مسلمان کم نہیں، لیکن اس کے باوجود ملک ہمارا ہے لیکن یہاں قانون یہود و نصاریٰ کا چلتا ہے۔ یہ کس کا نتیجہ ہے بدعملی کا نتیجہ ہے جب تم میں عمل موجود ہے تب تم مدینہ میں بیٹھے ہوتے تھے تمھارا نام سن کر روس فارس کانپ جایا کرتے تھے آج تمھارا عمل ختم ہوگیا اور آج یہ

پوزیشن ہے کہ ملک ہمارا اور قانون یہود و نصاریٰ کا، ہیڈ روم تمھارا اور اس میں لٹریچر یہود و نصاریٰ کا، بازار تمھارا اور تصویریں انڈیا کی کنجریوں کی۔

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

حضراتِ محترم! محبت سے سماعت فرماؤ دوران گفتگو اگر میری زبان سے کوئی کڑوا جملہ نکل جائے تو اپنا چھوٹا بھائی ہونے کی حیثیت سے درگزر کرنا لیکن دیکھو جب پیار سے اُٹھ کر جاؤ تو سبق پلے سے باندھ کر جاؤ مسجد سے باہر جاؤ ایک ذہن میں ایک عزم لے کر جاؤ کہ ان شاء اللہ آج کے بعد یہ نہیں کریں گے۔

﴿فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ۝﴾

اللہ تعالیٰ پر توکل کر کے جب تم جلسہ سن کر تقریر سن کر کوئی عمل اپنی مٹھی میں لے کر جاؤ گے ان شاء اللہ تمھیں رات جاگنے کا فائدہ ضرور ہوگا اور اگر میں تین گھنٹے تقریر کروں اور جلسہ پورے آٹھ دن جاری رہے علمائے کرام آئیں بیان کریں اللہ تعالیٰ اُن کو جزا دے تم کو بھی جزا دے ویسے ہی جھولیاں جھاڑ کر چلے جائیں عمل نہ کریں میں سمجھتا ہوں ہمارے جلسے کا بھی کوئی فائدہ نہیں تمھارے بیٹھنے کا بھی کوئی فائدہ نہیں میرے بیان کرنے کا بھی کوئی فائدہ نہیں۔ کیوں بھئی صحیح بات ہے نا!! اس لیے شروع میں یہ ذہن بناؤ کہ جو کچھ سنتا ہے ان شاء اللہ اُس پر عمل بھی کرنا ہے۔

میری دعا ہے کہ جو کچھ میں بیان کروں اللہ تعالیٰ ہمارے سمیت تمام آنے والے دوستوں کو عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

حضرات محترم! قرآن پاک کی جو آیت مبارکہ اس وقت میں نے تلاوت کی ہے اللہ جل شانہ نے اس آیت پاک میں قیامت کے چند ایک مناظر کا ذکر فرمایا ہے۔

حضرات محترم! احادیث اور قرآن پاک نص میں کتاب سنت میں سے قیامت کی دو نشانیاں ملتی ہیں جن کو علاماتِ صغریٰ اور علاماتِ کبریٰ کہا جاتا ہے یہ تمھاری اطلاع کے لیے

عرض ہے کہ علامات کبریٰ قیامت کی ساری نشانیاں ہی پوری ہو چکی ہیں۔

مثال کے طور پر قیامت کی نشانیوں میں یہ بات شامل ہے کہ قیامت کے نزدیک قتل عام ہوں گے میرے خیال میں ہمارے معاشرے میں نہیں ہو رہا کوئی نہیں ہو رہا، نا؟ ہا ہو رہا ہے، دوسرے منبر پر فرمایا: قیامت کی علامات صغریٰ میں یہ بات بھی شامل ہے کہ ناچ گانا اور موسیقی عام ہو جائے گی۔ یہاں ابھی بازار چلے جاؤ یہ تو تمھیں ابھی مل جائے گی۔

الغرض بات مختصر، میں بات کو ذرا آگے چلاؤں تقریباً علامات صغریٰ تمام مکمل ہو چکی ہیں اور علامات کبریٰ قیامت کی بڑی نشانیاں دس ہیں اور اُن دس نشانیوں میں سے کم از کم ایک نشانی پوری ہو چکی ہے۔ قیامت کی دس نشانیوں میں ایک یہ نشانی بھی ہے کہ قیامت کے نزدیک اللہ تعالیٰ بعض جگہوں کو زمین میں غرق کر دے گا اور یہ نشانی پوری ہو چکی ہے۔

کیوں بھئی پتہ ہے یا نہیں، یا میں نشاندہی کر دوں۔ یہاں سے جاؤ مظفر آباد میں جاؤ جا کر ہوٹل دیکھو جہاں سرعام میرے پرودگار کی نافرمانیاں ہوتی تھیں۔ جہاں سرعام بدکاریاں ہوا کرتی تھیں، بے غیرتیاں ہوا کرتی تھیں، میرے پروردگار کو غصہ آیا اللہ تعالیٰ اتنی جگہ کو زمین میں غرق کر دیا۔

تمھارا کیا خیال ہے اگر مظفر آباد کا ہوٹل غرق ہو سکتا ہے یہ شیخوپورہ کے بازار غرق نہیں ہو سکتے، جو رب اُن کو روزی دیتا ہے وہی تمھیں دیتا ہے اور دوستو تمھارا شیخوپورہ غرق ہو سکتا ہے کیا اوکاڑہ میں بھونچال نہیں آ سکتا، آ سکتا ہے یہ تو اُس کی مہربانیاں ہیں کہ دیکھ رہا ہے کہ دن رات گناہ کر رہے ہیں۔ زمین کہتی ہے یا اللہ مجھے اجازت دو میں پھٹ جاؤں اتنے بڑے بڑے گناہ میرے اوپر......؟

اللہ تعالیٰ پھر بھی فرماتا ہے: نہ یہ میرے بندے ہیں انھیں آرام کی نیند سُلا دو ان کو پھرنے دو، انھیں عیش کرنے دو، ان کو موجیں کرنے دو، سب کچھ ہو رہا ہے لیکن جب اللہ تعالیٰ کی پکڑ آ گئی۔

﴿اِنَّ بَطۡشَ رَبِّكَ لَشَدِيۡدٌ ﴾

جب اللہ تعالیٰ کی پکڑ آ گئی پھر بڑے بڑے لوگ تباہ و برباد ہو جایا کرتے ہیں۔

اللہ اکبر……

حضرات محترم! قیامت کی بڑی نشانیوں میں سے ایک فتنہ دجال ہے اور دجال کا فتنہ وہ ہے جس سے حضور اکرم ﷺ بذات خود پناہ مانگا کرتے تھے دجال ہے یا نہیں ہے اگر ہے تو کہاں ہے؟ اُس کی صورت کیسی ہے؟ وہ کب آئے گا ان شاء اللہ بخاری کی روایت سے ثابت ہو جائے گا ذرا توجہ کرتے جانا، میرے اور تمھارے پیر و مرشد جناب محمد ﷺ، آقا کا نام آئے تو اوّل تا آخر مجمع درود سے جھوم اُٹھے۔

جناب محمد ﷺ، آج دنیا والوں کے خیال دور کردو، جناب محمد ﷺ ایک دن میرے آقا نماز سے فارغ ہوئے ہیں نماز پڑھنے کے بعد میرے آقا فرمانے لگے۔

اے میرے ساتھیو! کوئی بندہ اپنی جگہ سے اُٹھ کر نہ جائے آج میں تم سے کوئی خصوصی بات کرنا چاہتا ہوں میرے آقا کے سارے صحابہ رضی اللہ عنہم بیٹھ گئے ہیں حضور سرور کائنات فرماتے ہیں اے میرے ساتھیو! سنو نا، میرے پاس ابھی ابھی تمیم داری آ کر بیٹھا ہے یہ عیسائی مذہب سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوئے۔

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں سوہنے محبوب ﷺ! میں ایک دن جنگل کا سفر کر رہا تھا سمندر کا سفر کرتے کرتے میری بیڑی دریا اور سمندر کی لہروں میں آ گئی۔ میں ایک جزیرے کے کنارے پہ پہنچا ہوں۔ آقاؐ! میں جزیرے میں داخل ہوا ہوں سامنے میں نے ایک ایسا بندہ دیکھا ہے جس کے پورے جسم پر بال ہی بال ہیں جسم کا کوئی حصہ نظر نہیں آ رہا ہے، اُس سے ڈر کر پیچھے ہٹ گیا مجھے وہ اشارے سے کہتا ہے میرے ساتھ چلو، نا۔

آقا ﷺ! میں نے اُس کے ساتھ چلنا شروع کر دیا چلتے چلتے ایک جنگل میں پہنچتے ہیں۔ اس جنگل میں جناب ایک کمرہ موجود ہے اس کمرے میں ایک بڑا قوی ہیکل جوان سنگلوں سے جکڑا ہوا ہے اور اُس کی آنکھ ایسے ہے جیسے انگور کا دانا ہے آنکھ کا ڈیلا اتنا باہر نکلا ہوا ہے۔ میں نے پوچھا بتاؤ تم کون ہو یہ بول کر کہتا ہے میں ان باتوں کا جواب بعد میں دوں

گا۔ پہلے تم بتاؤ تم کون ہو؟

یہ بتاؤ نا، عرب اعراب کا فلاں چشمہ پانی دے رہا ہے یا نہیں دے رہا؟

میں نے کہا...... جناب اس چشمے میں پانی تو موجود ہے۔

عرب کے فلاں باغ میں کھجوروں کا پھل موجود ہے یا نہیں؟

یہ کہنے لگا ہاں ہاں پھل بھی موجود ہے۔

سوہنیا جو تیسرا سوال مجھ سے کیا ہے جس سوال کی وجہ سے میں کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوا ہوں یہ تیسرا سوال مجھ سے یہ کرتا ہے کہتا ہے۔

مجھے بتاؤ نا عرب کی زمین پر کیا کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے یا نہیں؟

نبوت کا دعویٰ کیا ہے یا نہیں؟

اللہ اکبر......

میں نے کہا......میں اس علاقے کا رہنے والا تو نہیں۔ میں وہاں کے رہنے والا نہیں لیکن ہاں مجھ تک خبر یہ پہنچی ہیں وہاں کسی بندے نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے کوئی بندہ کہتا ہے کہ مجھ پر آسمانوں سے فرشتہ نازل ہوتا ہے۔

اے میرے سوہنے محبوبؐ! میں اتنی بات کہہ کر چپ ہوگیا ہوں اب میں چپ ہوگیا ہوں اور اُس نے بولنا شروع کر دیا ہے بول کر کہتا ہے اے آنے والے میں تمھیں ایک بات بتاتا چلوں میرا نام دجال ہے اللہ تعالیٰ نے مجھے یہاں سنگلوں میں جکڑا ہوا ہے قیامت کے نزدیک اللہ تعالیٰ مجھے چھوڑ دے گا میں کائنات کے خطے خطے میں جاؤں گا لیکن اے تمیم داری! یہ بات نوٹ کرلو اگر کوئی بندہ میرے فتنے سے بچنا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے بچالے گا۔

جو بندہ اللہ کے قرآن سے پیار کرتا ہے جو بندہ قرآن پاک سے محبت کرے گا وہ جو کتاب اس نبی ﷺ پر نازل ہوئی ہے جو بندہ اُس پر عمل کرے گا اللہ تعالیٰ اسے میرے فتنے سے محفوظ فرمالے گا۔

پتہ یہ چلا کہ اگر کوئی بندہ دجال کے فتنے سے بچنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ کے قرآن پاک کی

تلاوت نہیں کیا کرے اللہ تعالیٰ کے قرآن کو پڑھا کرے اللہ تعالیٰ دجال کے فتنے سے محفوظ فرمالے گا اور وہی بات تو میں بتانے کے لیے آیا ہوں یہی تو میں تمہیں کہتا ہوں

آمن لے قرآن در کہنا
جے توں جنت وچ گھر لینا
آمن لے قرآن در کہنا
جے توں جنت وچ گھر لینا
چھڈ رسم و رواج تامی
کر نبیؐ دی قبول غلامی

میں نے داڑھی رکھ لی تو لوگ مجھے بوڑھا کہنے لگیں گے۔ میری شادی میں بینڈ باجا نہ آیا لوگ کہیں گے شادی ہوئی ہے یا مرگ ہوئی ہے۔

چھڈ رسم و رواج تامی
کر نبیؐ دی قبول غلامی
تینوں حوراں دی رہن سلامی
تینوں حوراں دی رہن سلامی
پا لے سنت والا گہنا
آمن لے قرآن دا کہنا
جے توں جنت وچ گھر لینا

اور

پھر چل ہاں کے بیت اللہ
تیرے معاف گناہ کرے اللہ
پھر چل ہاں کے بیت اللہ
تیرے معاف گناہ کرے اللہ

اوندی رحمت دا پڑ بھا

ادھر اُدھر منہ مارنا چھوڑ دے کس کس کو راضی کرو گے کس کس کی طرف جاؤ گے۔ اس دنیا کو جتنا راضی کرو گے یہ دنیا تم پر راضی نہیں ہوگی۔ ایک عرش والے خدا کو راضی کر لو ساری کائنات تم پر راضی ہو جائے گی۔

بھر جھل ہاں کے بیت اللہ

تیرے معاف گناہ کرے اللہ

اوہدی رحمت دا پڑ بھا

اوہدی رحمت دا پڑ بھا

زر اس دے خیر ولینا

جے توں جنت وچ گھر لینا

توجہ کرنا! اللہ تعالیٰ کا قرآن کیا کہہ رہا ہے فرمایا:

﴿وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ أُخْرٰى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُوْنَ﴾

اللہ اکبر......

اب تم ذرا توجہ کرتے جانا! ان شاء اللہ، اللہ کی توفیق سے میں میدانِ محشر کا نقشہ قرآن پاک کی آیتیں پڑھ پڑھ کر تمہارے سامنے رکھوں گا پر تمہاری توجہ کی ضرورت ہے فرمایا جب قیامت کی ہولناکیاں شروع ہوں گی تب صور پھونکا جائے گا توجہ کرتے جانا کوئی جناب اپنی جھولی میں سبق ڈالکر لے جاؤ اے دوستو! فکر ڈال کر لے جاؤ فرمایا صور پھونکا جائے گا۔

﴿فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ﴾

اس پھونک کی وجہ سے دنیا کا ہر بندہ ختم ہو جائے گا۔

﴿ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ أُخْرٰى﴾

پھر دوسری بار قرناء میں پھونکا جائے گا کیا معنی دو دفعہ دو دفعہ اسرافیل علیہ السلام قرنا میں پھونک مارے گا سوال یہ پیدا ہوا ان دونوں نفطوں کے درمیان فرق کتنا ہوگا۔

بخاری کی روایت ہے فرمایا:

((مابین نفقتین اربعون))

فرمایا ان دونوں نفطوں کے درمیان چالیس دنوں کا فرق ہے چالیس دنوں میں اللہ کیا کریں گے کھولو رب کا قرآن پڑھو جو ریشم کے کپڑوں میں لپیٹ کر رکھا ہوا ہے ہائے مٹی پڑ گئی پر تمہیں اب بھی پڑھنے کا ٹائم نہ ملا روئے اپنی قسمت پر رو ہا کرو، نا۔

ڈائجسٹ تمہاری قسمت میں آجاتے ہیں، جنگ اخبار کے چھپے صفحے تیری قسمت میں آجاتے ہیں آفرین ہے، نہیں آتا تو تمہاری قسمت میں رب کا قرآن نہیں آتا۔

الله اكبر الله

فرمایا ان دنوں میں کیا ہوگا؟

﴿وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًاO فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًاO لَا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّلَآ اَمْتًاO﴾

فرمایا کائنات والو! ان چالیس دنوں کے درمیان یہ جو بلند پایہ پہاڑ نظر آتے ہیں اللہ تعالیٰ زمین کے سطح کی بالکل برابر کریں گے پھر اتنی تیز بارش ہوگی جناب زمین نرم ہوکر میدے کی طرح ہو جائے گی۔

﴿ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى﴾

آخری چالیس دن پورے ہو گئے پھر دوسری بار صور پھونکا جائے گا اب لوگ قبروں سے نکلیں گے کیسے نکلیں گے۔

مسلم کی روایت ہے فرمایا:

((فینبتون فینبطون کما ینبت الفیل))

ایسے جیسے زمین سے ترکاریاں اُگتی ہیں ایسے زمین سے مردے نکلنا شروع ہو جائیں گے۔

اللہ اکبر اللہ

حضرات ذرا توجہ کرتے جانا! میں نے شروع میں یہ کہا ہے توجہ تم کرو ان شاء اللہ میں تمہیں مسئلہ سمجھا کر جاؤں گا۔ کوئی بات تمہارے پلے میں ڈال کر جاؤں گا فضل کرے میرا رب اور تم توجہ کرو ذرا! فرمایا دنیا والو! قبروں میں سے لوگ نکل کر کھڑے ہو گئے ہیں۔

اللہ اکبر اللہ

اور کھڑے کس حالت میں ہیں۔ بخاری کی روایت ہے:

((یحشر الناس یوم القیام عراۃ حفاۃ غرلا))

فرمایا قبروں میں سے لوگ نکلیں گے جناب لباس بھی نہیں ہوگا نہ پاؤں میں کوئی چیز ہوگی بغیر ختنے کے ہوں گے۔

اللہ اکبر اللہ

اب ہر بندہ قبر میں سے نکل کر کھڑا ہے اور جانا کہاں ہے؟ کہاں جانا ہے؟ قبروں میں سے نکل کر کہاں جانا ہے دو، دو روایات ہیں ایک روایت کے مطابق میدان عرفات میں۔ اللہ تعالیٰ نے میدان محشر قائم کرنا ہے۔ دوسری روایت کے مطابق ملک شام کے کسی علاقے میں میرے پروردگار نے میدان محشر لگانا ہے وہاں لوگوں نے جانا ہے۔

میرے بھائیو! تم ایسے سمجھ لو کہ شیخوپورہ والوں نے قبر میں سے اُٹھ کر کہاں جانا ہے ملک شام میں، مثلاً سمجھنے کے لیے میری تقریر صرف اتنی ہے کہ میں نے تمہیں شیخوپورہ سے اُٹھا کر ملک شام میں لے کر جانا ہے بس اتنیسی تقریر ہے۔ ذرا توجہ کرتے جانا۔

اللہ اکبر اللہ

ہر بندہ قبر میں سے نکل کر کھڑا ہو گیا اب سب نے ملکِ شام میں جانا ہے ایک سوال دل میں پیدا ہوتا ہے اللہ سوہنیا یہ تو بتاؤ نا کسی بندے نے ملک شام دیکھا ہی نہیں تو وہ کیسے جائے گا؟ فرمایا میرا قرآن کھولو، نا ایک ایک مسئلے کا حل قرآن پاک بیان کر رہا ہے فرمایا:

﴿یَوْمَئِذٍ یَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِیَ لَا عِوَجَ لَهٗ وَ خَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ

﴿فَلَا تَسْمَعُ إِلَّا هَمْسًا﴾

فرمایا کائنات والو! میں میدانِ محشر میں ایک فرشتے کی ڈیوٹی لگادوں گا جو زور سے آوازیں دے گا اس کی آوازیں سن کر لوگ اس طرف دوڑنا شروع کردیں گے ایک اور سوال پیدا ہوا جناب کہاں ملکِ شام اور کہاں شیخوپورہ اتنی دور آوازیں کیسے پہنچیں گیں فرمایا:

﴿وَ خَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ﴾

فرمایا اس وقت لوگ اللہ تعالیٰ سے اتنے ڈریں ہوں گے اللہ تعالیٰ کا ڈر اس وقت دل میں اس قدر زیادہ ہوگا اگر کوئی بندہ سانس بھی لے گا تو بڑی مشکل سے لے گا، سناٹا چھایا ہوگا۔

سمجھدار لوگو! جب بالکل سناٹا چھایا ہو ویسے بھی اگر بندہ آواز دے تو بہت دور تک جاتی ہے ایک تمھاری آواز ایک فرشتے کی آواز فرق تم خود کرلو۔

اللہ اکبر اللہ ......

اب پتہ چل گیا سب ملکِ شام میں جانے کے لیے تیار ہوگئے ہیں؟ حضرات اب ذرا توجہ کرتے جانا۔ اب ہر بندے نے چل کر ملکِ شام میں جانا ہے اور دوستو یہی سبق میں تمھیں دینے کے لیے آیا ہوں یہی تو میں ڈرانے کے لیے آیا ہوں اوکاڑہ سے چل کر یہی تو پیغام دینے آیا ہوں یہاں سے چل کر تم نے ایسے ہی نہیں چلے جانا بلکہ اپنے اپنے اعمالوں کے سر پہ جانا ہے اگر نیک عمل کروگے جانے میں آسانیاں ہوں گی بُرے عمل کروگے تو اپنے اعمال کے سر پہ تمھارا سب کچھ ہوگا۔

اللہ اکبر اللہ

اللہ کے قرآن نے حالتیں بیان کی ہیں توجہ تم کرو اور اللہ کے قرآن کی میں بارش کرتا جاؤں یہ دیکھو، نا ایک پہلا بندہ شیخوپورہ سے نکل کر ملکِ شام جارہا ہے اس کی حالتیں کیا ہیں اس کی کیفیتیں کیا ہیں؟ فرمایا:

﴿وَ مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ يَوْمَ

الْقِيٰمَةِ اَعْمٰی() قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِیْٓ اَعْمٰی وَ قَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ﴾

الله اکبر

فرمایا ایک بندہ قبر میں سے نکلے گا فرمایا میں اسے آنکھوں سے اندھا کردوں گا اسے آنکھوں سے دکھائی دینا بند ہو جائے گا اب ذرا سوچو تو سہی جب آسمان کا سورج زمین سے ایک میل کے فاصلے پر ہو جب زمین تپ کر تانبے کی بن جائے جب تم نے لباس بھی نہ پہنا ہو پاؤں میں جوتے بھی نہ ہوں تم آنکھوں سے بھی اندھے ہو جاؤ مجھے بتاؤ تو سہی تمہاری کیفیتیں کیا ہوں گی مجھے بتاؤ تو سہی نا تم کیسے جاؤ گے یہ رو رو کر کہے:

﴿لِمَ حَشَرْتَنِیْٓ اَعْمٰی﴾

اللہ سوہنیا میری آنکھیں کہاں چلی گئیں۔ اللہ فرمائیں گے دنیا میں میرے ذکر سے منہ پھیرا تھا آج میں نے تم سے منہ پھیر لیا ہے۔

الله اکبر الله

میں صدقے اور قربان جاؤں اللہ تعالیٰ کا قرآن کتنی نصیحت بھری باتیں کرتا ہے اور دوستو جو بندہ اللہ کے ذکر سے منہ پھیرتا ہے نا، کل قیامت والے دن میرا پروردگار آنکھوں سے اندھا کر دے گا آنکھوں سے دکھائی دینا بند ہو جائے گا اب میں پوچھنا چاہتا اپنے اس جوان سے جو کہتا ہے موسیقی روح کی غذا ہے میرے دل کو دکھ ہو میں گانا سنوں میرے دل کو قرار پہنچ جاتا ہے میں پوچھنا چاہتا ہوں اپنے اُس جوان سے جو جناب دن میں دو دو کیسٹیں گانوں کی سن لیتا ہے، کہتا ہے میرے دل کو قرار پہنچتا ہے تو گانوں سے پہنچتا ہے اور دوستو آج پورے سو سال گزر جانے کے بعد تم کہتے ہو میرے دل کو قرار گانوں سے پہنچتا ہے جبکہ میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں میرے دل کو جب بھی پریشانیاں آتی ہیں نا میں بلال رضی اللہ عنہ سے کہتا ہوں یا بلال رضی اللہ عنہ!

((اذن ادهانا بصلوة))

اے بلال رضی اللہ عنہ اذان دو نا اللہ کا ذکر کر لیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے دلوں کو قرار مل جاتا

ہے۔ اللہ اکبر......

میرے محبوب ﷺ کے دل کو قرار پہنچے تو اللہ کے ذکر سے پھر میں کیوں نہ کہوں:

ذکر اللہ در بڑا نالا
اوئے ذکر اللہ دا بڑا نرالا
ٹٹے دلاں نوں جوڑن والا
ٹٹے دلاں نوں جوڑن والا
ٹٹے دلاں نوں جوڑن والا
تو ذکر دے موتی رول بندیا
اللہ ہی اللہ بول بندیا
اللہ ہی اللہ بول بندیا

میں نہیں کہتا اللہ کا قرآن کہہ رہا ہے فرمایا:

﴿اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ﴾

اللہ اکبر اللہ

میں صدقے اور قربان جاؤں، نہیں سمجھ آتی ایک اور بندہ دیکھو اللہ کا قرآن بیان کر رہا ہے یہ بھی قبر سے نکل کر ملک شام میں جا رہا ہے اور ذرا رب کا قرآن سورۂ بنی اسرائیل کی آخری آیت پڑھ لو۔

﴿وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا﴾

فرمایا دنیا والو! ایک بندہ قبر میں سے نکلے گا ایک بندہ قبر میں سے نکلے گا غور کرتے جانا غور قبر میں سے نکلے گا میں اسے آنکھوں سے اندھا کر دوں گا کانوں سے بہرہ کر دوں گا زبان سے گونگا کر دوں گا ٹانگیں اوپر کو کر دوں گا سر نیچے کو کر دوں گا میرے نبی ﷺ کے

صحابہ رضی اللہ عنہم میں کہرام مچ گیا سوہنے محبوب ﷺ یہ کتنی گندی کیفیتیں ہیں میرے آقا ﷺ کا ایک صحابی رضی اللہ عنہ اٹھ کر عرض کرتا ہے سوہنے محبوب ﷺ بندہ تو ٹانگوں پہ چلتا ہے پھر بلا اس وقت ہاتھوں پہ کیسے چلے گا۔

میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں اے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم جو پروردگار بندے کو ٹانگوں پر چلانے کی صلاحتیں رکھتا ہے وہ کل قیامت والے دن ہاتھوں پہ چلنا سکھائے گا اللہ فرمائے گا اے ظالم میں نے تمہیں پاؤں عطا کیے تھے کہ ان پاؤں پر چل کر مسجد میں آیا کرو گے تم ان پاؤں پر چل کر سینما جایا کرتے تھے آج میں نے تمہاری ٹانگیں اوپر کو اٹھادی ہیں مجھے چل کر دکھاؤ، میرا باپ مجھے دیکھ رہا ہے یہاں کون سا میری ماں مجھے دیکھ رہی ہے میں اپنے بھائی کے لیے ایک گھنٹ لے کر آیا ہوں۔

اے مرد نہ زنا کر خدا دیکھ رہا ہے
اے مرد دھیان کر خدا دیکھ رہا ہے
اور جلوت میں تو کچھ پاس رہا خلق خدا کا
خلوت میں بھی سرکار خدا دیکھ رہا ہے

اور

دنیا تیرے کرتوت کو دیکھے کہ نہ دیکھے
اے مردِ ریاء کار خدا دیکھ رہا ہے

اللہ اکبر اللہ

نظریں ایسی بناؤں کہ کل ان نظروں سے اپنے محبوب ﷺ کا دیدار کرسکو، آنکھیں ایسی بناؤ کہ کل ان آنکھوں سے میرے پیارے خدا کا دیدار کرسکو۔

اللہ اکبر اللہ

میرے پرودگار تمہاری آنکھیں بند کردی ہیں اور دوستو اللہ نے تمہیں زبان عطا کی تھی اس زبان سے میرا ذکر کیا کرو گے اپنے بوڑھے ماں باپ کو گالیاں دے کر آگئے ہو میں نے

تمھاری زبان بھی بند کردی ہے اب میں پوچھنا چاہتا ہوں تم سب نے مجھے ذرا بتاؤ تو سہی، نا اللہ نہ کرے لاکھ بار اللہ نہ کرے اگر مجھ اور تم میں سے کوئی بندہ کل میدان محشر میں اس سزا میں مبتلا ہو گیا بتاؤ کیفیتیں کیا ہوں گی؟ اور بتاؤ دوستو! اس وقت میرا اور تمھارا کیا بنے گا؟ اور جب میدانِ محشر میں اتنی بُری حالتیں ہوں گی اور اس وقت کے آنے سے پہلے پہلے تیاریاں کرلو، نا۔ اس وقت کے آنے سے پہلے پہلے اپنے آپ کو تیار کرلو اپنے سوہنے ہونے پر مان نہ کیا کرو تم سے پہلے یوسف کنعانی دنیا چھوڑ کر چلا گیا ہے اپنے دولت مند ہونے پر ناز نہ کیا کرو۔ تم سے پہلے قارون دنیا چھوڑ کر چلے گیا اپنے پاورفل ہونے پر مان نہ کیا کرو تم سے پہلے فرعون دنیا چھوڑ کر چلا گیا ہے اپنے جناب مرتبے ہونے والے پر تکبر نہ کیا کرو تم سے پہلے مکی مدنی سرکار ﷺ دنیا چھوڑ کر چلے گئے ہے۔

الله اكبر الله

آؤ دوستو کچھ تیاریاں کر کے لے جاؤ، کچھ سبق پلے سے باندھ کر لے جاؤ۔

الله اكبر......

یہ دنیا نہ میری ہے نہ تمھاری ہے ایک وقت آئے گا تم نے بھی چھوڑ جانا اور میں نے بھی چھوڑ جانا ہے اس لیے میرے دوستو/ بھائیو! شیخوپوری (مرحوم) کے لیے دعا کیا کرو اللہ میرے شیخوپوری (مرحوم) کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین بڑے پیار سے کہا کرتے تھے، بڑی محبت سے کہا کرتے تھے

الله اكبر الله

کہ:

دنیا نئیں بن دی بندے دی
ایویں بندہ ائی جانی دنیا دا
ایھئے لوگ بنائی پھردے نیں
اے تے اڈہ اے فانی دنیا دا

دنیا سے پیار ڈالنے کا فائدہ کوئی نہیں، دنیا سے محبت کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ جب تم نے دنیا چھوڑ کر چلے جانا ہے اللہ کی قسم کسی نے تمھارے پیارے ہونے کا تذکرہ نہیں کرنا کسی نے تمھارے دولت مند ہونے کا تذکرہ نہیں کرنا بلکہ ہر بندے نے تمھارے مرجانے کے بعد یہی کہتے پھرنا ہے اپنے اپنے طریقے سے اگر یادیں اچھی چھوڑ کر جاؤ گے تو لوگ اچھے طریقے سے یاد کریں گے اگر گندی یادیں چھوڑ کر جاؤ گے تو لوگ بُرے طریقے سے تمھیں یاد کریں گے اور اگر تمھاری یادیں اچھی ہوئیں پھر میں جیسے جگہ جگہ اپنے شیخوپوری رحمۃ اللہ علیہ کے لیے کہتا پھرتا ہوں کل کوئی تمھارے بارے میں بھی کہے گا میں بھی محبت سے کہتا ہوں میں بھی دردِ دل سے کہتا ہوں کہ:

اک مسافر تھا کچھ دیر ٹھہرا یہاں
اپنی منزل کو آخر روانہ ہوا
بات کل کی ہے محسوس ہوتا ہے یوں
جیسے بچھڑا ہوا اک زمانہ ہوا

یقین جانو! میں طالب علمی دور میں پڑھا کرتا تھا میں اتنا جلسوں پہ نہیں جایا کرتا تھا اسٹیج پہ بیٹھ کر بات کرتا ہوں جہاں شیخوپوری رحمۃ اللہ علیہ جاتے تھے میں وہاں جا کر تقریر سنا کرتا تھا مجھے اچھے طریقے سے یاد ہے گیارہ ربیع الاوّل کی رات اوکاڑہ میں بہت بڑا جلسہ ہوا کرتا تھا آخری بار شیخوپوری رحمۃ اللہ علیہ وہاں آئے میں اسپیشل چل کر اُن کی تقریر سننے گیا یقین مانو اس کے بعد کچھ دن ہی گزرے ہیں وہ دنیا چھوڑ کر چلے گئے یہاں آئے جنازہ پڑھنے کے لیے، جو پنڈ میں جنازہ ہوا میں جنازہ میں شریک تھا اور یہ دیکھ کر حیرانگی ہوئی واللہ کیسے لوگ دنیا کو چھوڑ کر چلے گئے ہیں ہماری زینت ہمارے اسٹیجوں کی زینت علامہ احسان رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے تھے وہ بھی دنیا چھوڑ کر چلے گئے حبیب الرحمٰن بنا کرتے تھے وہ بھی دنیا چھوڑ کر چلے گئے آج مالک آپ نے بہادر شہزادہ بھی ہم سے لے لیا آج ہمارے شیخ القرآن بھی دنیا چھوڑ کر چلے گئے میں نے محبت سے کہا میں نے پیار سے کہا کہ:

اک مسافر تھا کچھ دیر ٹھہرا یہاں
اپنی منزل کو آخر روانہ ہوا
اور وہ رونق کی صورت میں گزرا جہاں
اُن ہی راستوں پہ اُس کا جنازہ چلا

روز، جہاں بندہ رہتا ہو جہاں بندے کی رہائش ہو اگر بندہ اچھا ہو بندہ بازار میں سے گزرتا ہے بندہ کہتا ہے جناب السلام علیکم کوئی ادھر سے کہتا ہے جناب السلام علیکم میں کہتا ہوں یہاں کے لوگ جانتے ہوں گے میرے شیخوپوری رحمۃ اللہ علیہ جب بازاروں سے گزرا کرتے تھے لوگ محبت سے سلام کہا کرتے تھے اور دوستو! جن بازاروں میں لوگ سلام کہا کرتے تھے آج اُن بازاروں میں میرے شیخوپوری رحمۃ اللہ علیہ کا جنازہ بھی نکلا ہے نا،

وہ رونق کی صورت میں گزرا جہاں
اُن ہی راستوں پہ اُس کا جنازہ چلا
آگے آگے مسافر کی بارات تھی
پیچھے پیچھے زمانہ تھا روتا چلا

مجھے بڑے اچھے طریقے سے یاد ہے میں جب یہاں جنازہ پڑھنے آیا، نا اور اُس دن بارش بہت ہوئی تھی کیوں بھئی ایسے ہی بات ہے نا، بارش بہت ہوئی ایک بوڑھا سا بابا اُس کی سفید داڑھی تھی کہتا واہ شیخوپوری رحمۃ اللہ علیہ تم دنیا چھوڑ کر جا رہے ہو ہم نے تو رونا ہی رونا تھا تمھارے جانے پہ آسمان بھی رو رہا ہے آسمان بھی آنسو بہا رہا ہے۔

اللہ اکبر اللہ

آگے آگے مسافر کی بارات تھی
پیچھے پیچھے زمانہ تھا روتا چلا
دیوارو رو رو دیئے بحر و بر رو دیئے
کہ کندھوں پہ جب وہ روانہ ہوا

اور دوستو! اگر عبرت حاصل کرنا چاہو تو اسی بات سے عبرت مل جاتی ہے دوستو اگر اپنی زندگی سنوارنا چاہو اللہ کی قسم اس بات سے زندگی بن جاتی ہے کل بازاروں میں چلنے والا آج لوگوں کے کندھوں پہ سوار ہو کر جا رہا ہے کبھی سوچا کرو کبھی غور کیا کرو آج جس بازار میں کھڑے ہو کر دوسروں کا جنازہ دیکھتے ہو کل ان چوکوں سے تمہارا جنازہ بھی جانے والا ہے

آج اذان کی آواز آئے،

اللہ اکبر اللہ اکبر

او بندے اللہ کی ذات سب سے بڑی ہے۔

اے میرے بھائی غصہ نہ کرو، نا یہ آواز تیز کر دیتا ہے تا کہ اس کے کانوں میں اذان کی آواز نہ پڑ جائے۔ او میرے سجنو! مجھے ایک بات بتاؤ نا آج اس لاؤڈ اسپیکر کی آواز اپنے کانوں میں نہیں پڑنے دیتے۔ آج اپنے کانوں میں نہیں پڑنے دیتے، یہ پیغام نوٹ کر لو آج اگر اس لاؤڈ اسپیکر کی آواز نہیں اچھی نہیں لگتی کل اسی لاؤڈ اسپیکر میں تمہارے جنازے کا اعلان بھی ہو گا کل لوگ کہنے والے کہیں گیں فلاں کا بیٹا دنیا چھوڑ کر چلا گیا ہے۔

اللہ اکبر اللہ

دیوارو رو رو دیئے بحر و بر رو دیئے
کہ کندھوں پہ جب وہ روانہ ہوا
بلایا سرکار نے اور وہ چل دیا
موت کا تو بس اک بہانہ ہوا

اللہ اکبر اللہ

بات دور چلی گئی، اور دوستو غور کیا کرو، نا اپنی زندگی پہ، نہیں سمجھ آئی ایک اور بندہ تمہیں دکھاؤں اللہ کا قرآن کیا بیان کر رہا ہے فرمایا کائنات والو غور کر کے دیکھو توجہ کر کے دیکھو، نا سورۂ یٰسین میں اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے فرمایا:

﴿وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ

لَا یُبْصِرُوْنَ○﴾

فرمایا ایسے کرکے ایک بندہ قبر سے نکلے گا اس کے؟؟ میں ایک دویار اس کے دائیں طرف کردوں ایک دیوار اس کے بائیں طرف کردوں گا اس کی آنکھوں میں اندھیرا کردوں گا اس سے پچھلی آیت کا ترجمہ کچھ اس طرح ہے فرمایا ''یہ بندہ جب قبر سے نکلے گا میں اس کی تمام دولت جمع کرکے ایک سانپ کی شکل بنادوں گا۔''

روایت میں آتا ہے میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ ایک سانپ کی شکل بنائے گا اس کا سارا سامان سانپ کی شکل بن گیا آنکھوں سے اندھا ہے دکھائی نہیں دیتا اب اس کے گلے میں طوق بن کرآ گیا یہ جو سانپ ہے اس کے منہ پہ ڈنگ مارتا ہے نا، یہ اُٹھا کر دور پھینکنے کی کوشش کرتا ہے میرے پروردگار اس سانپ کو زبان دی ہیں یہ بول کر کہتا ہے:

انا کنزك انا مالك، انا کنزك انا مالك

او شیخوپورہ کے جاگیردارو! آج گلے سے اُتار کر کہاں پھینک رہے ہو میں تمھاری وہی دولت ہوں جس کے لیے تم نے نمازِ فجر ضائع کردی ہیں تمھارے وہی پیسے ہوں جس کے نوٹوں کی گٹھیاں گنتے گنتے جمعہ کی نماز ضائع کردی ہے آج تم کیا کررہے ہو میں تمھارا سود والا مال ہوں میں تمھارا رشتوت والا مال ہوں آج تم مجھے اتار اتار کر پرے پھینک رہے ہو،

الله اکبر الله

انا کنزك انا مالك

میری پوری گفتگو اس مجلس میں ریکارڈنگ کے ذریعے کسی ایسے آدمی لے پاس پہنچ جائے جو میرا بھائی رشوت کما رہا ہے سود کے پیسے کما رہا ہے میں ہاتھ باندھ کر عرض کروں گا اور دوستو رشوت سے توبہ کرلو، سود سے توبہ کرلو۔نہیں!! تو یاد رکھو دوستو یہ گناہ میں نہیں بتاتا اللہ تعالیٰ کا قرآن بتا رہا ہے کل قیامت کے دن تمھیں اتنی سخت سزائیں ملیں گی، نہیں سمجھ آئی۔

ایک اور بندہ دکھاؤں اللہ کا قرآن بتا رہا ہے فرمایا:

﴿یَّوْمَ یُحْمٰی عَلَیْهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰی بِهَا جِبَاهُهُمْ وَ جُنُوْبُهُمْ وَ

ظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَO ﴾

فرمایا اس کا تمام مال اس کے قبر سے اٹھتے ہی میں پلیٹوں کی شکل میں بنادوں گا سکوں کی شکل اوران کوگرم کر کے اتنا گرم کروں گا یہ قبر سے نکلے گا ﴿فتكوى بهَا جِبَاهُهُمْ﴾ اس کے جبڑوں پر اس کی پیشانی پر وہ گرم سکے رکھ ردوں گا وہ اتنا گرم ہوگا۔ روایت میں آتا ہے میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں وہ سکہ اتنا گرم ہوگا اگر بندے کی کمر پر رکھا جائے گا سینے والی طرف سے باہر ہوجائے گا۔

حضرات محترم! آیئے ذرا توجہ کیجیے: میں لحہ فکر لے کر آیا ہوں میری باتیں تمھیں کڑوی ضرور لگتی ہوں گی میرا موضوع تمھیں خشک ضرور لگتا ہوگا، تمھارے دل میں تکلیف ہوتی ہوگی لیکن خدارا! میں نے شروع میں یہ بات کہی ہے ذرا سوچو اس بات کو دنیا کی موج مستیوں کو چھوڑ دو آج کا نوجوان سمجھتا ہے مجھے دس ہزار تنخواہ ملتی ہو پینے کو سگریٹ مل جائے کھانے کو پان مل جائے شراب مل جائے میں دنیا کا کامیاب ترین آدمی ہوں، نا، نا، نا دوستو تم دنیا کے کامیاب انسان نہیں بلکہ تم ذلیل ترین آدمی ہو۔

ہمارے نوجوان کو آج یہود و نصاریٰ نے بگاڑ دیا ہے ہماری نوجوان لڑکیوں کو بگاڑ دیا مسلمان بیٹی کو کیا پتہ تھا مسلمان بہن کو کیا پتہ تھا کہ لپ اسٹک کیا چیز ہوتی ہے اسے کیا پتہ تھا کہ میک اپ کیا شئے ہوتی ہے اسے کیا پتہ تھا کہ بیوٹی پارلر کیا ہوتے ہیں کس نے بتایا شیخوپورہ کے غیور جوانو! کس نے بتایا؟ میں بتاؤں؟ اپنے بیڈ روم میں پیسے لگا کر جو یہود و نصاریٰ کا لٹریچر لگایا ہے اُس نے بتایا ہے وہ بہن وہ مسلمان کی ماں اور بیٹی جس کی صورت کبھی سورج کی شعاعوں نے بھی نہیں دیکھی تھی آج وہی صورت ہے۔ آج وہی مسلمان کی بیٹی ہے سر سے دوپٹہ ایک طرف ہوگیا لباس اتنا تنگ پہنا ہے اتنا باریک پہنا ہے اور پہن کر بازاروں میں چلتی جارہی ہے کون ہے؟ مسلمان کی بیٹی ہے مسلمان کے گھر میں پیدا ہونے والی چھے پشت سات پشت مسلمان ہے۔

حضرات محترم ایک طرف تو یہ بے غیرتی اور دوسری طرف وہ نوجوان جو پانچ لاکھ کی

کرولا کار میں خود بیٹھا ہے کار خود چلا رہا ہے فرنٹ سیٹ پہ اپنی جوان بہن کو بٹھا کر بیوٹی پارلر کے چکر لگا رہا ہے اور مجھے بتاؤ تو سہی تمھاری غیرت کہاں مرگئی مجھے بتاؤ تمھاری حیاء کہاں چلا گیا۔

وضع میں تم نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلمان ہیں جنھیں دیکھ کر شرمائیں یہود

اللہ اکبر اللہ

حضرات محترم! آؤ کچھ سوچیں کچھ عمل کر کے لے جائیں کچھ اپنے پلے میں ڈال کر لے جائیں میں جو بات کر رہا ہوں توجہ کرنا! آخری بات کو ختم کر کے میں چلتا جاؤں، سمجھ نہیں آئی توجہ کرتے جاؤ ذرا۔ تمھاری توجہ کی ضرورت ہے میں تمھارا ایک ایک گناہ اللہ کے قرآن پاک میں سے سناؤں گا پھر اپنے گریبان میں نظر ڈال کر دیکھو کہ تم اس گناہ میں مبتلا ہو یا نہیں، یہ دیکھو اللہ تعالیٰ کا قرآن ایک اور بندے کا تذکرہ کر رہا ہے۔

اللہ اکبر اللہ

فرمایا:

﴿وَ تَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِO سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّ تَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُO﴾

فرمایا میرے سوہنے محبوب ﷺ قیامت کا دن ہوگا لوگ قبروں میں سے نکلیں گے کچھ ایسے بندوں کو تم دیکھو گے کچھ ایسے مجرموں کو تم دیکھو گے ان کو میں نے زنجیروں سے جکڑا ہوگا ان کے پاؤں میں، میں نے زنجیریں ڈالی ہوں گی۔

اللہ اکبر اللہ

وہ ہاتھ جو میں نے خود تیار کیے تھے وہ پاؤں جو میں نے بندوں کے خود تیار کیے تھے لیکن گناہ کر کے آج یہ پاؤں اس کے مستحق ہو گئے ہیں آج ان پاؤں میں بیڑیاں آگئیں ہیں آج یہ ہاتھ جرم کر کے اس کے مستحق ہو سکتے ہیں آج ان ہاتھوں میں ہتھکڑیاں آگئیں ہیں۔

اللہ اکبر اللہ

فرمایا ہتھکڑیاں لگا کر باندھ کر سوہنے محبوب ﷺ تم دیکھو گے میں نے ان کو شلواریں پہنائی ہوں گی آگ کی شلواریں ہوں گی ان کا جسم بھی آگ سے ڈھکا ہوگا ان کا چہرہ بھی آگ سے ڈھکا ہوا ایسے رُلتے دھکے کھاتے یہ میدان محشر میں پہنچ جائیں گے، اور چھوڑو دوستو! یہ تو تمھارے گھر میں بھی قرآن پاک پڑھا ہے اللہ تمھارے دل میں یہ سعادت پیدا کرے قرآن پڑھو تمھیں یہ ساری باتیں مل جائیں گی آؤ ذرا بات آگے بڑھائیں بات کو ذرا ختم کریں نا،

میدان محشر میں پہنچ گئے دھکے کھاتے کھاتے مصیبتوں میں پڑے پڑتے یہ سارے جناب۔ اب میدانِ محشر میں پہنچ گئے جوتو کرتے جانا میرے آقا ﷺ کا صحیح فرمان ہے بخاری شریف میں روایت موجود ہے اور جناب مشکوٰۃ میں بھی موجود ہے۔ حضور سرورکائنات ﷺ نے فرمایا میرے صحابہؓ جو بندہ دنیا میں اللہ کو راضی کرتا رہا ہے اس طرح میدانِ محشر میں جائے گا ابھی جا کر کھڑا ہی ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے عرش کا ٹھنڈا اور میٹھا سایہ نصیب کردیں گے ہر وہ بندہ جو رب کو راضی کرتا رہا ہے اور جو یہاں سے دھکے کھاتے کھاتے پہنچے ہیں نا مصیبتوں میں، مختصر کرو، پہنچے وہاں اور ان کو رب آگے بھی سایہ نہیں ملا میدان محشر میں بھی سائبان کوئی نہیں ہاتھ اُٹھا لیے اللہ کے آگے، اللہ سوہنیا پہلے شیخوپورہ سے یہاں تک دھکے کھا کر آئے ہیں اے مالک مہربانی کرو تو ہمیں سایہ عطا کردیں اللہ تعالیٰ فرمائیں گے:

﴿اِنطَلِقُوْا اِلٰی ظِلٍّ ذِیْ ثَلٰاثِ شُعَبٍ﴾

اے میرے بندو! تمھیں دھوپ لگتی ہے گرمی لگتی ہے نا، وہ سامنے تین سائے نظر آتے ہیں دوڑ کر اُن تین ساؤں کے نیچے چلا جاؤ یہ دوڑ کر ان ساؤں کے پاس جائیں گے اللہ تعالیٰ کا قرآن کہتا ہے ﴿لا ظلیل﴾ وہ سایہ نہیں ہوگا بلکہ وہ تو جہنم کا دھواں ہوگا سایہ نہیں ہوگا بلکہ جہنم کا دھواں ہوگا۔ رو کر کہیں گے اللہ سوہنیا یہ کیا بنا ہمارے ساتھ؟

اللہ تعالیٰ فرمائے گا جیسے دنیا میں میرے ساتھ ہیرا پھیری کرتے تھے نا، مولانا صاحب کہتے آؤ یار نماز پڑھو، مولوی صاحب میرے کپڑے خراب ہیں مولوی صاحب میرے کپڑوں کو کچھ ہوا ہے میں نماز نہیں پڑھ سکتا۔ آفرین ہے تم پر، سینما جانا ہوتو نیا سوٹ ہے شاپنگ پر جانا ہوتو نیا سوٹ ہے اگر رب کی طرف جانا ہوتو تمہارے کپڑے خراب ہیں۔ خود ہی غور کرو کتنی وفاداری کی ہے کتنی بے وفائیاں کیں۔

الغرض بات مختصر، دھوئیں میں کھڑے ہیں دھواں لگ رہا ہے برا حال پھر آپس میں صلاح کریں کہ رب ہم ایسا کریں جاکر نبیوں سے اپیل کریں کہ اللہ تعالیٰ سے جاکر کہیں سارے نبیوں کے پاس جائیں گے لیکن سارے نبیوں کی طرف سے جواب مل جائے گا چلتے چلتے میرے آقا جناب محمد ﷺ کی طرف آئیں گے آقا ﷺ فرمائیں گے ہاں میں تمہاری سفارش کروں گا توجہ کرنا میرا آخری پیغام نوٹ کرو میں بات ختم کروں۔

میرے آقا ﷺ سفارش کریں گے کن کے لیے؟ ہمارے لیے کریں گے نا، اور مجھے یہ بتاؤ بھلا جو بندہ دنیا میں میرے آقا ﷺ کی حدیثوں سے محبت کرتا رہا ہے اس کی آقا ﷺ سفارش بھی کردیں گے اور جنھوں نے آقا ﷺ کی سنتوں سے پیار نہیں کیا ایمان سے بتاؤ آقا ﷺ اس کی سفارش کریں گے یا نہیں؟ ہاتھ کھڑا کریں جو میری بات سے موتف کرتے ہیں۔

آقا ﷺ نے سفارش نہیں کرنی نا، کرو ہاتھ کھڑے پتہ چل جاتا ہے سب کا، ایسے ہی اب سارے منہ پر ہاتھ پھیرو دیکھو، سنت کس کے منہ پر ہے اور کس کے منہ پر نہیں؟ کیوں بھئی ہے نا؟ سفارش کروانی ہے یا نہیں؟ داڑھی بھی رکھ لو اور آقا ﷺ کی سنت سے پیار کرو نا، جلسے کا پتہ چلے یہ محبت کا پتہ چلے مجھے ایک بات تو بتاؤ عرش کا خدا میرے آقا ﷺ کے مکھڑے پر ایک مکھی کا بیٹھنا بھی گوارہ نہیں کرتا، اگر داڑھی کے بال اتنے برے ہوتے تو آمنہ کے لعل ﷺ کے چہرے پر کیوں آتے؟ میرے محبوب ﷺ اپنے ہاتھوں میں داڑھی پکڑ کر فرمایا کرتے:

((ھذا امر لربی))

یہ میرے اللہ کا حکم ہے اور دوستو! داڑھی میرے آقا ﷺ کے مکھڑے پہ آئی سنت ہے اگر چاہتے ہو کہ میدان محشر میں میرا پروردگار وہاں کامیابی مل جائے اور میرا آقا ﷺ تمہاری سفارش کرے پھر آج کے بعد عہد کرلو کہ ہم سب نے داڑھیاں؟ اور بولو، چلو جس نے نہیں رکھنی وہ بھی بول پڑے کوئی بات نہیں اللہ ہدایت دے دے گا داڑھیاں رکھو گے یا نہیں؟ ماشاء اللہ......

میں نے آج تم سے داڑھیاں لے کر جانی ہیں آج شیخوپورہ سے میں نے داڑھیاں ہی نکالنی ہیں۔ ماشاء اللہ......

داڑھی رکھو اللہ کی سنتوں سے پیار کرو آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنتوں سے پیار کرو۔

میرے بھائیو! یہی فائدہ ہے جلسوں کا، یہ تو بات ہوتی نا کہ اب اس پر عمل کریں گے تو پتہ چلے گا کہ بھئی واقعی ہی لڑکے نے جلسہ سنا ہے اور داڑھی رکھ لی ہے اگر جلسہ سن کر ویسے ہی چلے، گانے سنے پھر جلسے کا کوئی فائدہ نہیں اس لیے آقا ﷺ کی سنت سے پیار کرو اللہ کے قرآن کی آیات سے پیار کرو جب اس طریقے سے محبتیں کرو گے ان شاء اللہ میدانِ محشر میں بھی جیت تمہاری ہوگی اور یاد رکھو آقا ﷺ کی سنت سے پیار کرو گے حوضِ کوثر سے ہوتے ہوئے سیدھا جنت الفردوس میں جاؤ گے لیکن تب جب عمل کر کے دکھاؤ گے عمل نہیں کرو گے میں ڈیڑھ گھنٹہ بولوں میں دو گھنٹے بولو کوئی فائدہ نہیں اگر عمل کرلو اتنی تقریر پہ ہی ان شاء اللہ تم عمل کرتے رہو گے میرا اور تمہاری نجات کا بھی ذریعہ بن جائے گا عمل کر کے دکھاؤ۔

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نا ناری ہے

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

پسند اپنی اپنی

﴿قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله ویغفر لکم ذنوبکم والله غفور الرحیم﴾

اللہ تعالی کی حمد و ثناء، حمدیں ثنائیں کبریائی بڑائی تعریفات اللہ رحیم و کریم کے لیے بے شمار لا تعداد درود و سلام آقا دو جہان سرور کائنات امام اعظم امام النبیین رحمۃ للعالمین جناب محمد الرسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس پر۔

دوستو بزرگو ساتھیو! اللہ والو! نوجوانو! دعا ہے کہ جن بھائیوں نے محنت کوشش کر کے آج کا یہ پروگرام رکھا ہے اللہ تعالی ان کی یہ محنت محبت کوشش اور شوق اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے (آمین)۔

نوجوان، بزرگ جنہوں نے محنت تعاون اشتہار چھپوائے، لگائے محنتیں کیں اللہ سب کی محنتیں قبول فرمائے (آمین)

کائنات کے امام ﷺ نے فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں کتنے حق ہیں بولو؟ ایک حق یہ ہے کہ جب چھینک آئے تو چھینک کا جواب سننے والا دے جسے چھینک آئی ہے وہ کہہ دے ((الحمد للہ))، کیا کہنا چاہیے؟ اور جس نے سنا ہے وہ کہہ دے ((یرحمك الله)) وہ جس کو چھینک آئی ہے وہ پھر کہہ دے

حضرات ہر بندے کی اپنی پسند ہوتی ہے، تمہاری اپنی پسند ہر بندے کی اپنی پسند خواہش ہر کسی کی اپنی اپنی ہوتی ہے توجہ میری طرف، ہمارے علاقے میں ایک لڑکے کی شادی اور باپ نے اچھے خاصے پیسے خرچ کر کے اکرم راہی بلایا چار پانچ لاکھ خرچ کر دیا اکرم راہی کو بلا لیا، لوگوں کو سنایا تو بلے بلے دھوم پڑ گئی اپنی پسند ہوتی ہے نا ہمسائیوں کی باری آئی ان

کے لڑکے کی شادی تو باپ کہنے لگے بیٹا شریکوں میں ناک نہیں رہتی ایسے کرو تین کلے زمین کے ہیں دو بیچ دو تم عطاء اللہ منگوا لو یہ پسند اپنی اپنی ہوتی ہے ایسی بھیڑ چلی اگلا دن کسی اور نے دو کلے بیچ کر نصیبو لعل بلالی لوگو ہر بندے کی تمنا ہر بندے کی پسند اپنی ہوتی ہے

کئی کہتے ہیں مولوی صاحب میں انڈیا کا کِنگ خان بڑا اچھا لگتا ہے ہمیں فلاں سے بڑی محبت ہے اللہ میری توبہ کئی عورتیں، اداکار اور گلوکاروں کا نام لیتی ہیں دعا کرو اللہ اس قوم کو ہدایت عطا فرمائے (آمین)

اور بعض میری مائیں بہنیں ایسی بھی ہیں جو کہتی ہیں ہمیں ام عائشہ رضی اللہ عنہا کا کردار بڑا پسند ہے کئی کہتی ہیں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا کردار بڑا پسند ہے۔

حضرات ذرا غور کرنا ہر بندے کی پسند اپنی اپنی ہوتی ہے آج تھوڑے ٹائم میں عظیم الشان پروگرام میں، میں جو مضمون بیان کرنا چاہتا ہوں وہ ہے پسند اپنی اپنی، یہ فقرہ یہ جملہ بار بار میری زبان پہ آئے گا پسند اپنی اپنی اس کے اردگرد رہ کر میں چند باتیں کرنا چاہتا ہوں حضرات ہر بندے کی اپنی پسند ہوتی ہے میں یہی بات کرنا چاہتا ہوں توجہ میری طرف، کچھ چاہتے ہیں ہمارے ساتھ ایم این اے پیار کرے، ایم پی اے پیار کرے نواز شریف، عمران خان یا دوسرے تیسرے کرے، یہ ہر بندے کی اپنی پسند ہے

اور بعض ایمان والے کہتے ہیں مولوی صاحب کوئی ایسا فارمولا بتاؤ کوئی ٹوٹکہ بتاؤ کہ ہم رب ذوالجلال کو پسند آ جائیں ہم عرش والے رب کو پسند آ جائیں سبحان اللہ، سبحان اللہ ان کی عظمت کے کیا کہنے ان کے مقام کے کیا کہنے جن کے دل میں یہ تڑپ ہے کہ ہم عرش والے رب کو پسند آ جائیں ایسا عمل کر بیٹھیں کہ ہم رب کے محبوب ترین بندے بن جائیں کائنات کے امام محمد الرسول اللہ ﷺ پہ رب نے قرآن نازل فرمایا حضرت توجہ میری طرف چال میں دو چار باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں رب العلمین فرما رہا ہے اے میرے محبوب نبی جناب محمد ﷺ !اعلان کر دو فرمایا

﴿قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم

ذنوبکم واللہ غفور الرحیم ﴾

اللہ ذوالجلال فرما رہا ہے اے میرے محبوب نبی جناب محمد ﷺ ! سوہنے محبوب اعلان کر دو فرما دو لوگوں کو ، جو چاہتے ہیں کہ ہم رب کے محبوب بندے بن جائیں رب کے پیارے بن جائیں چاہتے ہیں کہ ہم اللہ ذوالجلال کو پسند آ جائیں اعلان کر دو فرما دو

﴿فاتبعونی﴾ پھر میں محمد کی پیروی کر لو اللہ تمہیں محبوب بنا لے گا

﴿فاتبعونی یحببکم اللہ﴾ میں محمد کا کہنا مان لو، اللہ تمہیں پسند یہ نہیں فرمایا کہ تم مجھ سے عشق کرنے لگو رب تم سے عشق کرے گا ، نا ، نا ، نا بلکہ فرمایا ﴿فاتبعونی یحببکم اللہ﴾ کائنات کے لوگو، رب کے محبوب بندے بننا چاہتے ہو کہ رب تم سے پیار کرے محبت کرے فرمایا ﴿فاتبعونی﴾ پھر میں محمد ﷺ کا کہنا مان لو، اللہ تمہیں اپنا محبوب ترین بندہ بنا لے گا یہاں ہی بس نہیں فرمایا:

﴿ویغفر لکم ذنوبکم ،واللہ غفور الرحیم ﴾

اللہ ذوالجلال محبوب بندہ بھی بنائے گا اور ساتھ عرش والے رب نے اعلان کر دیا میں گناہ بھی معاف کر دوں گا حضرات ذرا غور کرنا اگلا مقام سن لو فرمایا:

﴿وما اتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہو ﴾

اللہ ذوالجلال فرما رہے ہیں اے کائنات کے لوگو آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ جو دے رہے ہیں لو جس بات سے منع کر دیں رُک جاؤ میں بات کے کرنے کا آرڈر فرما دیں مان لو بات فائنل کروں بات ختم کروں پسند اپنی اپنی......

آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ ایک دن مسجد نبوی میں تشریف فرما ہیں حافظ ابن حجر دعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے بڑے کمال درجے کی روایت نقل فرمائی ، آقا تشریف فرما صحابہ کا جھرمٹ لگا ہوا ہے میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں اے میرے غلامو میرے صحابہ ، آقا ﷺ نے زبان نبوت سے موتی بکھیرے ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا جھرمٹ ، آقا ﷺ فرماتے ہیں غلامو مجھے دنیا میں تین چیزیں بڑی پسند ہیں پسند اپنی اپنی ، آقا ﷺ نے فرمایا

((حبیا علی حبیا علیا ، من دنیاکم ثلاث))

میرے غلامو مجھے دنیا کی تین چیزوں سے بڑا ہی پیار ہے بڑی محبت ہے پسند اپنی اپنی، صحابہ رضی اللہ عنہم مسکرائے، کہتے ہیں جی یارسول اللہ، سوہنیا کس کس چیز سے محبت فرماتے ہیں یہ سنو ذرا غور سے، میرے پاک نبی جناب محمد ﷺ نے پہلے نمبر پہ پروانو! آقا ﷺ فرماتے ہیں غلامو! پہلے نمبر پہ مجھے خوشبو سے بڑی محبت ہے، پرفیوم سے، پسند اپنی اپنی، آقا فرماتے ہیں مجھے پہلے نمبر پہ خوشبو سے بڑا پیار ہے خوشبو سے بڑی محبتیں ہیں آقا خود بھی خوشبو والے خوشبو کو ہی پسند فرمارہے ہیں۔

روایت بخاری کی ہے جعفر بن سامراں رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ ایسے گلی بازار میں سے گزر رہے ہیں میرے آقا ﷺ کی عادت مبارکہ یہ ہے جب گلی میں سے گزرتے کوئی بچہ سامنے آتا آقا ﷺ پیار محبت سے اُس کے گالوں رخساروں پہ ہاتھ پھیرا کرتے جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں گلی میں کھیل رہا ہوں کائنات کے امام گزرے دونوں جہانوں کے پیر ﷺ نے محبت سے دونوں جہانوں کے پیر نے اپنے دونوں ہاتھوں کو میری گالوں پہ پھیرا کعبہ کے رب کی قسم ہے ایسے لگتا ہے آقا کے ہاتھ ایسے ہیں جیسے ریشم اور روئی میری گالوں پہ پھر رہی ہے کہتے ہیں ایسے لگتا ہے آقا ﷺ کے ہاتھوں سے ایسے خوشبوئیں آرہی ہیں جیسے عنبر اور کستوری سے بلے آرہے ہوں لوگو آقا خود بھی خوشبو والے خوشبو کو پسند فرمارہے ہیں آمنہ کے لعل نبی بے مثال جناب محمد ﷺ جس گلی سے بھی گزریں خوشبوئیں مہکا جاتے ام سلیم آقا کا پسینہ جمع کیا کرتیں خوشبو کے طور پہ استعمال کیا کرتیں پسند اپنی اپنی......

آقا فرماتے ہیں پہلے نمبر پہ، خوشبو سے بڑا پیار ہے خوشبو سے بڑی محبت ہے دوسرے نمبر پہ، دونوں جہانوں کے پیر فرماتے ہیں غلامو، اے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم ((والنسا)) مجھے اپنی بیویوں سے بڑی محبت ہے، مجھے اپنی بیویوں سے بڑا پیار ہے، یہ سنو ذرا غور سے، مجھے تمہیں بازاری عورتیں بڑی اچھی لگتی ہیں مُنہ ننگے والی بازاری بے حیاء عورتیں اچھی لگتی ہیں

جس نبی کا میں اور تم نے کلمہ پڑھا ہے وہ نبی فرماتے ہیں مجھے اپنی بیویوں سے بڑا پیار ہے اپنی بیویوں سے بڑی محبت ہے کائنات کے امام جناب محمد ﷺ حجرہ عائشہ رضی اللہ عنہا میں تشریف فرما ہیں میرے آقا ﷺ لیٹے ہیں پر آنکھ لگ گئی ہے باہر صحن میں امی عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس امی خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہالہ آئی ہے امی عائشہ رضی اللہ عنہا سے محوِ گفتگو ہے میرے پاک نبی ﷺ کے کانوں میں آواز پہنچی دونوں جہانوں کے پیر ﷺ تڑک کر اٹھے

آپ ﷺ فرماتے ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا اے میری حمیرا! اے میری عائشہ رضی اللہ عنہا ایسے لگتا ہے جیسے میری خدیجہ رضی اللہ عنہا ہی آ گئی ہے امی عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں سوہنیا یہ خدیجہ نہیں خدیجہ کی بہن ہالہ ہے اے سوہنیا محبوب بڑی عمر کی خدیجہ کئی سال ہو گئے فوت ہو چکی ہے پھر بھی خدیجہ خدیجہ ہی کرتے رہتے ہو، میرے آقا ایسے ہی چپ کر کے بیٹھ جاتے ہیں

اوپر کو سر اُٹھا کر فرماتے ہیں اے عائشہ رضی اللہ عنہا خدیجہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ہی تھی اے لوگو! بندہ اُسے ہی یاد کرتا ہے جو ہر وقت دل میں بسنے والا ہو واہ واہ خدیجہ رضی اللہ عنہا میں تیری عظمت پہ قربان جاؤں جو ہر وقت میرے نبی ﷺ کے دل میں بسنے والی اے لوگو! امی عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی سوہنیا وہ بڑی عمر کی بیوی اب تو اعلیٰ سے اعلیٰ بیویاں مل گئی ہیں کیوں خدیجہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کرتے ہو؟

آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ فرماتے ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا پیاری کیوں نہ میں خدیجہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کروں خدیجہ رضی اللہ عنہا سے مجھے اللہ پاک نے چار بیٹیاں اور تین بیٹوں کا منہ دیکھنا نصیب فرمایا اے میری عائشہ رضی اللہ عنہا جب مکہ والوں نے مجھے جھٹلا دیا مکہ والے پتھر مارتے تھے میری خدیجہ میرے زخموں پہ مرہم لگایا کرتی میری خدیجہ میرے زخموں پہ مرہم رکھتی ساتھ مجھے حوصلہ دیا کرتی تھی میں کیوں نہ خدیجہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کروں لوگو! پسند اپنی اپنی ہے

یہ میرے پاک نبی ﷺ فرماتے ہیں اے کائنات کے لوگو! مجھے اپنی بیویوں سے بڑا پیار ہے عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ آئے سوہنیا سب سے زیادہ پیار کس سے کرتے ہو میرے آقا فرماتے ہیں عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اس کائنات میں سب سے زیادہ پیار میں تمہاری اماں عائشہ

صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کرتا ہوں کہتے ہیں سوہنیا میں عورتوں کی بات نہیں کر رہا میں تو مردوں کا پوچھ رہا ہوں اور میرے پاک نبی فرماتے ہیں عمر رضی اللہ عنہ اگر مردوں کا پوچھ رہے ہو میری عائشہ کے بابا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کرتا ہوں لوگو پسند اپنی اپنی۔

میرے پاک نبی ﷺ دوسرے نمبر پہ فرماتے ہیں مجھے اپنی بیویوں سے بڑا پیار ہے آپ فرماتے ہیں تیسرے نمبر پہ، پسند اپنی اپنی، تیسرے نمبر پہ میرے غلامو!

((قرة عینی فی الصلاة))

میرے غلامو! تیسرے نمبر پہ مجھے جو چیز پسند ہے ((قرة عینی بالصلاة)) نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے نماز میرے دل کا سکون ہے نماز میرے دل کا آرام ہے نماز جنت کی کنجی ہے نماز آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اے اوکاڑہ کے باسیو! تم کہتے ہو

کڑک کالی

حق علی

ہم تو تیرے ہیں

جہنم کے لیے نمازی بتھیرے ہیں

معاذ اللہ استغفر اللہ کیا ضرورت ہے یہ پڑھنے کی بس میرے لڑ لگے ہو میں خود ہی پکا چھڑا لوں گا نہ نہ اللہ کی قسم ہے جس نبی ﷺ کا میں اور تم نے کلمہ پڑھا ہے وہ نبی ﷺ تو فرمارہے ہیں

((قرة عینی فی الصلاة))

نماز، لوگو میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے یہی وجہ ہے سن لو آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ اس دنیا میں میرے آقا ﷺ تریسٹھ سال اور چار دن کی زندگی گزار کر گئے اونچی بولو کتنی؟ تریسٹھ سال چار دن میرے آقا ﷺ دنیا میں زندہ رہے اور مزید چھے سات گھنٹے زندہ رہے یہ سنو ذرا غور سے ربیع الاول کی نو ہے اور مرغ کی تیسری اذان کا وقت ہے آقا ﷺ تشریف لے کے آئے۔

ربیع الاول کی بارہ ہے اور پیر کا دن ہے صبح چاشت کا ٹائم ہے (ساڑھے نو پونے دس کا ٹائم ہے) آقا ﷺ دنیا سے تشریف لے جاتے ہیں اور لوگو چودہ دن میرے پاک نبی ﷺ بیمار رہے کعبہ کے رب کی قسم ہے چودہ دن بخار رہا گیارہ دن میرے آقا ﷺ جماعتیں خود ہی کرواتے رہے گیارہ دن جماعتیں میرے آقا ﷺ نے خود کروائیں یہ جمعرات کا دن ہے عربی مخدوم جا کر پڑھ کر دیکھ لو، میرے آقا ﷺ مغرب کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئے۔

کعبہ کے رب کی عظمت کو گواہ بنا کر کہوں، میرے آقا ﷺ گر گئے بخار کی شدت ہے آمنہ کے لعل ﷺ بار بار بے ہوش ہو رہے ہیں کچھ دیر بعد ہوش آئی عشا کی نماز کا ٹائم ہو جاتا ہے آقا ﷺ فرماتے ہیں غلاموایسے کرو سات کنوؤں کا پانی لے کرآؤ سات مشکیں منگوائی گئیں میرے آقا ایک پتھر کے ٹب میں بیٹھ جاتے ہیں دونوں جہانوں کے پیر یہ سات مشقیں پانی کی بہائی گئیں میرے نبی کو کچھ آفاقہ ہوتا ہے

میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں اے عائشہ رضی اللہ عنہا کیا عشا کی نماز پڑھ لی ہے یا کوئی نہیں؟ سوہنیا ساتھی جماعت کے انتظار میں ہیں کب محبوب ﷺ آ کر جماعت کروائیں اوکاڑہ سے تعلق رکھنے والو، میرے آقا اُٹھ کر عشا کی نماز کے لیے جانا چاہتے ہیں پاؤں میں ٹانگوں میں کمزوری آقا لڑکھڑا کر زمین پر گر پڑے آمنہ کے لعل ﷺ بے ہوش ہو جاتے ہیں دونوں جہانوں کے پیر جناب محمد ﷺ کو کچھ دیر بعد ہوش آئی میرے آقا پہ پانی بہایا جاتا ہے پانی کی مشق بہائی گئی ہوش آئی آپ فرماتے ہیں کیا عشاء کی نماز پڑھی گئی یا کوئی نہیں جواب آیا سوہنیا ساتھی انتظار میں ہیں آئیں اور آ کر جماعت کروائیں میرے پاک نبی ﷺ پھر بے ہوش ہو جاتے ہیں کعبہ کے رب کی قسم ہے تین تین مرتبہ یہ بار بار میرے آقا بے ہوش ہوئے پھر دونوں جہانوں کے پیر ﷺ کو ہوش آئی میرے آقا فرماتے ہیں اے عائشہ رضی اللہ عنہا اے میری حمیرا

((مروا ابا بکر فلیصل بالناس))

عائشہ رضی اللہ عنہا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو میرے مصلے پہ کھڑا ہو کر عشا کی جماعت ہی کروا دے او لوگو تم کہتے ہو کیا ضرورت ہے پڑھنے کی اللہ ذوالجلال کی قسم ہے جس نبی کا میں اور تم نے کلمہ پڑھا ہے وہ نبی تو کہتے ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا کتنی فکر ہے نبی کو نماز کی، اے عائشہ رضی اللہ عنہا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو،

((مروا ابا بکر فلیصل بالناس))

عشاء کی جماعت ہی کروا دے امی کہتے ہے محبوب پہلے منبر خالی ہے اب مصلہ خالی دیکھ کر بوڑھے ابوبکر کو یہ بات برداشت نہیں ہونی سوہنیا ﷺ یہ بات ابوبکر رضی اللہ عنہ کیسے برداشت کرے گا آقا ﷺ فرماتے ہیں اے عائشہ رضی اللہ عنہا میرا حکم ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے عشا کی جماعت کروائی، لوگو آقا ﷺ فرماتے ہیں تیسرے نمبر پہ پسند ہے کہ نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے یہی وجہ ہے کے کائنات کے امام دنیا سے جا رہے ہیں فرماتے ہیں

((الصلاة وما ملكت ايمانكم))

میری امت کے لوگو نماز، نماز، نماز، اللہ ذوالجلال کی قسم ہے میرے تمہارے پیرو مرشد جناب محمد ﷺ نے تین باتیں بیان فرمائی پسند اپنی اپنی

آقا ﷺ فرماتے ہیں یہ تین باتیں مجھے بڑی پسند ہیں تو بوڑھا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑا ہو جاتا ہے سوہنیا

((حبب علی من دنیا کم ثلاث))

سوہنیا آپ کو تین چیزیں پسند ہیں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھی تین چیزیں پسند ہیں سوہنیا تین میں بھی بیان کرنا چاہتا ہوں میرے آقا ﷺ نے محبت بھری نگاہ سے دیکھا، آقا فرماتے ہیں ابوبکر پیارے کون کونسی چیزیں تمہیں پسند ہیں فرمایا پہلے نمبر پہ، پہلے نمبر پہ محبوب

((أن أنظر إلىٰ وجه رسول اللّٰہ))

سوہنیا پہلے نمبر پہ پسند اپنی اپنی، دل کرتا ہے نظریں ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ہوں اور چہرہ مصطفیٰ ﷺ کا ہو دل بھر کر آپ ﷺ کو دیکھتا رہوں، لوگو غار ثور ہے اللہ ذوالجلال کی عظمت کو

گواہ بنا کر کہوں گا، ابوبکر کی اس پسند کو رب نے قبول کر لیا ہے غار میں چہرہ مصطفیٰ ﷺ کا اونچا بول اور نظریں ابوبکر کی ہیں میرے آقا ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی گود میں سر رکھ کر لیٹے ہیں ایسے لگتا ہے جیسے رئیل پہ قرآن کھلا ہوا ہے آقا ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی گود میں سر رکھ کر لیٹے ہیں ابوبکر جی بھر کر دیکھ رہاو ہے وہ لوگ ہیں جن کو آمنہ کے لعل ﷺ کے علاوہ اور کوئی اچھا لگتا! پھر لوگو آقا ﷺ کے علاوہ ادھر ادھر جاتے؟

اور کہتے ہیں

لبھ کے لیانواں کتھوں

انقلابی صاحب کہتے ہیں

لبھ کے لیانواں کتھوں
سوہنا تیرے نال دا

اے نکمو! ڈھونڈھنے کی ضرورت کیا ہے اگر رب نے کسر چھوڑی ہو کمی چھوڑی ہو پھر تو ادھر ادھر ڈھونڈنے جاؤ محبوب نبی محمد الرسول اللہ ﷺ، بڑھ چڑھ کر کہہ دو صلی اللہ علیہ وسلم، بنانے میں رب نے کوئی کسر یا کمی رہنے دی، ڈھونڈیں تو تب اگر رب نے کمی چھوڑی ہو مولا کے فضل وکرم سے ہمیں ڈھونڈنے کی ضرورت؟

شیر پنجاب ہمارے جناب محترم منظور صاحب، دعا کرو اللہ شیر پنجاب کی زندگی میں برکتیں رحمتیں نازل فرمائے (آمین) بڑی پیاری بات کرتے ہیں کہتے ہیں نکمو! ہمیں کوئی ضرورت نہیں ڈھونڈ کر لانے کی

سانوں تے لوڑ کوئی نہیں
لبھ کے لیان دی
سانوں سے لوڑ کوئی نہیں
لبھ کے لیان دی
اللہ کمی چھڈی کوئی نہیں

سوہنے نوں بنان دی
ساڈیاں تے لوڑاں تھوڑاں
مدنی مکا گیا
دینی دنیاوی گلاں
سبھے سمجھا گیا
لوڑ نئیں سُو رہن دتی
اُراں پراں جان دی
جگ وچ تُم پے گئی
نبی سلطان دی

ڈھونڈیں تو تب جب اللہ نے کوئی کسر چھوڑی ہو اور لوگو رب نے کائنات بنائی کائنات کا ذرہ ذرہ بنایا میرے اور تمہارے محبوب نبی ﷺ کو سب سے افضل اور اعلی بنایا، میرے نبی ﷺ کا پسینہ سب سے اعلیٰ اور افضل بنایا، کائنات کے لیے بڑے بڑے شہر بنائے رب ذوالجلال نے میرے نبی کے لیے مکہ اور مدینہ اعلی بنایا ہے

اور لوگو کائنات کے یار بنائے میرے نبی کے لیے ابو بکر رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ بلال رضی اللہ عنہ خبیب رضی اللہ عنہ طلحہ رضی اللہ عنہ زبیر رضی اللہ عنہ اعلیٰ بنائے محبوب تم مصطفیٰ ہو میں خدا ہوں تیری مصطفائی لاشریک، میری خدائی لاشریک، میرا مقام ازل سے اعلی تاکہ دنیا و کائنات میں پتہ چل جائے اولوگو اس دنیا میں عبادت ایک رب ذوالجلال کی چلے گی بات ایک ہی محمد مصطفیٰ ﷺ کی چلے گی عبادت ایک اللہ کی اطاعت ایک محمد مصطفیٰ ﷺ کی، ہمیں ادھر ادھر جانے کی ضرورت پیدا کیسے ہوئی؟

ایک ماں اور دوسرا باپ، حضرات! عمل بھی یہ کرنا ہے ایک قرآن اور دوسری حدیث مصطفیٰ ہے جانا بھی مکہ اور مدینہ، بات بھی ماننی ایک خدا اور دوسرے رسول ﷺ کی تیری بات کوئی نئیں ، تیری بات؟ ذرا غور فرمانا، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ، ابوبکر تمہارے

مقدروں پہ صدقے جاؤں فرمایا محبوب دل کرتا ہے نظریں میری ہوں اور چہرہ آپ کا ہو خدا نے یہ بات سن لی، رب نے اور دوسرے نمبر پہ، اے محبوب نبی جناب محمد الرسول اللہ ﷺ سوہنے محبوب پسند اپنی اپنی، دوسرے نمبر پہ میرا دل کرتا ہے

((انفق مالی علی رسول اللہ))

سوہنیا دل کرتا ہے دوسرے نمبر پہ مال ابوبکر کا ہو اور خرچ کرنے والا محمد ﷺ ہو، سوہنیا مال میرا ہو آپ ﷺ کے اشاروں پہ خرچ کرتا جاؤں، غزوہ تبوک جمعرات کا دن، تیس ہزار فوجیوں کا لشکر تیار ہے

یہ سنو غور سے، میرے آقا فرماتے ہیں میرے نبی نے فرمایا، اے میرے غلامو! فصل پک کر تیار ہو گئی ہے فنڈ کی ضرورت ہے لے آؤ لوگ مال لے کر آرہے ہیں پر ابوبکر رضی اللہ عنہ میں تمہاری عظمت پہ قربان جاؤں گھر گئے تو گھر کا سارا سامان اٹھا کر لے آئے ہیں آمنہ کے لعل ﷺ کے قدموں میں نچھاور کر دیا۔

دونوں جہانوں کے پیر جناب محمد ﷺ نے فرمایا اور فنڈ کی ضرورت ہے ابوبکر گھر جاتے ہیں ایسے دیوار پہ ہاتھ مارے جاتے ہیں کسی نے پوچھا ابوبکر رضی اللہ عنہ کیا ڈھونڈ رہے ہو فرمایا ایک سوئی لٹکائی تھی وہ سوئی مل جائے میں آقا کے قدموں میں سوئی بھی نچھاور کر دوں، میرے ابوبکر رضی اللہ عنہ بازار چلے گئے اور لوگو کون ابوبکر، میرے آقا کے سسر ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، بازار چلے جاتے ہیں کعبہ کے رب کی قسم ہے اپنے کپڑے اتار کر بازار میں بیچ دیے ہیں آدھے پیسوں کا کپڑے کا ٹاٹ خریدا اور اپنے جسم پہ چڑھایا باقی سارے پیسے میرے پاک نبی ﷺ کے قدموں میں نچھاور کر دیے ہیں

سوہنیا دوسرے نمبر پہ، مال میرا ہو آپ ﷺ کے اشاروں پہ خرچ کرتا جاؤں اور تیسری بات سن لو پسند اپنی اپنی کہتے ہیں سوہنیا

((أن یکون ابنتی تحت الرسول))

تیسرے نمبر پہ مجھے پسند یہ ہے کہ میرا دل کرتا ہے بیٹی میری ہو بیوی آپ ﷺ کی ہو

، کعبہ کے رب کی قسم ہے امی عائشہ رضی اللہ عنہا بیٹی ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اور بیوی مصطفیٰ ﷺ کی، ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں محبوب تیسرے نمبر پہ میرا دل کرتا ہے بیوی آپ کی ہو بیٹی اماں عائشہ رضی اللہ عنہا میری ہو، بات ختم کروں اولوگو میرا تمہارا دل کرتا ہو اچھے عمل کریں جنت مل جائے

حضرات ذرا غور کرنا کعبہ کے رب کی قسم ہے ہر بندے کا دل کرتا ہے جنت مل جائے جنت کا داخلہ مل جائے پر قربان جاؤں ابوبکر میں تمہاری عظمتوں پر، اے اوکاڑہ والو! جنت کا دل کرتا ہے مجھے ابوبکر مل جائے۔

یہ سنو ذرا غور سے، ابوبکر نے تین باتیں بیان کیں ہیں، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے

((وقام عمر))

فرماتے ہیں سوہنیا

((حبب علی من دنیاکم النار))

سوہنیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تین باتیں بیان فرمائیں میں عمر رضی اللہ عنہ کو بھی تین باتیں پسند ہیں پسند اپنی اپنی آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ فرماتے ہیں عمر رضی اللہ عنہ محبت بھری نگاہ سے محبوب نے عمر کی طرف دیکھا فرمایا عمر رضی اللہ عنہ پیارے کون کونسی باتیں پسند ہیں یہ سننا ذرا غور سے پہلے نمبر پہ عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں محبوب جی

((الأمر بالمعروف))

سوہنیا دل کرتا ہے میں نیکی کی دعوت دیتا رہوں، پسند اپنی اپنی پہلے نمبر پہ

((الأمر بالمعروف))

دل کرتا ہے میں لوگوں کو نیکی کی دعوت دیتا رہوں قرآن کی دعوت دیتا رہوں مساجد مسجد کی طرف بلاؤں نمازوں کی دعوت دوں، عمرہ حج بیت اللہ کی دعوت دوں، جہاد کی دعوت دوں لوگوں کو نیکی کی دعوت دوں

دوسرے نمبر پہ محبوب، پسند اپنی اپنی،

((والنھی عن المنکر))

عمر رضی اللہ عنہ کا دل کرتا ہے دوسرے نمبر پہ میں لوگوں کو برائی سے روکوں، حضرات ہر بندے کی اپنی پسند ہوتی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی پسند بھی سن لو، دوسرے نمبر پہ

((والنهى عن المنكر))

محبوب برائی سے روکتا رہوں، جوا کھیلنے والوں کو جوا کھیلنے سے روکوں، چوری ڈکیتیاں کرنے والوں کو، زنا کرنے والوں کو برائی سے روکوں، شراب پینے والوں کو شراب سے روکتا رہوں، ایک شراب پینے والا بندہ دس کو جہنم میں لے کر جائے گا شراب پینے والا شراب پلانے والا شراب بیچنے والا شراب لے کر آنے والا ایک وہ بندہ، دوست دو چار شراب کی بوتلیں رکھ کے آنا، اپنی گاڑی میں رکھ کر لے کر آنے والا بھی جہنمی ہے اللہ کی عظمت کو گواہ بنا کر کہوں اپنی بھی سن لو۔

میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں دستر خوان لگا ہے لوگ شرابیں پی رہے ہیں کھانا کھا رہے ہیں ایک بندہ کہتا ہے میں نے شراب نہیں پینی، اس دستر خوان پہ بیٹھ کر کھانا کھالیتا ہے کعبہ کے رب کی قسم ہے جس دستر خوان پہ شرابیں چل رہی ہیں اس دستر خوان پہ بیٹھ کر صرف کھانا کھاتا ہے شراب نہیں پیتا کائنات کے امام نے فرمایا قیامت کا دن ہوگا اس لعنتی بندے پہ اللہ جنت کی خوشبو کو حرام کر دیں گے۔

یہ سنو، ذرا غور سے، عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں محبوب

((والنهى عن المنكر))

دل کرتا ہے برائی کو روکتا رہوں، اور تیسرے نمبر پہ محبوب

((والثوب الخلق))

پسند اپنی اپنی، تیسرے نمبر پہ دل کرتا ہے پھٹے پرانے کپڑے پہن کر سادہ زندگی گزارتا رہوں اوکاڑہ والو عظمت کا عالم کیا ہے شان کا عالم کیا ہے زمین پہ زلزلہ آیا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے کوڑا پکڑا ہے زمین پہ مارا زلزلہ رک جا، میرا عمر رضی اللہ عنہ چٹھی لکھے دریائے نیل میں پانی آ جائے ایک لاکھ مربع میل پہ حکومتیں کرنے والا میرا تمہارا ملک پاکستان کا کوئی تین ساڑھے تین لاکھ

کے ایسے کوئی جیسے سات ملک ہوں میرے عمر رضی اللہ عنہ اکیلے کی حکومت ہے

قیصر و کسریٰ کے زمانے میں عمر رضی اللہ عنہ کا نام سن کر کپکپی طاری ہو جائے، کعبہ کے رب کی قسم ہے عمر رضی اللہ عنہ نے جو کپڑے پہنے ہوئے ہیں اٹھارہ اٹھارہ چمڑے پہ ٹانکے لگے ہوئے ہیں ایک دن امی عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، تو عمر کی بیٹی حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا بابا، اچھا کھا لیا کرو اور اچھا پہن لیا کرو، لوگ دور دراز سے آتے ہیں

یہ بات سننا ایک دن عمر رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا، قاصد آیا، تو امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اے بیوی کلثوم رضی اللہ عنہا ایسے کرو امیر المومنین کو کھانا دے دو، اے حکمرانو یہ بھی تو حکمران ہے، عوام کا حق کھانے والو یہ بھی تو حکمران ہے، بیوی ام کلثوم رضی اللہ عنہا نے روٹی دی، او کاڑہ والو! شریعت کے اوراق میں لکھا ہے میں کوئی پیدل خبر نہیں چھوڑنے لگا، میرے عمر کو ایک روٹی جو کی گمی میں تل کر پکڑائی گئی اور روٹی کے اوپر کعبہ کے رب کی قسم ہے کوئی مکھن یا گوشت کے ٹکڑے نہیں کوئی اسپیشل سالن نہیں روٹی کے اوپر ایک نمک کا ٹکڑا ہے امیر المومنین نے روٹی کا ٹکڑا توڑا، نمک تے لگایا رب کا نام لیا اور منہ میں چبا کر پیٹ کے حوالے کر دیا ہے او لوگو! نمک کے ساتھ روٹی کھا کر انصاف کر کے دکھایا اور کئی کئی دن اللہ کی قسم ہے کھانا کھائے بغیر ہی دن گزار دیتے

یہ سننا ذرا غور سے، کہتے ہیں ایک وقت کھا کر شکر کرو دوسرے ٹائم بھوکے رہ کر رب کا صبر و شکر ادا کرو، اور کپڑے پھٹے ہیں بیٹی نے بھی کہا ابو جی اچھا سوٹ سلوا لو فرمایا بیٹی حفصہ رضی اللہ عنہا بات سن لو وہ وقت یاد کرو جب آمنہ کے لعل جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے تم روزانہ اکیلا کپڑا بچھاتی ہو ایک دن نبی کے نیچے تم نے کپڑا دوہرا کر کے بچھا دیا بیٹی اللہ کی قسم ہے وہ نبی پوری رات سو نہیں سکا، آقا فرماتے ہیں حفصہ رضی اللہ عنہا کپڑا دوہرا کر دیا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نرم بستر پر گہری نیند سو کر کہیں رب کی عبادت سے غافل نہ ہو جائے میں اس نبی کا غلام ہوں

کعبہ کے رب کی قسم، عجیب پسند ہے، فرماتے ہیں دل کرتا ہے پھٹے پرانے کپڑے پہن کر سادہ زندگی بسر کرتا رہوں، یہ تین باتیں عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیں

((و قام عثمان))

عثمان رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے ، اولوگو، عثمان رضی اللہ عنہ کون ہے، ایک مرا بھائی ابھی مجھے کہہ رہا تھا کہ شہادت عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرنا ، یہ سننا ذرا بات آ گئی ہے عثمان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے آقا سے فرماتے ہیں محبوب

((حبب علی من دنیاکم ثلاث))

مجھے بھی دنیا کی تین چیزیں پسند ہیں لوگو عثمان رضی اللہ عنہ کون ہے؟ مدینہ میں، اوکاڑہ والو اللہ کا واسطہ ہے جن کی اب تک توجہ نہیں صرف پانچ سات منٹ کے لیے توجہ کرلو میں بات فائنل کروں ختم کروں یہ سننا ذرا غور سے جب مدینہ میں کوئی چھوٹا بچہ روتا ہوتا تو ماں بچے کو گود میں اُٹھا کر کہتی اے میرے لعل میرے بیٹے چل کر جاؤ، میرے بیٹے چپ ہو جاؤ میں تم سے ایسے پیار کرتی ہوں جیسے آمنہ کے لعل صلی اللہ علیہ وسلم عثمان رضی اللہ عنہ سے پیار کرتے ہیں

اے لوگو کون عثمان رضی اللہ عنہ ؟ جامع القرآن عثمان رضی اللہ عنہ ، نبی کا دوہرا داماد عثمان رضی اللہ عنہ ، کہتے ہیں سوہنے محبوب جی مجھے بھی تین چیزیں پسند ہیں پہلے نمبر پہ محبوب جی ، سوہنے محبوب پہلے نمبر پہ دل کرتا ہے بھوکوں کو کھانا کھلاتا رہوں، پسند اپنی اپنی، محبوب صلی اللہ علیہ وسلم جی ، پہلے نمبر پہ دل کرتا ہے کہ بھوکوں کو روٹی کھلاتا رہوں، جن کو روٹی نہیں ملتی ، ان کو کھانے کھلایا کروں اور دوسرے نمبر پہ محبوب جی

((وکسوت عریان))

دل کرتا ہے ننگوں کو کپڑے پہناتا رہوں، جن کے پاس کپڑے نہیں ان کو کپڑے کا سوٹ تحفے میں لے کر دیا کروں، پسند اپنی اپنی۔ حکمرانو! تمہارا دل کرتا ہے پہلے بھی اتارلو، یہ میرے نبی کا غلام عثمان رضی اللہ عنہ ہے دل کرتا ہے پہلے نمبر پہ بھوکوں کو کھانا کھلاؤں دوسرے نمبر پہ دل کرتا ہے ننگوں کو کپڑے پہناؤں، محبوب صلی اللہ علیہ وسلم جی تیسرے نمبر پہ میرا دل کرتا ہے

((وتلاوۃ القرآن))

عثمان رضی اللہ عنہ کی زبان ہو رب کا قرآن ہو، اور آن کی تلاوتیں کرتا رہوں، اے پچیس

جی ڈی اوکاڑہ کے باسیو! پینتیس ہجری ہے اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی عمر بیاسی تراسی سال کی عمر ہے بڑی عمر کا بابا سفید داڑھی والا چالیس دن بھوک پیاس برداشت کرنے والا، جمعہ کا دن ہے اٹھارہ ذوالحجہ، عمر بن العاص رضی اللہ عنہ تلاوت کر رہے ہیں

پانچ سات باغی دیوار پھلانگ کر اندر آ گئے ان باغیوں کی سازش کا شکار محمد بن ابی بکر بھی ہیں ترمذی والا لکھتا ہے جب باغی آئے تو ان میں محمد بن ابی بکر بھی ہیں ان باغیوں نے آتے ہیں محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے میرے عثمان رضی اللہ عنہ کو داڑھی سے پکڑ کر دو چار جھٹکے لگائے، بوڑھے عثمان نے نظریں اٹھائیں اور کہا بھتیجے کاش آج میرا بھائی ابوبکر ہوتا تو میری داڑھی کی ضرور لاج رکھ لیتا، کاش میرا بھائی ابوبکر رضی اللہ عنہ زندہ ہوتا تو میری داڑھی کے چار بالوں کا ضرور حیا کرتا، وہ شرما کر پیچھے ہٹا

ایک باغی آگے آیا اس نے لوہے کی لاٹھی پکڑی ہے بوڑھے عثمان کے سر پر ماری خون کے پھوارے نکلتے ہیں خون کی دھاریں نکلتی ہیں قرآن کے اوراق خون سے رنگین ہو جاتے ہیں ایک باغی دوڑ کر آیا اس نے تلوار پکڑی ہے اور میرے عثمان رضی اللہ عنہ پہ وار کرنا چاہتا ہے میرے عثمان کی زوجہ محترمہ آپ رضی اللہ عنہ کی بیوی اماں جی نائلہ رضی اللہ عنہا بے یار و مددگار دوڑ کر آئیں اوئے بیٹیوں کو مان ہوتا ہے بیویوں بیٹیوں عورتوں پہ دشمن وار نہیں کرتے،

اماں جی نائلہ رضی اللہ عنہا بے یار و مددگار دوڑ کر آئیں ہاتھ باندھے ظالمو! عثمان رضی اللہ عنہ نے تمہارا کیا قصور کیا ہے کیا گناہ کیا ہے، کیوں ظلماً شہید کر رہے ہو، ظالم نے وار کیا اماں جی نائلہ جی کی چار انگلیاں کٹ کر زمین پہ جا گریں، اور سیدھا جا کر گردن پہ لگا ایک اور باغی دوڑ کر آیا اس نے نیزہ پکڑا ہے میرے عثمان رضی اللہ عنہ کی بائیں طرف کنپٹی پہ نیزہ مارا، اسی بیاسی سال کی بڑی عمر کا عثمان رضی اللہ عنہ دائیں طرف گر گئے نیچے قرآن کھلا ہوا ہے عثمان رضی اللہ عنہ قرآن پہ گرے قرآن نے عثمان رضی اللہ عنہ کو اپنی آغوش میں لے کر یاری پکی کر لی

عثمان رضی اللہ عنہ کو قرآن نے آغوش میں لیا اور یاری پکی کر لی، قیامت کا دن ہوگا کسی کی شہادت کی گواہی لوگ دے رہے ہوں گے عثمان رضی اللہ عنہ میں تمہاری عظمت پہ صدقے جاؤں

تمہاری شہادت کی گواہی رب کا قرآن دے گا، عثمان رضی اللہ عنہ نے تین باتیں بیان کی ہیں

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے پسند اپنی اپنی، علی المرتضیٰ کھڑے ہوئے یہ سنو ذرا غور سے لوگو ہر بندے کی اپنی پسند ہوتی ہے، ہر بندے کی اپنی خواہش کوئی ادھر کوئی ادھر کوئی وہاں کوئی یہاں کوئی کس کے لڑلگا ہے کوئی کسی کی طرف، ہمیں ایک ہی مرشد محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کافی ہیں۔

سو سو وار اساں باپ راضی
نے کر بیٹے شکر ربانا
ساڈی ونڈ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آیا
خاص حبیب ربانا
لوگو گھراں نوں لے کر جاون
اٹھ بکریاں گائیں
اساں گھراں نوں لے کر جایئے
حوض کوثر دا سائیں
لوکاں دی دولت مکدی مکدی
آخر نوں مک جاوے
ساڈی دولت پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم
تے اللہ نال ملاوے

حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے مولا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ پسند اپنی اپنی، یہ مولا میں نے اس لیے مولا کہا یہ پنجابی کا مولا جٹ نہیں عربی کا مولا ہے، انیس بیس معنی بنتے ہیں مولا کا معنی دوست صبح کا ساتھی دوپہر کا ساتھی شام کا ساتھی سردار چچا کا بھائی، ماموں کا بھائی، مولا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، کہتے ہیں محبوب صلی اللہ علیہ وسلم جی

((حبب علی من دنیا کم ثلاث))

مجھے بھی تین چیزوں سے پیار ہے تین چیزیں پسند ہیں، پسند اپنی اپنی، آقا فرماتے ہیں علی رضی اللہ عنہ اے علی پیارے کون کون سی چیزیں ہیں پہلے نمبر پہ فرمایا

((الخدمت للضعیف، الخدمت للضعیف))

دل کرتا ہے مہمان نوازیاں کرتا رہوں، مہمان آئیں میزبانیاں کروں، مہمان نوازیاں کروں، دروازہ کھٹکا، یتیم ہوں فرمایا روٹی دے دو، مسکین ہوں روٹی کی ضرورت ہے فرمایا یہ بھی دے آؤ قیدی ہوں یہ بھی دے آؤ تو لونڈی بول کے کہتی ہے علی پیارے رضی اللہ عنہ اور حسن رضی اللہ عنہ وحسین رضی اللہ عنہ تم اپنا حصہ بھی دے آؤ اور میری روٹی بھی دے آؤ، تاکہ قیامت تک آنے والوں کو پتہ چلے صرف اہل بیعت ہی نہیں صدقہ خیرات کرنے والے بلکہ اہل بیت کے لونڈیاں غلام بھی مہمان نواز ہوا کرتے ہیں

حضرات! ذرا سن لو اور رب نے قرآن نازل کر دیا

﴿ویطعمون الطعام علی حبه مسکیناویتیما واسیرا انما نطعمکم لوجه الله لا نرید منکم جزاء ولاشکورا﴾

پسند اپنی اپنی، دوسرے نمبر پہ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم جی، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دوسری پسند

((والصوم فیوه))

دل کرتا ہے گرمی کا موسم ہو علی کا روزہ ہو رضی اللہ عنہ، علی رضی اللہ عنہ کا روزہ ہو اور علی رضی اللہ عنہ کے روزے ایک کھجور کا دانہ ایک گلاس پانی پی کر اللہ کی قسم علی رضی اللہ عنہ روزہ رکھ لیتے ہیں دوسرے نمبر پہ، پسند اپنی اپنی

((والصوم فی السعی))

روزے رکھوں اور تیسری بات بھی سن لو، پسند اپنی اپنی، تیسرے نمبرہ پہ دل کرتا ہے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم جی،

((والضربوابی السعی))

تلوار علی رضی اللہ عنہ کی ہو اور دشمنوں کی گردنیں اڑاتا جاؤں جہاد کرنے کو دل کرتا ہے ہو،

کیوں،

((ویقتل اویغلب وفسوف نعطیه اجرا عظیما))

لوتے لوتے غازی بنو تب بھی کامیاب شہید ہو جاؤں تب بھی کامیاب، محبوب ﷺ جی دل کرتا ہے تلوار پکڑ کر جہاد کروں، خیبر کا موقع علی رضی اللہ عنہ آ گئے لعاب لگایا علی رضی اللہ عنہ کی آنکھیں ٹھیک ہو گئیں، فرمایا علی رضی اللہ عنہ، خیبر کا قلعہ فتح نہیں ہو رہا، یہ تلوار لے جاؤ، اسلام کا جھنڈا گاڑھ کر آؤ، سنو ذرا غور سے، صرف دو چار منٹ کے لیے اپنے کان کو میری زبان کی نوک سے جوڑ لو، پتے کی بات بتاؤں ختم کروں بلکہ طالب علم کا دل کر رہا ہے اوکاڑہ والو! تمہارے دل کو پکڑ لوں انگلیوں میں پرو کر قرآن وسنت کی باتیں اتارتا چلا جاؤں یہ سنو، ذرا غور سے، مولا علی المرتضی رضی اللہ عنہ، نویں قلعے میں پہنچے ہیں سامنے مرحب آیا، مرحب بہت بڑا پہلوان چار بندوں سے اکیلا مقابلہ کرنے والا مرحب کہتا ہے علی رضی اللہ عنہ میری ماں نے میرا نام مرحب رکھا ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ مسکرائے فرمایا، اے مرحب میری ماں نے میرا نام حیدر رکھا ہے حیدر کسے کہتے ہیں وہ بپھرا شیر جو مڑ مڑ کر حملہ کرے مُڑ مُڑ کر دشمنوں پہ حملہ کرنے والا شیر، میری ماں نے میرا نام حیدر رکھا ہے، یہ سننا ذرا غور سے مرحب نے پہلا وار کیا میرے علی رضی اللہ عنہ پہ، مولا علی رضی اللہ عنہ دو قدم پیچھے ہٹ کر اپنی ڈھال پر وار کو روک لیا ہے، اپنی تلوار پکڑی فضا میں لہرائی، اللہ اکبر بلند کیا، کعبہ کے رب کی قسم مولا علی رضی اللہ عنہ نے مرحب کے سر پہ تلوار کا وار کر دیا ہے علی رضی اللہ عنہ کی تلوار نے مرحب کا سر کاٹ دیا، سینہ کاٹتے ہوئے ناف تک پہنچی، تلوار کے ایک ہی وار سے مرحب کے دو ٹکڑے جہنم کے حوالے کر دیئے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرما رہے ہیں

((والضربو ابی السعی))

تیسرے نمبر پہ جہاد کرنے کو دل کرتا ہے

کدوں علی رضی اللہ عنہ نے پنگاں کنیاں

بھنگ کوئی ہے؟ دعا کرو اللہ قوم کو ہدایت دے (آمین)

کدوں علی رضی اللہ عنہ نے پنگاں کنیاں

تے کدوں چڑھائیاں نے ونگاں
اے جھوٹی تہمت علی رضی اللہ عنہ تے لاون
تے پیڑی قوم ملنگاں

دعا کرو اللہ اس قوم کو ہدایت عطا فرمائے (آمین)

ابھی پروگرام ختم نہیں ہوا، میٹنگ ختم نہیں ہوئی آسمان سے جبرائیل علیہ السلام آجاتے ہیں آسمان سے جبرائیل آگئے آقا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جبرائیل کیسے آئے ہو؟ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم جی جو تین تین باتیں بیان کی ہیں رب کو بڑی پسند آئی ہیں رب نے بھیجا ہے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم جی اپنی بتانے آیا ہوں تین رب کی بیان کرنے آیا ہوں اللہ پاک کی پسند اور جبرائیل کی پسند تین تین یہ ڈیڑھ گھنٹے کا الگ مضمون ہے یہاں یا دائیں بائیں جہاں رب نے موقع دیا بیان کریں گے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ پانچ تین پندرہ پندرہ باتیں میں نے بیان کی ہیں اور چھے رہ گئی ہیں یہ تم سے ادھار کر کے چلا ہوں ان شاء اللہ پھر کبھی رب نے موقع دیا تو میں یہ بیان کروں گا محترم بھائی ناصر اللہ اس کی محنت قبول فرمائے (آمین) دو شعر سن لو باقی میں نے تم سے ادھار کر لیا ہے پھر کبھی دائیں بائیں سنا دوں گا ان شاء اللہ یہ باتیں پھر بیان کریں گے محترم بھائی کی فرمائش پہ ان کے والد صاحب کے لکھے ہوئے دو تین شعر سن لو دُکھی بیٹی کی فریاد یتیم بیٹی کی فریاد

ماں مری تے رشتے مک گئے
ماں مری تے رشتے مک گئے
ہن کس نوں ملساں چانواں نال
ماں نیں میں ہن پیکے آنا
پیکے ہوندے ماواں نال
کیویں اج دل تے گزری
نال کسے دے ہوویں نا

میرے واگوں خون دے آنسو
شالا کوئی وی رووے نا
کر دی سے ٹو رخصت مینوں
اپنیاں نیک دعاواں نال
ماں نیں میں ہن پیکے آنا
پیکے ہندے ماواں نال
لکھاں بھائی بھرجائیاں ہوون
پر ماں والا پیار مل دا نئیں
کسے وی مینوں سینے لا کے
پچھنا دکھ میرے دل دا نئیں
اندر ہی اندر دُکھ چی جا ساں
اپنیاں چند سانواں نال
ماں میں نئیں ہنا پیکے آنا
پیکے ہندے ماواں نال
دکھ سکھ ہے ماں میری ٹو
ساہ نال ساہ ملاندی سیں
آپ ٹو مائیں بُھکھی رہ کے
مینوں رج کھلاندی سے
ٹکے ہن وچھوڑے پے گئے
پیکیاں مہریاں تھانواں نال
ماں نیں میں ہن پیکے آنا
پیکے ہندے ماواں نال

ماں تو بعد لوکو اج جس دا
گھر خالی خالی اے
ماں باجھ لوکو جس دا
گھر اج خالی خالی اے
اجڑ اوناں دے باغ نے جاندے
ٹر جاندے جہناں دے مالی نے
جہناں دیاں مر جاون مانواں
او گلاں کرن ہواواں نال
ماں مکیں میں ہن پیکے آنا
پیکے ہندے مانواں نال
ماں نال چھب دا لوکو
گھر دا سارا ویڑہ اے
سر تے ہتھ رکھ پیار جو دیوے
مینوں دس او کیہڑا اے
میرے وانگوں ہر کوئی آکھے
شالا میں مر جانواں نال
ماں نیں میں ہن پیکے آنا
پیکے ہندے مانواں نال
او باپ سراں دے لوگوں تاج نے ہندے
تے دیر مرن کنڈھ خالی
مانواں باجھ محمد بخشا
آ تے کون کرے رکھوالی

شام پئی تے ڈیگر ویلا
آ تے پنچھی گھراں نوں آئے
اوہ نئیں آندے محمد بخشا
تے موت جہاں نوں لے جائے
لے اوئے یار حوالے رب دے
تے مل لے چانڑی واکری
اس ملنے نوں توں یاد کریسے
تے رو سے عمراں ساری
ماں مری تے رشتے مک گئے
ہن کس نوں ملساں چانواں نال
ماں نئیں میں ہن پیکے آنا
پیکے ہندے ماواں نال
عیداں آون بن ماواں دے
اے عیداں کیوں ہندیاں نئیں
ویکھ لے خوشیاں لوکاں دیاں
میریاں اکھاں بھر بھر روندیاں نئیں
ہن مچھلی وانگ تڑفنا پیاں
کسے نوں کیوں تڑفانواں نال
ماں نئیں میں ہن پیکے آنا
پیکے ہندے ماواں نال

اللہ مجھے اور تمام احباب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وفات النبی ﷺ

﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ﴾ (آل عمران : ١٤٤)

اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء تمام قسم کی تعریفات اللہ رب العالمین کے لیے ہے بے شمار لا تعداد درود و سلام آقا دو جہان سرور کائنات امام الانبیاء خطیب الانبیاء دونوں جہانوں کے پیر رب کے حبیب بدر منیر ساری کائنات کے سردار جناب محمد الرسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس پر۔

دوستو! بزرگو! ساتھیو! اللہ والو! نوجوان بھائیو! آج کا عظیم الشان پروگرام مسجد کی انتظامیہ جماعتی نمازی جن بھائیوں نے محنت کوشش کر کے پروگرام رکھا ہے دعا فرماؤ کہ اللہ پاک ان کی محنت اپنی بارگاہ میں مقبول و منظور فرمائے (آمین)۔

اللہ رب العالمین کے قرآن پاک کا میں نے جو مقام ابھی پڑھا ہے اِس کا شانِ نزول کچھ اس طرح ہے حضور ﷺ 3 ہجری میں چند ساتھیوں سمیت میدان احد میں پہنچے کفار کا بہت بڑا لشکر سے آمنا سامنا ہوتا ہے پھر وہ وقت بھی آیا حضور ﷺ کو کچھ پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا، اس طرح کہ جہاں چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ڈیوٹی لگائی تھی پہلے مرحلے میں کفار کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آگے لگا دیا کفار کا لشکر بھاگتا ہوا نظر آتا ہے۔

خالد بن ولید رضی اللہ عنہ، عکرمہ رضی اللہ عنہ بن ابو جہل بعد میں مسلمان ہو گئے حضرات اُسی درّہ پر چند ساتھی رہے اور باقی سارے آپ ﷺ کے غلام نیچے اُتر آئے اور اللہ پاک نے فتح سے ہمکنار فرمایا ہے، مال غنیمت جمع کر رہے ہیں ابن ولید سمیت دیگر ساتھیوں نے اتنا زبردست حملہ کیا پچھلی طرف سے صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاؤں اکھڑ گئے اس معرکہ میں آپ ﷺ کے بڑے

بڑے جید کم از کم ستر صحابہ رضی اللہ عنہم شہید ہوئے سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا جان، مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ بہت عظیم عظیم صحابہ کٹتے نظر آ رہے ہیں۔

ایک بے ایمان نے پتھر اٹھایا ہے اے لوگو! بات سن لو ذرا دھیان سے اور ان کفار نے گڑھے کھودے ہیں کنویں بنائے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پاؤں اٹکا کائنات کے امام ایک گڑھے میں گر گئے ایک بے ایمان نے پتھر اٹھایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پھینکا، یہ سامنے منہ پر لگا دانت شہید ہو گئے، خون کے پھوارے نکل پڑے ہیں ایک اور بے ایمان گھوڑے پر بیٹھا ہے اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر تلوار سے وار کیا صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنگ کا لباس ڈبل جنگ کی وردی ڈبل زرہ ڈبل پہنی ہے اور سر پر لوہے کی ٹوپی پہنی ہے یہ چند سلاخین آقا کے ماتھے پیشانی پہ چبھ گئیں خون نکل پڑا اے لوگو بات سننے والی ہے کائنات کے امام جناب محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں بائیں نو صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں سات انصاری صحابہ دو قریشی صحابہ رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے ہٹتے جا رہے ہیں۔

ایک اور گھوڑے پر بیٹھا ہے بے ایمان آیا یکے بعد دیگرے اس نے کئی وار میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے پر کیے ڈبل زرہ پہنی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو زخم نہیں آیا، پر کائنات کے امام محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے اے صحابہ رضی اللہ عنہم وہ جو چوٹیں میرے کندھے پر لگیں زخم نہیں آیا لیکن بعد میں کئی عرصہ تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان چوٹوں کی تکلیف برداشت کرتے رہے تکلیف محسوس کرتے رہے حضرات ادھر کیا ہے مصعب بن عمر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے شریعت کے اوراق میں لکھا ہے مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کا چہرہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا جلتا ہے کسی نے افواہ پھیلا دی کہ معاذ اللہ کائنات کے امام جناب محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑی ہی بے دردی سے قتل کر دیا گیا ہے شہید کر دیا گیا ہے۔

صحابہ رضی اللہ عنہم نے یہ باتیں سنیں سوچا جب کائنات کے امام ہی نہیں رہے دونوں جہانوں کے پیر ہی نہیں رہے تو لڑ کر کیا کرنا ہے تلواریں گلے میں لٹکائیں اور واپس چل پڑے کوئی مدینے کو جا رہا ہے کوئی ادھر چلتا جا رہا ہے صحابہ رضی اللہ عنہم بکھر گئے او لوگو اس موقع پر میرے اور

تمہارے خالق نے جبرائیل علیہ السلام کو بھیجا اور رب نے یہ قرآن کا مقام دے کر بھیجا اللہ فرماتے ہیں

﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلاَّ رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ﴾ (سورۃ آل عمران: ١٤٤)

اللہ ذوالجلال نے اس مقام پر آمنہ کے لعل ﷺ پر قرآن نازل فرمایا اے دنیا کے لوگو ایک ایسا وقت ہوگا صحابہ رضی اللہ عنہم نے گلے میں تلواریں لٹکائیں ہیں اور بابل مدینے کو جا رہے ہیں دونوں جہانوں کے پیر کے سینے پر دونوں جہانوں کے مالک نے قرآن نازل کر دیا ہے اللہ فرماتا ہے ﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلاَّ رَسُولٌ﴾ آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ اللہ کے رسول بن کر آئے ہیں اے لوگو جب یہ مقام نازل ہوا اللہ فرماتے ہیں دنیا والو محمد الرسول اللہ ﷺ طبعی موت فوت ہو جائیں یا شہید کر دیے جائیں کیا تم اپنی ایڑھیوں کے بل پھر جاؤ گے جو پھر جائیں گے اُن کو ہی نقصان ہے اور جو ڈٹ جائیں گے کامیاب اور کامران ہیں۔

اس مقام میں اللہ پاک نے محمد الرسول اللہ ﷺ کی زندگی اور وفات کا تذکرہ فرمایا ہے اور اگر آپ ﷺ دنیا سے چلے جائیں کیا تم پھر جاؤ گے ایڑھیوں کے بل پھر جاؤ گے روڑ جاؤ گے اس مقام کو اللہ پاک نے جنگ احد کے موقع پر فرمایا ہے اور ادھر کیا ہے ایک بڑی عمر کی عورت لوگو بات سن لو جب قرآن نازل ہوا اللہ ذوالجلال نے وضاحت فرما دی کہ آمنہ کے لعل محمد الرسول اللہ ﷺ نے دنیا سے جانا ہی جانا ہے یہ کوئی نئی بات نہیں کوئی عجوبہ والی بات نہیں ہے یہ جتنے نبی آئے ہیں جتنے رسول آئے ہیں، اپنا اپنا ٹائم گزار کر آخر کار رب العالمین کی ملاقات کو پسند کر لیا ہے۔

اور ادھر کیا ہے ایک بڑی عمر کی عورت اس نے ہاتھ میں ڈنڈا پکڑا ہے اور جنگ احد والی سائیڈ پر چلتی آ رہی ہے ادھر پوچھا بھائی کائنات کے امام ﷺ کا کیا حال ہے؟ بتایا تمہارا بیٹا شہید ہو گیا ہے آپ ﷺ کا پتہ نہیں۔ دوسرے سے پوچھا، تمہارا خاوند شہید ہو گیا ہے،

تمہارا بھائی شہید ہو گیا ہے، یہ چلتی جارہی ہے چلتی جارہی ہے ساتھ کہتی ہے ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ☆اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ﴾ اللہ بیٹے دیئے آپ نے لے لیے ہیں تمہاری مرضیاں ہیں میں تمہارا شکر ادا کرتی ہوں کہ میرے بیٹے تو نے اپنی راہ میں پسند فرما لیے ہیں چلتے چلتے میرے پاک نبی جناب محمد ﷺ پر نظر پڑی یہ بڑی عمر کی عورت اماں جی کہتی ہے اے محبوب نبی جناب محمد ﷺ ((کل مصیبة بعدك جعل)) سوہنیا آپ کی زیارت کے بعد ساری پریشانیاں ختم ہوگئی ہیں ساری ٹینشن ختم ہوگئی ہے۔

لوگو بات سننے والی ہے اور مولانا نے بڑی پیاری بات کی ہے

خبر شہادت پاک نبی ﷺ دی
سنیا جس دم مائی
لک بن پٹکا ہتھ ڈنگوای
بدلہ لین او آئی
کسے کیا مائی بچھڑے تیرے
تے اوہناں شہادت پائی
کہن لگی الحمد للہ
ہویا اے فضل الہی
کیسی گھڑی مبارک ہے سی
اور کیسی گھڑی مبارک ہے سی
جس دے اندر میں جائے
اللہ دتے میں چا پالے
اج کم نبی دے آئے

اللہ ذوالجلال فرماتے ہیں

﴿وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ

﴿أَفَإِنْ مَّاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلَى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّكِرِيْنَ﴾ (سورة اٰل عمران: ١٤٤)

آمنہ کے لعل جناب محمد الرسول اللہ ﷺ اپنا وقت گزار کر اپنا ٹائم گزار کر اللہ کی ملاقاتوں کو پسند کر لیا آپ ﷺ دنیا سے رحلت فرما گئے آپ دنیا سے تشریف لے گئے ایک اور قرآن کا مقام پہ میرے آقا کی رحلت کا تذکرہ فرمایا ہے اللہ فرماتا ہے:

﴿إِنَّكَ مَيِّتٌ وَّإِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ﴾ (سورة الزمر: ٣٠)

کہیں اللہ ذوالجلال فرمارہا ہے:

﴿قُلْ إِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾

(سورة الانعام :١٦٢)

آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ دنیا سے تشریف لے جاتے ہیں اولوگو آپ ﷺ دنیا سے رحلت فرما گئے وفات فرما گئے بعض کہتے ہیں جی یہ لفظ موت نبیوں کے لیے استعمال نہ کرو توہین ہوتی ہے استغفر اللہ معاذ اللہ۔ قرآن کی بات سمجھو اللہ ذوالجلال کا قرآن یہ لفظ استعمال کر رہا ہے بات ایک ہی ہے آپ پردہ فرما گئے آپ ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے رحلت کر گئے فوت ہو گئے رب کی ملاقات کو پسند کر لیا ہے۔

اے لوگو جتنے نبی آئے ہیں جتنے نبی آئے ہیں باری باری اللہ ذوالجلال کی ملاقات کو پسند کر لیا دنیا سے تشریف لے گئے جو ٹائم لکھا ہے دنیا میں گزار کر رب کی ملاقات کو پسند کر لیا ہے یہ قرآن کی بات سن لو اگر تمام انبیاء کا ذکر کیا جائے تو بات بہت دور چلی جائے گی یہ ایک رب کا نبی ہے رب کا نبی ہے خود بھی نبی ہے اور باپ بھی نبی ہے دادا بھی نبی ہے آئے بیٹا یوسف علیہ السلام بھی نبی ہے حضرت یعقوب علیہ السلام نے اے لوگو! بات سن لو اپنے بیٹوں کو جمع کر لیا ہے اپنے بیٹوں کو بلا لیا ہے اپنے بیٹوں کے ساتھ بیٹھ کر بات کر رہے ہیں اور قرآن نے بتایا ہے حضرت یعقوب علیہ السلام کا آخری وقت ہے یہ پہلا پارہ ہے میں بات ختم کروں فرمایا:

﴿أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ﴾ (سورة البقرة: ١٣٣)

یعقوب علیہ السلام کا تذکرہ اور لفظ موت اللہ ذوالجلال فرما رہا ہے اللہ فرماتے ہیں حضرت یعقوب علیہ السلام نبی آخری وقت ہے ایسے اپنے بیٹوں کو جمع کر رہے ہیں اپنے بیٹوں کو جمع کر لیا فرماتے ہیں (یعقوب علیہ السلام قرآن کے نزول سے قبل آئے تھے، قرآن بعد میں نازل ہوا) بات سن لو قرآن کی، ﴿اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِيْ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَ اِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا وَّ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ﴾ اللہ ذوالجلال کے نبی ہیں آخری وقت ہے یعقوب علیہ السلام کو جب موت آنے لگی ہے اور اپنے بیٹوں کو بلایا کہتے ہیں میرے بیٹو ﴿اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِيْ﴾ میرے بعد کس کی عبادت کرو گے میرے بعد تمہارا الٰہی کون ہوگا اور سارے بیٹے جمع ہیں بیٹے بول کر کہتے ہیں:

﴿قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَ اِلٰهَ اٰبَآئِكَ﴾ ابا جان بات سن لیں آپ علیہ السلام کے بعد ہم آپ کے رب اور آپ کے باپ دادا کے رب کی عبادت کریں گے ﴿قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَ اِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا﴾ اے ابا جان جو آپ علیہ السلام کا رب ہے اسماعیل اسحاق کا رب ہے ایک ہی حاجت روا بگڑیاں بنانے والا ہم اُسی رب کی عبادت کریں گے ﴿وَّ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ﴾ اس مقام پر اللہ پاک نے ایک نبی کی موت کا ذکر فرمایا ہے سورہ مریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت کا ذکر جناب ادریس علیہ السلام کی موت کا ذکر۔

بات دور نہ چلی جائے قرآن کہتا ہے

﴿قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾ (سورۃ الجمعہ آیت:8) بات قرآن کی سن لو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ﴾ (سورۃ النساء آیت : 78) کہیں فرمایا: ﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ﴾ (سورۃ آل عمران آیت : 185) کہیں فرمایا: ﴿كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ﴾ (سورۃ

الرحمن آیت:26) کہیں فرمایا﴿مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَ فِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَ مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى﴾(سورۃ طٰہٰ:55) حضرات بات ختم کروں جتنے نبی آئے ہیں جتنے ولی آئے ہیں جتنے انسان آئے ہیں آخر کار اچھے بھلے آئے بندے بڑے بڑے بھی آئے ہیں اپنا اپنا دم گزار کر چلے گئے اولیاء بھی نہیں رہے نبی بھی نہیں رہے تو میں آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ کی رحلت کا تذکرہ کرنا چاہتا ہوں قرآن کیا کہتا ہے فرمایا﴿اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ﴾ فرمایا سوہنیار ہنا تم نے بھی نہیں اور رہنا تمہارے دشمنوں نے بھی نہیں ایک وقت آنا ہے تم نے بھی مر جانا ہے تمہارے دشمن سب نے ہی ایک وقت گزار کر آخر میرے پاس ہی آنا ہے ﴿اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ﴾

نبی ولی ہور عالم فاضل
تے گزرے چنگ چنگیرے
نبی ولی ہور عالم فاضل
شاہ گدا سب برے بھلے
سب کیتے نے قبری ڈیرے
لکیا چھپیا جان نہ دیوے
سہا ہجیا جان نہ دیوے
تے دادو موت نہ کوئی
نیکی کرو کماؤ تقوی
بدلہ لیسوں سوئی
ایہہ چار دیہاڑے کوئل ورساں
اوڑک ایتھوں جانا
کر کے کجھ فکر قبر قیامت
تے جیہڑا ای نت ٹھکانہ

آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ نے نبوت کا اعلان فرمایا اولوگو تیرہ سال نبوت کے بعد
کے میں تیرہ نبوت کو آپ ﷺ نے ہجرت کر لی اور باقی میرے آقا نے دس سالہ زندگی مدنی
ہے بات سننے والی ہے میرے آقا نے دس ہجری میں آخری حج کر لیا ہے فرمایا صحابہ رضی اللہ عنہم حج
کے مناسک مجھ سے اچھی طرح سیکھ لو اچھی طرح سیکھ لو جو کمی کوتاہی ہے وہ دور کر لو ہو سکتا ہے
اس کے بعد اگلے حج کا موقع بھی اب دے یا نہ دے بات ختم کروں آخری حج کر لیا ہے اور
اللہ نے قرآن نازل کر دیا ہے۔

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾(سورۃ المائدہ: ۳)

آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ مدینہ تشریف لائے آقا احد میں جو شہید ہوئے ہیں
شہدائے احد کی قبروں پہ چلے گئے میرے آقا نے ان کے لیے دعا کر دی ہے اولوگو! چلتے چلتے
آگے صفر کا مہینہ آ جاتا ہے، صفر کے بعد ربیع الاول کا مہینہ آ جاتا ہے صفر کی انتیس تاریخ ہے
دونوں جہانوں کے پیر ﷺ بقیع کے قبرستان میں گئے ہیں جیسے زمانہ جنت البقیع کہتا ہے
میرے آقا نے کافی دیر تک شریعت کے اوراق میں لکھا ہے جنت البقیع میں ہاتھ اٹھا کر بقیع
والوں کے لیے دعا کر دی ہے ایک روایت میں آتا ہے آقا ﷺ جنازہ پڑھ کر واپس آ رہے
ہیں جنت البقیع میں دعا کر کے آ رہے ہیں یا میرے آقا جنازے سے فارغ ہو کر واپس گھر جا
رہے ہیں آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ کے سر مبارک میں میرے آقا ﷺ کو تکلیف
شروع ہو جاتی ہے سر میں درد شروع ہو جاتا ہے۔

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے پاک نبی ﷺ نے ایسے پگڑی باندھی ہے
آپ ﷺ نے سر پر صافہ باندھا ہے میں نے آپ ﷺ کے ماتھے پر ہاتھ لگایا پیشانی پر
ہاتھ لگایا اللہ کی قسم آپ ﷺ کا چہرہ جو ہے آپ ﷺ کا جسم جو ہے آگ کی طرح تپ رہا
ہے میں نے کہا سوہنیا آپ ﷺ کا چہرہ اور جسم اتنا شدید گرم ہے آقا ﷺ فرماتے ہیں ابو
سعید رضی اللہ عنہ نبیوں کو عام آدمیوں سے زیادہ آزمایا جاتا ہے جیسے رب سے تعلق زیادہ پیار زیادہ

ہے ویسے آزمائش بھی زیادہ ہے۔
ایسے لگتا ہے دو بندوں جیسا بخار آقا ﷺ کو آ گیا ہے آقا ﷺ چلتے چلتے گھر آ گئے فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا میرے سر میں درد ہے امی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں سوہنیا میرے سر میں بھی آج درد ہو رہی ہے لوگو یہ صفر کی انتیس تاریخ ہے یہ جس مرض کی آج ابتداء ہوئی ہے میرے پاک نبی جناب محمد ﷺ اسی مرض میں مبتلا دنیا سے تشریف لے گئے اور یہ مرض مرض الموت ثابت ہوتی ہے بات سننے والی ہے دن بدن آقا کمزور ہوتے جا رہے ہیں میرے آقا کو زندگی میں آخری ایام میں چودہ دن تک بخار رہا چودہ دن میرے آقا کو بخار رہا نو دن میرے آقا ﷺ مسجد نبوی میں خود ہی نمازیں پڑھاتے رہے ہیں خطبہ خود ہی دیتے رہے ہیں جمعرات کا دن ہے بات ختم کروں جمعرات کا دن آ جاتا ہے میرے آقا ﷺ نے مغرب کی آخری جماعت کروائی ہے مغرب آقا ﷺ نے پڑھائی گھر چلے جاتے ہیں عشاء سے پہلے بخار کی شدت ہو جاتی ہے آپ ﷺ کا مرض بڑھتا جا رہا ہے آپ ﷺ کبھی بے ہوش ہو جاتے ہیں کبھی میرے آقا کو ہوش آ جاتا ہے ((الرحیق المختوم)) پڑھ لو بخاری اٹھا کر لے آو میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں اے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم سات کنوؤں کا پانی لے کر آؤ۔

سات مشقیں پانی کی منگوائی گئیں دونوں جہانوں کے نبی ﷺ ایک پتھر کا ٹب بنا ہے پتھر کے ٹب میں بیٹھ جاتے ہیں یہ جو مختلف کنوؤں کا پانی ہے آقا ﷺ کے اوپر بہایا گیا آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ کو کچھ افاقہ ہوتا ہے میرے آقا اٹھتے ہیں پوچھا عائشہ کیا عشا کی نماز ساتھیوں نے پڑھ لی ہے یا نہیں سوہنیا صحابہ رضی اللہ عنہم انتظار کر رہے ہیں عشاء کی جماعت ابھی نہیں ہوئی میرے آقا ﷺ اٹھ کر مسجد نبوی میں جانا چاہتے ہیں آپ ﷺ مسجد نبوی کی طرف جانے لگے ہیں جسم میں کمزوری اتنی ہے لڑکھڑا گئے جسم میں کمزوری آمنہ کے لعل ﷺ بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑے کچھ دیر بعد آمنہ کے لعل کو پھر ہوش آیا پوچھا عائشہ رضی اللہ عنہا عشاء کی جماعت ہو گئی ہے یا کوئی نہیں؟ سوہنیا ساتھی انتظار میں ہیں آقا ﷺ آئیں اور آ کر

جماعت کروائیں میرے آقا ﷺ جانا چاہتے ہیں پھر بے ہوش ہوکر زمین پر گر پڑے۔
تیسری مرتبہ کائنات کے امام کو ہوش آئی جسم میں کمزوری بڑی ہے آپ ﷺ فرماتے ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نماز پڑھی یا نہیں؟ سوہنیا صحابہ رضی اللہ عنہم انتظار کر رہے ہیں آقا ﷺ جانا چاہتے ہیں لیکن چل نہیں سکتے فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا ((مروا ابابکر یصلی بالناس)) میرے مصلےٰ پر کھڑا ہوسکتا ہے تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، ابوبکر کو پیغام ملا، اے ابوبکر رضی اللہ عنہ ذرا آمنہ کے لعل کے مصلےٰ پہ کھڑے ہو جائیں نبی پاک ﷺ نے فرمایا ہے ذرا نماز ہی پڑھا دیں یہ پہلا دن ہے اور پہلی نماز ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ پڑھانے جاتے ہیں اللہ کی قسم ہے شریعت کے اوراق میں لکھا ہے اے لوگو جمعرات کا دن ہے صحابہ رضی اللہ عنہم کو پتہ چلا آج منبر خالی نظر آرہا ہے اب مصلیٰ بھی خالی ہو گیا ہے صحابہ رضی اللہ عنہم کی چیخیں نکل جاتی ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم زاروقطار روئے جا رہے ہیں اب اللہ ہی جانتا ہے کہ کیا بننے والا ہے آقا ﷺ مسجد نبوی میں نماز بھی نہیں پڑھا سکتے۔

اگلا دن ہوتا ہے میرے آقا ﷺ پھر نہیں آسکے او لوگو بات سن لو ہفتے کا دن آیا وفات سے دو دن قبل آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ پردہ ہٹا کر دیکھتے ہیں ظہر کی نماز کا ٹائم ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ مصلےٰ پر کھڑے ہیں اور نماز ظہر پڑھانے لگے ہیں امی عائشہ رضی اللہ عنہا میں تمہاری عظمت پہ صدقے جاؤں حجرہ امی عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہے میرے آقا ﷺ نے پردہ ہٹایا تو آپ ﷺ کو حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ فضل بن عباس رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کو سہارا دے کر آپ ﷺ کے پاؤں زمین پہ رگڑ رہے ہیں میرے آقا کو صحابہ نے سہارا دیا دونوں جہانوں کے پیر جناب محمد ﷺ چلتے چلتے مسجد نبوی میں آئے جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دیکھا آقا ﷺ آ گئے ہیں پیچھے ہٹنا چاہا میرے آقا نے اشارہ کر دیا ابوبکر رضی اللہ عنہ مصلےٰ پر ہی کھڑے رہو میرے آقا نے اشارہ کر دیا ابوبکر رضی اللہ عنہ، مصلے پر ہی کھڑے رہو میرے آقا ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بائیں طرف آکر بیٹھ کر ظہر کی نماز پڑھنی شروع کر دی ایسے سمجھو میرے آقا ﷺ کی اقتداء میں ابوبکر رضی اللہ عنہ، ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں صحابہ رضی اللہ عنہم ظہر کی نماز پڑھی۔

آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ پر پھر وہ وقت بھی آتا ہے شریعت کے اوراق میں لکھا ہے میرے آقا فرماتے ہیں اے میرے غلامو اب زندگی کا کوئی پتہ نہیں اے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم اگر زندگی میں، میں کسی سے کوئی زیادتی کر بیٹھا ہوں اگر بدلہ لینا چاہو تو بدلہ لے لو اگر کسی کے کوئی درہم و دینا دینے ہیں تو وہ لے لو ایک روایت میں آتا ہے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کہتا ہے سوہنیا میں نے تین درہم آپ ﷺ سے لینے ہیں میرے آقا ﷺ نے ادا کر دیے اے غلامو اگر انجانے میں، میں کسی سے زیادتی کر بیٹھا ہوں تو بدلہ لینا چاہو میں اپنے آپ کو پیش کر رہا ہوں اللہ کی قسم ہے مبارکباد کے حقدار ہیں جس نبی کا کلمہ پڑھا ہے جو نبی ہمارے حصے آیا ہے اپنے آپ کو امت کے سامنے پیش کر رہا ہے اگر بدلہ لینا چاہو تو میں بدلہ لینے کے لیے تیار ہو آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ نے یہ بات کی۔

بعض روایات میں آتا ہے ایک کھڑا ہوا کہتا ہے سوہنیا میں بدلہ لینا چاہتا ہوں میں نے آپ سے بدلہ لینا ہے فرمایا کون سا بدلہ لینا ہے سوہنیا آپ نے میری کمر پر ایک سوٹی ماردی تھی اور میری کمر پر کپڑا نہیں تھا میں بدلہ لینا چاہتا ہوں اللہ کی قسم ہے صحابہ رضی اللہ عنہم کا جھرمٹ ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تلوار پکڑی ہے کپکپار ہے ہیں اے میرے اللہ یہ کون اٹھ کھڑا ہوا ہے جو کائنات کے امام سے بدلہ لینا چاہتا ہے یہ کون کھڑا ہوا ہے آپ ﷺ فرماتے ہیں صحابہ حوصلہ کرو یہ بدلہ لینا چاہتا ہے اور میں بدلہ دینے کے لیے تیار ہوں۔

آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ، لیڈر ہو تو ایسا ہو دکھاؤ مجھے کوئی ایسا لیڈر جو اپنے آپ کو لوگوں کے سامنے پیش کر رہا ہے پھر وہ وقت بھی آیا میرے آقا ﷺ کے قریب یہ جوان آ گیا ہے کہتا ہے سوہنیا جب چھڑی میرے جسم پر ماری میری کمر پر کپڑا نہیں تھا کپڑا ہٹادو میرے آقا نے کمر سے کپڑا ہٹادیا اپنی کمر ننگی کر دی کپڑا ہٹادیا ایس چھڑی بھی پکڑادی ہے یہ چلتا چلتا آقا ﷺ کے قریب آیا اس نے چھڑی پکڑی ہے نبی ﷺ کی کمر ننگی ہے صحابہ رضی اللہ عنہم نے یہ منظر آنکھوں سے دیکھا ہائے اللہ کیا بننے والا ہے یہ قریب آیا اس نے چھڑی پھینک دی ہے دوڑ کر میرے آقا ﷺ کے جسم سے چمٹ جاتا ہے اپنے ہونٹ جو ہیں مہر نبوت پر رکھ دیتا ہے یہ

کر میں دونوں کندھوں کے درمیاں کبوتر کے انڈے کی طرح کر میں ایک جگہ ہے جسے مہر نبوت کہا جاتا ہے اس نے اپنے ہونٹ نبی ﷺ کی مہر نبوت پر رکھ دیا اور آنکھوں سے ذرا ذرا آنسو بہار ہے میرے آقا فرماتے ہیں دوست بدلہ کیوں نہیں لیتے کہتا ہے سوہنیا میں نے چومنے کا بہانہ کیا ہے کہ نبی کے جسم کو چوم لوں ہو سکتا ہے اللہ مجھ پر جہنم کی آگ کو حرام کر دے۔

میرے پاک نبی جناب محمد ﷺ فرماتے ہیں اے بھائی اگر تم نے چومنے کا بہانہ کیا ہے اللہ کی قسم ہے محمد ﷺ تو سچ مچ بدلہ دینے کے لیے تیار ہو گیا تھا محمد ﷺ تو سچ مچ بدلہ دینے کے لیے تیار ہو گیا تھا لوگو اگلا دن ہوتا ہے وفات سے ایک دن پہلے میرے آقا نے سارے غلام بلائے چالیس غلام ہیں سب کو آزاد کر دیا ہے گھر میں کچھ سامان ہے صدقہ کر دیا ہے آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ نے غلام آزاد کر دیے جو گھر میں سامان ہے وہ صدقہ کر دیا ہے امی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں او لوگو بات سننے والی ہے وفات سے ایک دن پہلے جو رات گزری ہے اماں جان فرماتی ہیں ہمارے گھر میں تیل نہیں کہ بتی جلا سکیں چراغ جلا لیں میں نے اپنی ہمسائی سے تیل لیا اور چراغ جلایا ہے۔

ادھر کیا ہے صبح سوموار کا دن ہے بارہ ربیع الاول کا دن ہے میرے پاک نبی جناب محمد ﷺ میرے آقا کو صبح صبح کچھ افاقہ ہوتا ہے آپ ﷺ فرماتے ہیں میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا جائے فاطمہ بیٹی آئی حسن رضی اللہ عنہ و حسین رضی اللہ عنہ بھی آئے لوگو اگر مزید وضاحت کر دی جائے ٹائم زیادہ لگ جائے گا بات ختم کروں میرے آقا لیٹے ہوئے ہیں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئی میرے آقا ﷺ بات کرتے ہیں ایک کان میں ایک بات کہی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رونے لگ پڑیں پھر ایک بات کہی فاطمہ رضی اللہ عنہا ہنسنے لگ پڑیں امی عائشہ رضی اللہ عنہا پوچھتی ہیں فاطمہ رضی اللہ عنہا پہلے رو پڑیں اب ہنس پڑیں بات کیا ہے؟ فرمایا جب روتی تھی، آقا نے فرمایا بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا میں نے اللہ کی ملاقات کو پسند کر لیا ہے میں عنقریب دنیا چھوڑ کر جانے والا ہوں یہ بات سن کر میں رو پڑی پھر آقا ﷺ فرماتے ہیں بیٹی میرے گھرانے میں مجھ سے سب سے پہلے تم ملاقات کرو گی یہ بات سن کر میں ہنس پڑی، ساتھ ابو کہتے تھے

فاطمہ رضی اللہ عنہا اللہ ذوالجلال نے تمہیں جنتی عورتوں کی سردار بنادیا ہے۔
ادھر کیا ہے میرے پاک نبی جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم لیٹے ہیں دونوں جہانوں کے پیر لیٹے ہیں اور ایک پانی کا پیالہ میرے آقا کے پاس رکھ دیا گیا ہے آقا صلی اللہ علیہ وسلم بار بار پانی کے پیالے میں ہاتھ ڈالتے ہیں اور ایسے چہرے پہ لگا لیتے ہیں ((لا الہ الا اللہ ان للموت سکرات)) میرے آقا بار بار پڑھتے ہیں عبادتیں اللہ ذوالجلال کے لیے ہے ایک ہی معبود برحق ہے یقیناً موت کی سختیاں۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ((واکرباہ)) ہائے میرے بابا کی تکلیف، میرے آقا فرماتے ہیں اے میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا بات سن لو آج کے بعد تمہارے ابو کی ساری تکلیفیں ختم ہو جائیں گی ساری پریشانیاں ختم ہو جائیں گی لوگو پھر وہ وقت آیا امی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں گود میری ہے اور محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا سر ہے میرا بھائی عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ آیا اس نے ہاتھ میں مسواک پکڑی ہے میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم بار بار عبد الرحمٰن کو دیکھتے جاتے ہیں امی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے سوچا محبوب کا مسواک کرنے کو دل کر رہا ہے میں نے عبد الرحمٰن سے مسواک پکڑی اپنے دانتوں سے چبائی اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دی ہے دونوں جہانوں کے پیر صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک کر لی لوگو! بات سننے والی ہے ادھر کیا ہے بار بار باہر والا دروازہ کھٹک رہا ہے۔

دروازہ ہل رہا ہے فاطمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ابو جان ایسے لگتا ہے جیسے کوئی عربی کوئی دور دراز سے آنے والا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر لینے آیا ہے تیمارداری کے لیے آیا ہے، یہ دروازہ کھٹک رہا ہے، میرے پاک نبی جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے ہیں سوہنیا باہر کوئی بدو نہیں کوئی عربی نہیں کوئی صحابی رضی اللہ عنہ نہیں باہر تو ملک الموت آئے ہیں سوہنیا اللہ پاک کا آرڈر تھا اے ملک الموت میرے نبی کے پاس جا کر پہلے اندر جانے کی اجازت لینا سوہنیا اندر جانے کی اجازت ہے یا کوئی نہیں سوہنیا صلی اللہ علیہ وسلم عزرائیل آئے ہیں اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں میرے آقا فرماتے ہیں بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا یہ کوئی عام بندہ نہیں یہ تو وہ ہے جو بچوں کو یتیم کر جاتا ہے یہ وہ آیا ہے جو عورتوں کو بیوہ کر دیتا ہے اللہ کے حکم سے آیا ہے شہروں کو بے

آباد کرتا ہے ویران کرتا ہے قبرستانوں کو آباد کرتا ہے۔

بیٹی پیاری دل دا ٹکڑا
اے کوئی عرابی نائیں

فاطمہ رضی اللہ عنہا

بیٹی پیاری دل دا ٹکڑا
اے کوئی عرابی نائیں
اے یتیم جو کر دا بالاں
اج کرن تساں نوں آیا
ماں پیو کولوں بال عیانے
تے لے جاوے زوراں کے۔
اج حسن رضی اللہ عنہ حسین رضی اللہ عنہ ایناں تھی مینوں
جدا کراون آیا
اج عائشہ رضی اللہ عنہا حفصہ رضی اللہ عنہا زینب رضی اللہ عنہا تائیں
تے بیوہ کر دکھلائی
اج مینوں تینوں بیٹی پیاری
تے دکھ بٹھاون آیا
آباد کریندے رہے اے قبراں
تے شہراں گھر اُجاڑے
موت پیالہ پیاوے سہناں
اج مینوں وی پلاون آیا

آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ میرے آقا تریسٹھ سال چار دن کی زندگی گزار چکے ہیں جب دنیا میں ربیع الاول کی نو ہے اور صبح مرغ کی تیسری اذان کا وقت ہے اب چاشت کا

ٹائم ہو گیا ہے یعنی صبح نو دس کا ٹائم ہے چاشت کا ٹائم ہے بعض سیرت نگار کہتے ہیں آقا تریسٹھ سال چار دن اور چھ سات گھنٹے کا ٹائم گزار کر دنیا سے گئے ادھر کیا ہے میرے پاک نبی جناب محمد ﷺ نے فرمایا ((الصلوۃ الصلوۃ وما ملکت ایمانکم)) پھر وہ وقت بھی آیا کائنات کے امام نے ہاتھ اٹھالیے ہیں جیسے آقا اوپر کو جارہے ہیں ((اللھم بالرفیق الاعلی اللھم بالرفیق الاعلی)) اللہ کی رفاقتوں کو پسند کر لیا ہے امی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں محبوب ﷺ کا سر میری گود میں تھا جب یہ بات دونوں جہانوں کے پیرنے کی تو میں نے جلدی سے محبوب ﷺ کا ہاتھ پکڑ لیا ایسے سینے سے لگایا سوہنیا حوصلہ کرو اللہ بہتری پیدا کر دے گا اماں جان کہتی ہیں پہلے کبھی آقا کو بخار آجاتا میں ((اذھب الباس رب الناس)) دعا پڑھ کر ہاتھ پھیرتی جب بھی بخار ہوا تو میں نے یہ دعا پڑھ کر دم کرنا چاہا ہاتھ پھیرنا چاہا آقا ﷺ فرماتے ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا اب دعائیں ختم ہو گئیں ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا ہاتھ پیچھے کر لو اب دعاؤں کے ٹائم ختم ہو گئے ہیں میرے آقا ﷺ ((اللھم بالرفیق الاعلی)) یہ بات دو تین مرتبہ دہرائی آہستہ آہستہ ہاتھ نیچے آرہے ہیں آپ ﷺ کی روح مبارک جسم سے نکلتی جارہی ہے آپ ﷺ کے جسم سے روح نکلتی اور اللہ ذوالجلال کی ملاقاتیں جنت کو پسند کر لیا ہے آپ ﷺ کی روح پرواز کر جاتی ہے

﴿اِنَّكَ مَيِّتٌ وَاِنَّهُمْ مَيِّتُوْنَ﴾ اے لوگو صمصام بھی یہی بات سمجھانا چاہتا ہے

نہھاں رہن حکیماں دے ہتھ پھڑیاں
گولی موت والی سینے وچ ٹھک جانی
نہھاں رہن حکیماں دے ہتھ پھڑیاں
گولی موت والی سینے وچ ٹھک جانی
جدوں چابی عمر دی مک جانی
گھڑی چل دی چل دی رک جانی
چاچے تائے تے ماں پیو اون پے

سورے سالے دی بودیاں کھون پے
اج بھائی آکھن پے ساڈی بانہہ ہج گئی
کمر بڈھرے باپ دی جھک جانی
نجے محل تے ماڑیاں جھنڈے نی
جھنڈے وچ اجاڑاں جا گڈنے نی
دودھ مکھنی پلیا بھاواناں
تک ملکاں نوں جیب سک جانی

امی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں محبوب رحلت فرما گئے اور پورے مدینے میں آقا کی وفات کی خبر پھیل گئی پورے مدینے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت فرما جانے کی خبریں پھیل گئیں، صحابہ رضی اللہ عنہم پریشاں ہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ صدیق آئے میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی میت مبارک ایسے چارپائی پر پڑی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر ایک یمنی دھاری دار چادر ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ پہلے آئے میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے کپڑا ہٹایا دو چار جملے بولے ساتھ ماتھے پر بوسہ لے لیا ہے ادھر کیا ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے تلوار پکڑی ہے اور لوگو جو کہے گا آقا دنیا سے چلے گئے میری تلوار فیصلہ کردے گی بلال رضی اللہ عنہ مدینہ چھوڑ کر بھاگتا نظر آتا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے تلوار کر پکڑی ہے جو آقا کی اونٹنی ہے کبھی دوڑتی دوڑتی ادھر جاتی ہے دوڑتی دوڑتی ادھر جاتی ہے۔

یہ بارہ ربیع الاول کا دن ہے اونٹنی میرے آقا کی جدائی میں آنسو بہارہی ہے بلال رضی اللہ عنہ دوڑ رہے ہیں آقا دنیا سے چلے گئے عمر رضی اللہ عنہ نے تلورار نکال لی ہے تم دیواروں پر جھنڈیاں لگاتے ہو تم ڈھول بجاتے ہو تم بھنگڑے ڈالتے ہو تم فائرنگ کرتے ہو صحابہ رضی اللہ عنہم رورہے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حالت دیکھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں آئے خطبہ ارشاد فرمارہے ہیں ((اما بعد من کان منکم یعبدو محمد فان محمد قد مات ومن کان منکم لعیبدو الله فان الله حی لا یموت وَمَا مُحَمَّدٌ اِلاَّ رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰی اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ یَّنْقَلِبْ عَلٰی

عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ)) خطبہ ارشاد فرمایا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب میں نے قرآن کا یہ مقام سنا اللہ کی قسم لگتا ہے جیسے آج ہی نازل ہوا ہے اس سے پہلے مجھے اس کی سمجھ ہی نہیں آئی تھی پاؤں میں طاقت ختم ہوگئی عمر رضی اللہ عنہ بے ساختہ زمین پر گر جاتے ہیں۔

لوگو! پھر وہ وقت آیا آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نبی جہاں فوت ہوتا ہے وہاں ہی اس کی قبر ہوتی ہے دونوں جہانوں کے پیر صلی اللہ علیہ وسلم کی میت حجرہ عائشہ رضی اللہ عنہا میں پڑی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کفن و دفن کے انتظام کی تیاریاں ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم جہاں لیٹے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر اٹھایا گیا بستر کے نیچے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے لحد والی قبر بنادی ہے صحابہ رضی اللہ عنہم سوچتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دینا ہے بعض کہتے ہیں کپڑے اتارو بعض کہتے ہیں نہ اتارو شریعت کے اوراق میں لکھا ہے صحابہ رضی اللہ عنہم ایسے بیٹھے ہیں اچانک سب پر غنودگی طاری ہوگئی سب کو اونگھ آگئی آواز آئی نبی پاک کے کپڑے اتارنے کی ضرورت نہیں ان کپڑوں میں غسل دے دو ان کپڑوں میں غسل دے دیا گیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین یمنی چادروں میں تین چادروں میں کفن دیا گیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جنازے کی امامت کسی نے نہیں کروائی صحابہ رضی اللہ عنہم آئے پہلے مہاجر آئے پھر بچے پھر انصار پھر عورتیں آئی ہیں آپ کی وفات کے بعد (تقریبا بتیس گھنٹے) یہ سلسلہ جاری رہا دس دس آئے اور چلے گئے دن رات آقا صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھ کر چلے جاتے ہیں میرے پاک نبی جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سوموار والے دن بارہ ربیع الاول گیارہ ہجری آپ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے چلے گئے بدھ والی رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لحد والی قبر میں دفن کا ارادہ کرلیا گیا ہے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قبر میں نمی ہے جس بستر پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی وہ بستر اٹھایا اور قبر میں بچھا دیا ہے آمنہ کے لعل جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو لحد والی قبر میں حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ غسل دینے والے بھی علی رضی اللہ عنہ ہیں

((الرحیق المختوم)) میں لکھا ہے فضل بن عباس رضی اللہ عنہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ دیگر صحابہ غسل دے رہے ہیں کروٹیں بدل رہے ہیں علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے میرے آقا کو ایسے سینے سے لگایا

ساتھ کہتے ہیں سوہنیا جتنا صدمہ علی رضی اللہ عنہ کو دے گئے ہو اور کس کو دینا ہے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
آپ پر دو موتیں کبھی جمع نہیں ہوں گی خیر آقا کو لحد والی قبر میں اتار دیا گیا مٹی ڈال دی گئی
ادھر کیا ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ سے پوچھ لیا اے نبی کے
یارو! جانیں دینے والو! تم نے کیسے پسند کیا آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پہ مٹی ڈال کر آئے ہو؟ او
لوگو! بات سننے والی ہے کہتے ہیں فاطمہ رضی اللہ عنہا رب نے قانون ہی ایسا بنایا ہے تو رب نے
ضابطہ ہی ایسا بنایا ہے۔

دے انس رضی اللہ عنہ بلال رضی اللہ عنہ نبی دے یارو
تساں نبی کتھے چھڈ آئے
اسے سوہنے مکھڑے تے
کیونکر خاک چھپائے
تسی تے ہے سو پاک نبی تو
جاناں وارنوالے
پھر دسو کیوں یار یاریاں نوں
اندر خاک چھپاندے
سن سن داری ذکر نبی تھی
اکھیاں نیم بہاون
ہولا چار تمامی اگو
ایہہ بات ناون
تے وس نہ رہ گیا کچھ ساڈے
ورت گئیاں تقدیراں
ہوش حواس گم ہو گئے
تے پل گئیاں تقریراں

﴿اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ﴾ صحابہ بیان کرتے ہیں بات ختم کروں حضرت بلال رضی اللہ عنہ پریشان حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آنسو بہا رہے ہیں فاطمہ رضی اللہ عنہا آنسو بہا رہی ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا آنسو بہا رہی ہیں ابوبکر کہتے ہیں

صدیق نے کہیا میرا لک گیا ٹٹ
رفیق نے سوہنے مینوں جدائی دتی

ابوبکر رضی اللہ عنہ پریشان، ایک آیا کہتا ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ جی بلال رضی اللہ عنہ بھاگتا جا رہا ہے اُسے روکو، ابوبکر رضی اللہ عنہ گئے بلال رضی اللہ عنہ کیا بات ہے کیوں مدینہ چھوڑ کر جا رہے ہو اے ابوبکر رضی اللہ عنہ میں اذان دیتا ہوں اذان میں جس ہستی کا نام آتا ہے وہ مجھے نظر نہیں آ رہا اس لیے میں مدینہ چھوڑنا چاہتا ہوں میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں نہیں رہے اب مدینے میرا دل نہیں لگتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں بلال رضی اللہ عنہ میں بوڑھا ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھے مزید اور پریشان نہ کرو چلو مدینے واپس چلو بلال رضی اللہ عنہ کہتا ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ میں امیہ کا غلام تھا آپ نے مجھے آزاد کروایا اپنی غلامی کے لیے یا اللہ کی رضا کے لیے؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یار بلال رضی اللہ عنہ کیسی باتیں کر رہے ہو تمہیں اللہ کی رضا کے لیے آزاد کروایا ہے بلال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ پھر آزاد بندہ ہوں آزاد بندے کی اپنی مرضی ہوتی ہے اب مدینے میرا دل نہیں لگتا بلال رضی اللہ عنہ پریشان

بلال پیارے چھڈی اذان
چھڈیا شہر مدینہ
رخصت ہو کر شام ملک وچ
پایا کفن سفینا

ایک دن عمر رضی اللہ عنہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے کہتے ابوبکر رضی اللہ عنہ میں آج مدینہ عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تھا عثمان رضی اللہ عنہ ایک جگہ پر بیٹھا ہے میں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو سلام کیا ہے عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب نہیں دیا اے ابوبکر رضی اللہ عنہ ذرا عثمان رضی اللہ عنہ سے پوچھو کونسا گناہ کر بیٹھا ہوں کیسی پریشانی ہے کس بات پر ناراضگی ہے میرے سلام کا جواب نہیں دیا، ابوبکر رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہی چل

پڑے اولوگو ایک دومنٹ میں بات ختم ہوگئی اپنے دماغ کو میری زبان کی نوک سے جوڑ دیتے کی بات بتاؤں اور بات ختم کروں میرے پاک نبی ﷺ جناب محمد ﷺ کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور کی بات ہے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ نے میری بات کا جواب نہیں دیا اے لوگو بات سن لو، ذرا پوچھیں تو سہی عثمان رضی اللہ عنہ کیوں ناراض ہے۔

ابوبکر رضی اللہ عنہ چل پڑے عمر رضی اللہ عنہ بھی چل پڑے عثمان رضی اللہ عنہ کی عظمت کو زمانہ جانتا ہے اور یہاں یہ بات بھی کر دوں عثمان رضی اللہ عنہ کون ہے؟ اللہ کی قسم پورے مدینے میں یہ بات مشہور ہے جب کوئی چھوٹا بچہ دودھ پیتا بچہ روتا ماں اس بچے کو گود میں لے کر تھپکی دے کر کہتی اے میرے لعل چپ کر جاؤ اے میرے بیٹے چپ کر جاؤ اے میرے لعل میں تم سے ایسے پیار کرتی ہوں جیسے آمنہ کے لال ﷺ عثمان رضی اللہ عنہ سے کرتے ہیں عثمان رضی اللہ عنہ کون ہے؟ آقا رضی اللہ عنہ کا دوہرا داماد بننے والا، ابوبکر رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ آئے، عثمان رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اے بھائی عثمان رضی اللہ عنہ آج عمر رضی اللہ عنہ نے شکوہ کیا ہے یہ گزرا اس نے سلام عرض کیا تم نے سوال کا جواب نہیں دیا بات کیا ہے کس بات کی ناراضگی ہے؟ عثمان رضی اللہ عنہ بول کر کہتا ہے امیری المومنین رضی اللہ عنہ واللہ اللہ کی قسم ہے عثمان رضی اللہ عنہ نے قسم اٹھالی اولوگو عثمان رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ کون ہے؟ جس نے زندگی میں کبھی جھوٹ نہیں بولا جس نے ایمان لانے سے پہلے نہیں بعد میں بھی کبھی زنا نہیں کیا جب ایمان لائے ہیں ساری زندگی اپنا دایاں ہاتھ کبھی شرمگاہ پہ نہیں لگایا کون عثمان؟ کہتے ہیں واللہ اے امیر المومنین رضی اللہ عنہ کعبہ کے رب کی قسم ہے مجھے تو پتہ ہی نہیں عمر رضی اللہ عنہ نے کب سلام کیا ہے فرمایا عثمان رضی اللہ عنہ کن سوچو میں گم تھے عثمان رضی اللہ عنہ بول کر کہتے ہیں اے امیر المومنین رضی اللہ عنہ مجھے بارہ ربیع الاول آپ ﷺ کی وفات کا دن بارہ ربیع الاول یاد آ گیا تھا میں آپ ﷺ کی جدائی میں آنسو بہا رہا تھا اللہ کی قسم ہے مجھے پتہ ہی نہیں عمر رضی اللہ عنہ نے کب سلام کیا ہے۔ اولوگو! بارہ ربیع الاول کو وفات پر صحابہ رضی اللہ عنہم آنسو بہا رہے ہیں آپ کی جدائی میں تم جھنڈیاں لگا رہے ہو تم جناب جلوس نکال رہے ہو ریڑھیوں پر بیٹھ کر نعرے مار رہے ہو تم ڈھول بجا رہے ہو ا... ڈانس کروا رہے ہو

گھوڑوں کا ڈانس کردار ہے ہو بتاؤ تمہاری مانو یا نبی کے غلاموں کی مانوں تمہاری یا صحابہ کی مانوں؟ میرے پاک نبی جناب محمد ﷺ کے غلام کہتے ہیں

کہندا معاذ میرا جی نہیں لگ دا

بجھ گیا چن لوکو سارے ای جگ دا

صحابہ رضی اللہ عنہم پریشان ہیں آنسو بہارہے ہیں آپ ﷺ جیسی عظیم الشان نعمت دولت یہ احسان احسان محمد ﷺ دنیا سے یہ نعمت یہ عظیم نعمت جب دنیا سے چلی گئی صحابہ رضی اللہ عنہم پریشان آنسو بہارہے ہیں غمگین ہیں بلکہ جانور آپ ﷺ کی جدائی میں رو رہے ہیں روایات میں آتا ہے آپ ﷺ کی وہ اونٹنی جس پر آپ ﷺ سوار ہوا کرتے آپ کے بعد چودہ یا پندرہ دن زندہ رہی کبھی مسجد نبوی میں جاتی اور کبھی حضور کے دروازے پر آتی اے لوگولوگ پانی پلاتے تو آنسو بہاتی بوگ چارہ ڈالتے یہ رورو کر آقا کی یاد میں وقت گزارتی پھر وہ وقت بھی آیا اونٹنی کی بھی روح نکل گئی آپ ﷺ کی جدائی میں جانور بھوکے رہ کر اپنے آپ کو ختم کر رہے ہیں اور ہمارے بھائی فائرنگ کریں پندرہ پندرہ دن میوزک چلائیں گدھوں پر بیٹھ کر جلوس نکالیں خدا کی قسم تمہارے گدھے کے گلے میں بھی ہار اور مولوی کے گلے میں بھی ہار، ایمان سے بتاؤ یہ آپ ﷺ کی آمد میں ڈھول توتیاں واجے فائرنگ یہ ٹھیک ہے بجا لینے چاہییں؟ تم علماء سے سوال کرتے ہو میں تم سے پوچھ رہا ہوں ایمان داری سے جواب دو یہ بارہ ربیع الاول کو جو ہوا ہے پہاڑیاں جھنڈیاں ڈھول فائرنگ اور جناب جی جلوس جھنڈے پر آپ ﷺ کا نعلین مبارک جوتے کا نقشہ پھر جناب موٹر سائیکل کا بیرنگ نکال کر گلیوں میں گھمایا گیا وہ جھنڈی نالیوں میں جا رہی ہے لڑکے ون ویلنگ کر رہے ہیں لاہور انارکلی بازار میں بارہ ربیع الاول سے آگے ساری رات میوزک چلتا رہا ہے یہ کیا ہو رہا ہے؟ جی آمد رسول ﷺ مرحبا۔

اللہ عمل کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تذکرہ جنتی وجہنم لوگ

﴿وَسِيقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَى جَهَنَّمَ زُمَرًا حَتَّى إِذَا جَاءُوهَا فُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذَا قَالُوا بَلَى وَلَكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكَافِرِينَ﴾(الذمر : ۷۱)

صدق اللہ مولانا العظیم و بلغنا رسولہ النبی الکریم ونحن علی ذلک من الشاھدین والشکرین والحمد للہ رب العالمین

حضرات گرامی حمداں، ثناواں، تعریفاں، تسبیحات، بزرگیاں اللہ پاک کی شان کے لیے ہیں۔ اللہ پاک کے ہی لائق ہیں۔ درود وسلام ہماری طرف سے، تمہاری طرف سے، کل خلق کی طرف سے نبی اکرم ﷺ کی ذات پر لاتعداد درود وسلام ہوں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم آئمہ اور تمام مسلمانوں کے لیے بخشش اور مغفرت کی دعا کے بعد۔

میں نے سورۃ زمر میں سے ایک دو آیات تلاوت کی ہیں۔ اس کے اندر اللہ رب العزت نے کفار کا تذکرہ کیا ہے۔ جہاں اللہ پاک کفار کا ذکر کرتے ہیں وہاں اللہ پاک مومنین کا بھی ذکر کرتے ہیں۔ جہاں جنت کا ذکر کرتے ہیں وہاں ساتھ جہنم کا بھی ذکر کرتے ہیں۔ دو پہلو اللہ پاک ہر مقام پر رکھتے ہیں۔ یہاں بھی دو پہلو ہیں۔ جن میں سے ایک پہلو پہلے تمہارے سامنے تلاوت کیا ہے۔

﴿وَسِيقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَى جَهَنَّمَ زُمَرًا﴾ وَسِيقَ کہتے ہیں جوڑنا، ہنڈانا، جس طرح زمیندار اپنے مال کو جوڑتا ہے ہنکتا ہے کھینچتا ہے اور اپنے گھر کو لے کر آتا ہے یہ تو کچھ اور بات ہے لیکن یہاں بات کچھ اور ہے۔ یہ کافر ہیں۔ اللہ پاک کے نافرمان ہیں ان کو اس

طریقے سے لے کر تمہیں آنا۔ ان کو دھکے پڑیں گے۔ ڈنڈے پڑیں گے اور اوندھے منہ ان کو گھسیٹا جائے گا ﴿وَسِيقَ الَّذِينَ﴾ گروہ کے گروہ، جماعتیں کی جماعتیں، ٹولہ کے ٹولہ ﴿إِلَىٰ جَهَنَّمَ زُمَرًا﴾ جہنم کی طرف ان کو ہانک دیا جائے گا، حتی کہ جہنم کا دروازہ آئے گا ﴿حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا﴾ جہنم کے کنارے جب یہ پہنچیں گے ﴿فُتِحَتْ أَبْوَابُهَا﴾ یک دم جہنم کے دروازے کھول دیے جائیں گے تا کہ ان کی سزا میں تاخیر نہ ہو۔

﴿وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا﴾ خادم، چوکیدار جو اس کے باہر کھڑا ہوگا وہ کہے گا ﴿أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ﴾ یہ اسی لائق ہیں۔ ﴿وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ﴾ (سورة زمر آیت: 67) انہوں نے اللہ پاک کی قدر نہیں کیا۔ اللہ پاک کو جانا اور پہچانا نہیں، جو پیدا کرنے والا ہے جو نعمتیں دینے والا ہے رسول بھیجنے والا ہے۔ کتابیں بھیجنے والا ہے۔ ہدایت کرنے والا ہے اور انہوں نے جب ہدایت کو تسلیم نہیں کیا پھر ان کے ساتھ اسی طرح ہی ہونا چاہیے تھا۔

﴿أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ﴾ جس جہنم کی طرف آئے ہو اس جہنم کے بارے میں تم میں سے، تمہارے پاس جن سے تم پوچھ سکتے تھے جن کے پاس تم بیٹھ سکتے تھے جن سے تم سمجھ اور سمجھا سکتے تھے۔ سمجھانا کیا ہے؟ اپنی آخرت، اپنی پکار، اپنی ضرورت کہ یہ میری ضرورت ہے اور سمجھنا کیا تھا؟ اللہ پاک کا فرمان، اللہ پاک کا حکم کہ آپ واقع اللہ پاک کی طرف سے رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں انبیاء کے پاس معجزات ہیں۔ کتب ہیں۔ سب کچھ ہے۔ دلائل ہیں لیکن انہوں نے جان بوجھ کر تسلیم نہ کیا۔ ٹھکرا دیا۔

﴿أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ﴾ کیا تمہارے پاس تم میں سے ہی رسول نہیں آئے؟ ﴿يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِ رَبِّكُمْ﴾ جو اللہ پاک کی آیات تمہارے سامنے تلاوت کر کے سناتے ہوں؟ وہ تمہارے پاس آئے تھے یا نہیں آئے تھے؟ ﴿وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا﴾ اس ملاقات کے دن سے، قیامت کے دن سے، حشر نشر کے دن سے تمہیں ڈراتے نہیں رہے؟ ﴿قَالُوا بَلَىٰ﴾ کہیں گے کیوں نہیں، ہاں آئے تھے۔ ﴿بَلَىٰ﴾ کا معنی ہے ہاں' ضرور یہ بات اسی طرح ہوئی ہے ﴿وَلَٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ﴾ لیکن کفار پر اللہ پاک کا

عذاب نافذ ہو چکا ہے۔ کافر کون ہیں؟ منکر نافرمان کہنا نہ ماننے والے، حق کو چھپانے والے، حق کو پیٹھ کر جانے والے، ﴿وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ﴾ لیکن ان کفار پر اللہ پاک کی طرف سے عذاب حق ہو چکا ہے۔ اعتراف کر لیا۔ کفار نے اعتراف کر لیا۔

﴿قِيْلَ ادْخُلُوْا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ﴾ جہنم کے اندر جلدی داخل ہو جاؤ دیکھتے کیا ہو؟ یہ تمہارا ٹھکانہ ہے۔ یہ تمہاری جگہ ہے۔ یہ تمہارے محلات ہیں۔ یہ تمہارے چوبارے ہیں اس میں تم نے ہمیشہ رہنا ہے۔ ﴿خٰلِدِيْنَ﴾ اس میں ہمیشہ رہنا ہے۔ اس میں سے باہر نہیں نکلنا۔ یہ جہنم کے داروغہ کو پکاریں گے، واویلا کریں، بڑا کچھ کریں گے۔ ایک دن کی چھٹی مانگیں گے کہ چلو ایک وقت ہی ایسا آ جائے۔ جیسے دنیا میں چھٹیاں ہوتی تھیں۔

یہاں بھی ہمیں ایک چھٹی مل جائے ہم ذرا سکون کا سانس لے لیں۔ وہ کہیں گے ﴿قَالَ اخْسَـُٔوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ﴾ (سورۃ المومنون: 108) اللہ پاک کی طرف سے یہ بات ہوگی بحرحال اللہ پاک فرمائیں گے تم نے یہاں ہی ہمیشہ رہنا ہے۔ یہاں ذلیل رہو۔ خوار و رسوا رہو۔ بس یہاں ہی رہنا ہے ﴿وَلَا تُكَلِّمُ﴾ میرے ساتھ کلام نہ کرو۔ کلام کرنے کے لیے میں نے تمہیں تہجد کا ٹائم دیا پنجگانہ نماز کا ٹائم دیا، رات کا وقت دیا۔

اللہ پاک نے جو پہلے طریقہ کار تھے۔ وہ بتائے۔ جس جس قوم کے جو جو طریقے تھے وہ بتائے۔ ملاقات کے ٹائم دیے۔ ہمکلامی کا شرف بخشا۔ اور تم نے مجھ سے ملنا پسند نہ کیا اور پھر ایک مقام پر اللہ پاک فرماتے ہیں۔

﴿فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ﴾ (سورۃ الکھف آیت: 110) جو انسان اللہ پاک سے ملنے کا ارادہ رکھتا ہے ملاقات کرنے کا ارادہ رکھتا ہے کہ اللہ پاک سے میری ملاقات ہوئی ہے تو پھر وہ کیا کرے؟

﴿فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا﴾ (سورۃ الکھف آیت: 110) وہ پیارے پیارے عمل کرے۔ پیارے اعمال کون سے ہیں؟ میرے بھائیو پوچھا کرو۔ مجھے بات کرنے کا طریقہ آئے یا نہ آئے لیکن یہ جو جلسے ہوتے ہیں جو ہم جلسے کرواتے ہیں تو سوال لکھا کرو۔ جواب لو

کرو۔ تمہیں سمجھانے کے لیے جلسے کرواتے ہیں کہ تمہیں سمجھ آ جائے اسلوب بیان اور سمجھانے کا طریقہ اپنا اپنا ہوتا ہے تو میں بتا رہا تھا۔ اللہ پاک فرماتے ہیں۔ ﴿فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا﴾ (سورۃ الکھف آیت: 110) پیارے پیارے اعمال کرو۔ باباجی لکھوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے کمرے میں رسی لٹکی ہوئی ہے۔، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ رسی کس نے باندھی ہے؟ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا یہ امہات المومنین میں سے ہیں۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا ایک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ہیں اور ایک سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہیں۔ بتایا گیا کہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے یہ رسی باندھی ہے فرمایا ان کو بلاؤ فرمایا اے زینب رضی اللہ عنہا یہ رسی کیوں باندھی ہے؟ فرماتی ہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں نے رسی اس لیے باندھی ہے کہ رات کو جب نوافل پڑھوں گی اگر تھک جاؤں تو اس کا سہارا لے لوں گی۔

فرمایا میرے دین کے اندر، میرے اسلام کے اندر، میرے مذہب کے اندر میرے ملک کے اندر اتنی سختی نہیں ہے۔ اتنی رہبانیت نہیں ہے۔ جو لوگ گھر بار چھوڑ کر باہر ڈیرے لگا لیتے تھے۔ جھونپڑیاں بنا لیتے تھے۔ جس طرح اب بھی کرتے ہیں۔ انہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا انکار کیا ہے۔ گھر بار چھوڑ کر باہر جا کر بیٹھ جانا یہ عبادت نہیں ہے۔

فرمایا اس رسی کو اتار دو۔ نفل نوافل، ذکر و اذکار، عبادت کرو لیکن جب تھک جاؤ تو آرام کرو۔ کہتے ہیں۔ تم اتنے نوافل پڑھتے ہو۔ پھر کچے دھاگے سے کنویں میں لٹکاتے ہو۔ بارہ سال روٹی کھانے پینے کا مسئلہ، نماز کا مسئلہ، حج یہ کہاں ہے؟ یہ ولایت نہیں، اگر تم ولایت پانا چاہتے ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے سے حاصل کر سکتے ہو۔ لہذا فرمایا جائے گا۔

﴿فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا﴾ (سورۃ الکھف آیت:110) عمل پیارے اللہ پاک نے بتائے ہیں کہ عمل چاہے تھوڑا ہے یا زیادہ ہے۔ جس عمل پر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مہر لگا دی ہے۔ وہ اعمال کرے۔ اللہ پاک فرماتا ہے ہم ان سے ملنے کے لیے محتاط رہیں گے ملنے کی خواہش کریں گے۔ وہ نیک اعمال کر کے تو آئے۔ ہم اس سے ملنے کے لیے بے تاب رہیں

گے۔ مولانا محمد عبد اللہ شیخو پوری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں۔ جب مومن کی جان چلی جاتی ہے اس وقت فرشتے آتے ہیں تو آکر سلام کہتے ہیں۔

﴿فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ﴾ (سورۃ الکھف آیت:110) جو اللہ پاک سے ملنے کی خواہش رکھتا ہے۔ اس کے لیے تیاری کرتا ہے۔ فرشتے آتے ہیں۔ سلام کرتے ہیں۔ اللہ پاک کی طرف سے بھی اور اپنی طرف سے بھی سلام کرتے ہیں اور کہتے ہیں۔ آؤ چلیں تمہارے رب کی طرف اللہ پاک راضی ہے۔ وہ خود ہیں۔ آؤ اس رب کی طرف چلیں۔ ﴿يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ﴾ (سورۃ الفجر: 27) اے نفس مطمئنہ! ﴿ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً﴾ آؤ تمہارے رب کی طرف چلیں

کسی دربار کی طرف نہیں۔

کسی ملک کی طرف نہیں۔

کوفہ کی طرف نہیں۔

اجمیر کی طرف نہیں۔

پاکپتن کی طرف نہیں۔

﴿اِلٰى رَبِّكِ﴾ تمہارے رب کی طرف جانا ہے۔ ﴿رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً﴾ فرشتے لے کر آئیں گے۔ اللہ پاک سلام کہیں گے۔ اللہ پاک خوش ہوں گے۔ یہ مومن دیکھے گا۔ اللہ پاک نے جو جو نعمتیں دی ہیں اللہ پاک فرمائے گا۔ یہ جو تم دنیا پہ پیارے پیارے اعمال کیے ہیں۔ یہ اس کا نتیجہ ہے۔ اس کا بدلہ ہے۔ ﴿رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً﴾ فرشتے کہیں گے یا اللہ تیرے بندے کو لے آئے ہیں۔ اللہ پاک فرماتے ہیں۔ اس کو جنتی لکھ دو اور جنتی لوگوں میں داخل کر دو۔ کیا حکم ہوتا ہے۔

﴿يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ☆ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ☆ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ﴾ (سورۃ الفجر :27، 28، 29)

اس کو میری جنت میں داخل کرو ﴿وَادْخُلِيْ﴾ میری جنت میں داخل کر دو اور میں عرض

کر رہا تھا کفار کا ذکر بھی کر رہا تھا۔اللہ پاک فرماتے ہیں قیامت والے دن ان کا کیا حشر ہو گا؟﴿وَ نَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّ بُكْمًا وَّ صُمًّا﴾(سورۃ بنی اسرائیل آیت: 97)جس طرح پاگل کتے کو گولی ماری جاتی ہے اور پھر اس کے گلے میں رسہ ڈال کر گھسیٹ کر باہر پھینک دیا جاتا ہے۔اس طرح اس کا منہ نیچے کی طرف ہوتا ہے اور فرشتے لے کر جا رہے ہوتے ہیں۔ان جہنمیوں کا اس طرح حال ہوگا۔

پھر اللہ پاک جہنمی کی تین حالتیں اور بتاتے ہیں۔ایک تو وہ اندھے ہوں گے بہرے ہوں گے۔گونگے ہوں گے۔نہ انہوں نے کسی سے بات کرنی ہے۔تم کہو گے آگے میں کہہ رہا تھا کہ جہنمی کہہ رہے ہوں گے کہ اے داروغہ اللہ پاک سے کہیں کہ ہمیں چھٹی دے دے۔ ہمیں بھی سکون کا سانس میسر ہو۔

یہ اللہ پاک جانتے ہیں کہ جب ان کو جہنم میں داخل کیا جائے گا تب اندھے گونگے اور بہرے ہوں گے یا پھر اللہ پاک ان کو موقع دے گا کہ اپنی آنکھوں سے اپنا حال دیکھو بہر حال یہ کئی مواقع ہیں ہر بات اپنے اپنے موقع پہ بیان ہوتی ہے۔اللہ پاک فرماتا ہے۔گونگے بہرے اور اندھے ہوں گے۔ان کو گھسیٹ کر جہنم میں داخل کیا جائے گا۔کہ اے کافرو تمہارا یہ ٹھکانہ ہے۔یہ جگہ ہے۔ان کی بڑی رسوائی ہوگی۔کیوں؟

اس لیے کہ انہوں نے رسول کی تکذیب کی ہے۔نافرمانی کی ہے۔مذاق کیا ہے۔ان کی بات نہیں مانی ہے۔میں نے یہ تھوڑا بہت بیان کیا ہے۔لیکن إنشاء الله پھر کبھی نہ کبھی بات ہوگی۔دوسرا حصہ

اعوذ بالله من الشيطن الرجيم

بسم الله الرحمن الرحيم

﴿وَسِيقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا﴾(سورۃ زمر:73)

وہاں بھی الفاظ اسی طرح ہیں۔یہاں بھی الفاظ اسی طرح ہیں۔وہاں جہنم کے الفاظ آئے ہیں یہاں جنت کے الفاظ آئے ہیں۔وہاں کفار کا ذکر آیا ہے۔یہاں مومنین کا ذکر آیا

فرق بس اتنا ہے باقی الفاظ اس طرح کے ہیں۔ایک مومن کا ذکر آ گیا ایک کافر کا ذکر آ گیا جنت کا ذکر آ گیا جہنم کا ذکر آ گیا۔﴿وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا﴾ گروہ، جماعتیں، ٹولہ یہ بھی ہے۔کئی اور گروہ بھی ہوں گے لیکن ان کو عزت کے ساتھ جنت کی طرف چلا دیا جائے گا۔وہ نافرمان تھے۔یہ فرماں بردار ہیں۔یہ راتوں کو نماز پڑھتے تھے۔محنت کر کے، ہمسائے کو کچھ دیتے تھے۔صدقہ و خیرات کرتے تھے یہ ان کے اچھے اعمال کا بدلہ ہے۔فرمایا!﴿حَتّٰى﴾ وہاں بھی یہ الفاظ ہیں۔﴿حَتّٰى إِذَا جَاءُوهَا﴾ جب یہ وہاں پہنچیں گے؟ کہاں پہنچیں گے؟ جب یہ جنت کے قریب پہنچیں گے۔وہ کہاں پہنچیں گے۔وہ جہنم کے کنارے پہنچیں گے۔یہ جنت کے کنارے پہنچیں گے۔﴿وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا﴾ ان کے لیے بھی دروازے کھول دیے جائیں گے لیکن جنت کے دروازے کھلیں گے۔ان کے لیے بھی دروازے کھول دیے جائیں گے لیکن ان کے لیے جہنم کے دروازے کھلیں گے۔

یہ موازنہ ہے۔اللہ پاک کے بندے کا کیا حال ہے اور اللہ پاک کے نافرمان کا کیا حال ہے؟﴿وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ﴾ تم پر سلامتی ہو۔﴿سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ﴾ رب مہربان کی طرف سے تم پر سلام ہو۔﴿طِبْتُمْ﴾ راضی رہو خوش رہو﴿فَادْخُلُوهَا خٰلِدِيْنَ﴾ اس جنت کے اندر ہمیشہ کے لیے داخل ہو جاؤ۔اس جنت میں سے تم نکالے نہیں جاؤ گے۔موت نہیں آئے گی۔کوئی کسی بھی قسم کی پریشانی نہیں ہو گی۔نزلہ، زکام، کھانسی، پسینہ، بخار، کچھ بھی نہیں ہوگا۔یہاں خوش شاد باد رہو۔یہ مومن جنت کی نعمتوں کے نظارے کر رہا ہے۔

﴿قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ﴾ (سورة الحاقة :23) جنت کے میوے، جھکی ہوئی شاخیں دیکھے گا۔ابھی خیال ہی کرے گا کہ یہ پھل کھانے والا ہے۔اتنی دیر میں وہ شاخ جھک کر منہ کے قریب آ جائے گی کہ ہونٹ لگ جائیں گے۔اللہ پاک فرمائے گا۔﴿قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ ۝ كُلُوا وَاشْرَبُوا﴾ کھاؤ پیو،﴿هَنِيْٓـئًا بِمَآ أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ﴾ (سورة

الحاقة :24) جتنا دل کرتا ہے کھاؤ کم نہ کھاؤ۔ جتنا دل میں آئے کھاؤ۔ بدہضمی نہیں ہوگی۔ یہ وہ بدلہ ہے۔ جو تم نے دنیا میں رہ کر جو دن گزارے ہیں جو اچھے اعمال کیے ہیں۔ یہ ان کا بدلہ ہے۔ ہاتھ پہ ہاتھ رکھنے سے کچھ نہیں ملنے والا۔

ایک دن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں۔ جو اللہ پاک نے فتح کا وعدہ کیا ہے وہ کب آئے گا؟ اللہ پاک فرماتا ہے۔ میر پیارے یہ تو ابھی سے گھبرا گئے ہیں۔ پہلے انبیاء کو تو آروں سے چیرا گیا۔ ان پہ ظلم وستم کے پہاڑ گرا دیئے گئے۔ ان کے جسم پر لوہے کی کنگھیاں پھیریں جاتیں لیکن وہ ڈگمگاتے نہیں تھے پھر بھی نہیں ڈرتے تھے۔ مائی سمیہ رضی اللہ عنہا کا کیا حال ہوا؟

ابوجہل کہتا ہے کلمہ چھوڑ دو۔ ایک اونٹ ادھر لے آئے۔ اے سمیہ رضی اللہ عنہا ابھی بھی وقت ہے ورنہ یہ دو اونٹ آ گئے ہیں۔ ایک ٹانگ اس کے ساتھ باندھ کر اور دوسری ٹانگ دوسرے اونٹ سے باندھ کر چیر دیا جائے گا۔ فرماتی ہیں۔ کلمہ نہیں چھوڑنا اور اللہ پاک کے راستے میں شہید ہو گئیں۔ یہ پھر نبی پاک ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تربیت فرمائی تھی۔ ان کو جنت کی خوشخبری دی تھی۔ ایمان لے کر آنا تو آسان ہے مگر ایمان پر ڈٹ جانا بڑا مشکل ہے۔ وہ لوگ جان دے گئے۔ ان کے لیے اب جنت میں راحت ہی راحت ہے۔ سکون ہی سکون ہے۔

جس مکہ میں اتنی تکالیف آئیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جانیں دیں۔ ایک وقت آیا اللہ پاک نے وہی مکہ فتح فرما دیا۔ وہ فتح آ گئی۔ جس کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پوچھتے تھے۔ مکہ فتح ہو گیا۔ جو خدمت کرنے والے تھے جو ایمان لائے تھے۔ مدینے والے کہتے ہیں شاید اب نبی پاک ﷺ یہاں رہیں کیونکہ مکہ فتح ہو گیا ہے۔ اپنا گھر اب آزاد ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں میں یہاں نہیں رہوں گا۔

لوگ گھراں نوں لے کر چلے اٹھ بکریاں تے گائیں
تسی گھراں نوں لے کر چلے حوض کوثر دا سائیں

آپ ﷺ فرماتے ہیں اے مدینہ والو! میں تمہارے ساتھ رہوں گا۔ تم نے میری مدد

کی ہے۔ میں جب آیا تم نے مجھے پناہ دی ہے۔ میرے لیے تم نے اپنا مال، جانیں قربان کر دیں ہیں۔ سب کچھ قربان کیا ہے۔ میں چاہے اب مکہ فتح ہو گیا ہے۔ چاہے اب یہ مسلمان ہو گئے ہیں چاہے سب کچھ ہو گیا ہے۔ میں یہاں نہیں رہوں گا بلکہ مدینے والو تمہارے پاس زندگی گزاروں گا۔ انہوں نے نبی پاک کے لیے جانیں قربان کیں تمہیں اللہ پاک فرماتا ہے ﴿فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِیْنَ﴾ اس جنت میں اب ہمیشہ کے لیے رہنا ہے۔ ﴿وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ﴾ وہ جنتی کہیں گے۔ ساری تعریفات اس اللہ پاک کے لیے ہیں جس نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ جنت عطا فرمائی۔

یہ جنتی دنیا میں بھی اللہ پاک کی تعریفات کرتے تھے اور آج جنت میں بھی اللہ پاک کی تعریفات کر رہے ہیں، جنتی یہ طریقہ دنیا سے سیکھ کر گئے ہیں یہاں بھی نماز میں ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ﴾ پڑھتے تھے۔ وہاں بھی کہیں گے۔ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ﴾ ساری تعریفات اللہ پاک کے لیے ہیں جس نے ہمارے وعدے کو پورا کیا ہے۔ ﴿وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ﴾ اور اس جنت کا، اس زمین کا۔ اس کا ہمیں وارث بنایا ہے ﴿نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ﴾ یہ دنیا والی پانچ مرلہ تین مرلہ، کینال نہیں بلکہ ﴿نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ﴾ جنت میں جہاں دل کرتا ہے کوٹھیاں بناؤ۔ وہاں پہلے ہی بنی ہیں۔ پہلے ہی بنی ہیں۔ ﴿نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ﴾ جہاں دل کرتا ہے رہو۔ یہ ایک مومن کو مقام ملنا ہے۔

اللہ پاک نے کوٹھیاں بنائی ہوئی ہیں۔ مومن کبھی اس کوٹھی میں جائے گا کبھی اس کوٹھی میں جائے گا ﴿فَنِعْمَ اَجْرُ الْعَامِلِیْنَ﴾ یہ اللہ پاک کی طرف سے اتنا بڑا اجر ہے۔ یہ بدلہ اللہ پاک مومن کو خوش فرما دے گا۔ میں کیسے بیان کروں۔ جنتی جنت میں داخل ہو رہے ہوں گے دائیں اور بائیں سے جنتی لوگوں کو آوازیں پڑیں گی۔ دروازوں کے بھی نام ہیں۔

((باب الریان)) روزے والے کو، حج کرنے والے کو، نمازی کو، آوازیں پڑ رہی ہوں گی۔ اے بندے مجھے میں سے گزر رو۔ میری طرف سے آؤ۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ کوئی ایسا انسان بھی ہے جس کو ہر دروازے سے آواز پڑے گی۔ سوال کرنے والا سوال کر رہا

ہے،اور آپ ﷺ فرماتے ہیں۔ ہاں تو وہ ہو۔ جس کو ہر دروازے سے آواز پڑے گی کہ اے ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھ میں سے گزرو۔ سبحان اللہ۔

میرے بھائیو! یہ مقام ہے۔ یہ نعمتیں ہیں۔ جو جنت میں ملنی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں۔ میں نے تمام انسانوں کے بدلے دے چھوڑے ہیں جنہوں نے مجھ پر احسان کیے ہیں میں نے ان کے احسان کا بدلہ دنیا میں ہی لوٹا دیا ہے لیکن سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے احسانوں کا بدلہ نہیں اتار سکا۔ سبحان اللہ

ایک دن ماں جی سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں یارسول اللہ ﷺ آسمان پر جتنے ستارے ہیں اتنی بھی کسی کی نیکیاں ہیں؟ ہماری تو نظر ہی نہیں ہے ہم نے کیا دیکھنا ہے ہمیں تو دن کا پتہ نہیں چلتا تو رات کا کہاں پتہ رکھنا ہے؟ جب نظر تیز ہو تو جنہوں نے دیکھنا ہو وہ دیکھ لیتے ہیں پھر پتہ چل جاتا ہے کہ ہم کتنے پانی میں ہیں ہمارے پاس کیا ہے کتنے کو ہم نیک ہیں کتنے اچھے ہمارے اعمال ہیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پوچھتی ہیں یا رسول اللہ ﷺ آسمان کے ستاروں جتنی بھی کسی کی نیکیاں ہیں؟ فرمایا ہاں ہیں۔ پوچھتی ہیں یا رسول اللہ ﷺ کس کی ہیں؟ فرمایا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی ہیں۔ حیران ہو کر پوچھتی ہیں یارسول اللہ ﷺ میرے ابا جی کی نیکیاں؟ یہ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی نیکیاں ہیں اور میرے باپ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی کتنی نیکیاں ہیں؟ فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا جو وہ ایک ہجرت کی رات ہے۔ تمہارے باپ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نیکیاں اس رات کی نیکیاں ایک برابر ہیں۔ سبحان اللہ

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا تو فرماتے ہیں اے ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھے بس صرف وہ ایک رات کی نیکیاں دے دیں اور مجھ سے ساری عمر کی نیکیاں لے لیں تو بھائی انسان کام کرنے والا ہو۔ اعمال کرنے والا ہو تو اللہ پاک فرماتے ہیں

﴿فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا﴾

(سورۃ الکھف: 110)

نیک اعمال کرو۔ اچھے اعمال کرو تو پھر ٹھکانہ جنت ہے جس میں جنتی ہمیشہ رہیں گے۔ مجھے بیان کرنے کا طریقہ نہیں آتا نہ رنگ ڈھنگ ہے لیکن جو تھوڑا بہت بیان کرتا ہوں اس پر عمل کیا کریں۔ سمجھا کریں۔

نیک اعمال کرنے والے جنت میں جائیں گے۔ برے اعمال کرنیوالے جہنم میں جائیں گے اور ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔ جو نبی پاک ﷺ کی اطاعت کرے گا وہ جنت میں جائے گا جو آپ ﷺ کی نافرمانی کرے گا وہ جہنم میں جائے گا۔ اللہ پاک ہمیں اللہ پاک کے احکامات اور رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرنے کی توفیق عطا فرمائے

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میاں بیوی کے حقوق

﴿اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّ بِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ وَ الّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَ اهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَ اضْرِبُوْهُنَّ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا﴾ (سورۃ النساء : 34)

اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء، درود وسلام امام الانبیاء جناب محمد الرسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس پر۔

حضرات! صحیح البخاری نبی پاک ﷺ نے فرمایا خواتین کو اللہ تعالیٰ نے دائیں طرف اوپر والی ٹیڑھی پسلی سے پیدا فرمایا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ان کو ان کے حال پر چھوڑ دو گے تو ٹیڑھی رہیں گی پکڑ کر سیدھی کرنے کی کوشش کرو گے تو ٹوٹ جائیں گی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہتے ہیں سوہنیا پھر اس کا کیا حل ہے کیا کریں، فرمایا ان کو گاہے بگاہے وعظ و نصیحت کرتے رہا کرو۔ خواتین میں خاوند کی نافرمانی ناشکری اور اللہ کی ناشکری کا زیادہ مادہ ہوتا ہے۔ اس لیے گاہے بگاہے ان کو وعظ ونصیحت کرتے رہنا چاہیے۔ وعظ ونصیحت سے ان کی تھوڑی تھوڑی تربیت کرتے رہنا چاہیے حضور ﷺ نے فرمایا تا کہ وہ زیادہ نافرمانی نہ کریں اور یہ زیادہ سیدھی بھی نہیں ہوتیں تم کہو ایک ہی ان میں سیدھی ہو جائے وہ سیدھی نہیں ہو گی ٹوٹ جائے گی۔ ان کی تربیت کے لیے ان کو تھوڑا تھوڑا سمجھاتے رہنا چاہیے تو میرا خیال ہے اسی موضوع سے آج کا درس توجہ میری طرف۔ قرآن پاک کا میں نے جو مقام پڑھا ہے۔ میں مختصر سا ترجمہ کر کے بات کو آگے چلاؤں۔ حضرات توجہ میری طرف۔ کائنات کے

امام جناب محمد ﷺ اکثر عورتوں کو درس دیا کرتے۔

نبی پاک ﷺ ایک دن گزرے کچھ خواتین بیٹھی ہیں حضور ﷺ گزرے دائیں ہاتھ کے اشارے سے خواتین کو سلام عرض کیا۔ فرمایا احسان کرنے والوں کی نافرمانی ناشکری سے بچو احسان کرنے والوں کی ناشکری سے بچو۔ کیا معنی، کہ خاوند کی نافرمانی ناشکری سے بچو، حضور ﷺ نے یہ بات کہی اور مسکرا کر آگے گزر گئے عید والے دن نبی پاک ﷺ عید کے بعد لوگوں کو خطبہ دینے کے بعد حضرت اللہ تعالیٰ کی رضا و رحمت کے لیے تعاون اور صدقہ و خیرات کی ترغیب دتے ہیں اور خواتین کی طرف میرے آقا ﷺ نکلے، فرمایا:

ماؤں، بہنو! اللہ تعالی کی راہ میں جہاں دوست بزرگ حضرات کہتے ہیں کہ صدقہ خیرات کرو تو نبی پاک ﷺ نے عورتوں کو یہ بات فرمائی کہ عورتو، میں نے معراج کی رات دیکھا ہے زیادہ عورتیں جہنم میں ہیں صدقہ و خیرات کیا کرو صدقہ خیرات جہنم کی آڑ بن جاتا ہے، بچاؤ کا سبب بن جاتا ہے، رب کی راہ میں خرچ کیا کرو، اکثر عورتیں جہنم میں، اور صحیح البخاری نبی پاک ﷺ نے فرمایا میں نے اکثر عورتوں کو جہنم میں دیکھا ہے پوچھا سوہنے رب بات کیا ہے وجہ کیا ہے زیادہ عورتیں جہنم میں حضور ﷺ نے فرمایا مجھے جواب ملا، اکثر عورتیں رب کی بھی ناشکر ہوتی ہیں اور خاوند کی بھی ناشکری ہوتی ہیں۔

مثال کے طور پر، یہ مثال نبی پاک ﷺ نے دی ہے حضور ﷺ فرماتے ہیں گھر میں برابر نظام چلتے چلتے، نبی پاک ﷺ نے فرمایا اکثر عورتیں جہنم میں، وجہ کیا ہے خاوند کی بھی ناشکر اور رب کی بھی ناشکری، خاوند کی کیسے ناشکری کرتی ہیں نبی پاک ﷺ نے فرمایا گھر کا نظام چل رہا ہے، بعض دفعہ مندے دن بھی آجاتے ہیں کبھی تنخواہ لیٹ بھی ہو جاتی ہے تو یہ جلدی سے کہہ دیتی ہیں جب سے میں تمہارے گھر آئی ہوں میں نے کبھی سکھ دیکھا ہی نہیں مجھے تمہارے گھر میں سکھ نہیں ملا، فلاں عورت نے پانچ سوٹ بنائے ہیں تم نے مجھے ایک بھی نہیں بنا کر دیا۔

وہ کہتا ہے کر مانو الی جب تنخواہ آئے گی دو بنوالینا وہ مرغ چرغ آئس کریم مچھلی وہ سب

بھول گئی کیا ہوا اگر آج تنخواہ لیٹ ہوگئی ایک دن تنخواہ لیٹ ہو جائے قیامت برپا کر دیتی ہے، گھر میں، یہ ہے ناشکری، ایسی عورت کیے دھرے پر پانی پھیر دیتی ہے، نبی پاک ﷺ نے فرمایا ایسی عورت خاوند کی بھی ناشکری ہے اور اللہ کی بھی ناشکری ہے جنت میں جانا تو بعد کی بات ہے اس پر اللہ نے جنت کی خوشبو بھی حرام کر دی ہے، اللہ کرے اللہ رب العالمین ہمیں یہ چھوٹی چھوٹی کسی کوتاہی کو ہم گناہ ہی نہیں سمجھتے میں نشاندہی کرنے کی کوشش کروں گا اللہ پاک ہمیں بچائے (آمین)۔

اور مرد اور خواتین قرآن و سنت پر عمل کرنے والے بن جائیں قرآن سنو، اللہ ذوالجلال نے فرمایا اے میرے محبوب نبی جناب محمد ﷺ سوہنیا! ﴿اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ﴾ اللہ فرماتا ہے، سوہنیا مرد حضرات کو میں نے عورتوں پر حاکم بنا دیا ہے ﴿اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ﴾ مرد نگران مرد حاکم ہیں عورتیں محکوم ہیں مردوں کی شانکو اللہ پاک نے بلند کیا ہے ﴿اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ﴾ مردوں کی شان زیادہ ہے عورتوں پر مردوں کو اللہ تعالی نے نگران بنا دیا ہے، مرد حاکم ہیں عورتیں محکوم ہیں اللہ پاک نے مردوں کو درجہ دیا ہے عظمت دی ہے مردوں کو نگران بنایا قرآن کہتا ہے ﴿بِمَا فَضَّلَ اللّٰہُ بَعْضَھُمْ عَلٰی بَعْضٍ﴾ بعض کو بعض پر رب درجہ دیتا ہے عظمت دیتا ہے عظمتیں شانیں مقام دینے والا کون ہے؟...... اللہ تعالیٰ

یہ جتنے بندے تم بیٹھے ہو تم میں سے ہر ایک بندے کو دوسرے پر فوقیت یہ جتنے بیٹھے ہیں پیارے بیٹھے ہیں رنگ بھی پیارے اللہ پاک نے حُسن دے کر مقام عطا فرمایا ہے بعض کو دولت زیادہ دی ہے فوقیت دی بعض کو علم زیادہ دیا ہے حضرات یہ درجے ہیں، پانی بڑے ہیں یہ تمہاری مسجد کی ٹوٹیوں کا پانی پیپسی کی بوتل کا پانی، سارے پانی مل کر زم زم کے پانی کا مقابلہ نہیں کر سکتے حضرات پتھر بڑے ہیں حجر اسود کا مقابلہ کوئی نہیں گھر بڑے ہیں بیت اللہ کا مقابلہ نہیں دینی کتابیں بڑی ہیں قرآن پاک کا مقابلہ نہیں حضرات شہر بڑے بڑے ہیں پر مکہ اور مدینہ کو رب نے جو عظمتیں عطا کی ہیں انبیاء اور نبی بڑے آئے لیکن آمنہ کے

نبی ﷺ کی عظمت رب نے انوکھی بنائی ہے۔

حضرات یہ مرضیاں اللہ پاک کی ہیں بعض کو بعض پر رب درجے دیتا ہے ﴿بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ﴾ عورتوں پر مردوں کو رب نے فوقیت دی ہے۔ مرضی کا مالک کون ہے؟ یہ مرضی اللہ پاک کی ہے شان رب نے بڑھائی ہے، مردوں کو نگران بنایا ہے، مردوں کو خواتین کے لیے بنانے والا کون؟ میں گزارش کر رہا ہوں تا بعض کو دولت کی وجہ سے بعض کو علم کی وجہ سے بعض کو حسن کی وجہ سے ایک دوسرے پر درجے دیے ہیں یہ رب کی مرضی ہے کئی ہاتھ لگائے ملے ہوتے ہیں اور کئی توے کا پچھلا حصہ ہیں، مرضی کا مالک کون ہے؟ کئی جوانی میں بوڑھے نظر آرہے ہیں اور کئی بڑھاپے میں جوان ہیں مرضی کا مالک کون ہے؟ شیخ صاحب نے بڑی پیاری بات کی ہے

نہ ساری دنیا کوجی ہے
نہ ساری دنیا سوہنی اے
پیا بندہ پانویں جو کرے
جو ہونی اے سو ہونی اے
پنڈ غماں دی سر تے چاہ
جس ٹونی ایاس ٹونی ہے
کتے غماں توں چھٹی ملدی نہیں
کئی خوشیاں دے وچ اٹے ہے
واہ مولا تو اپنیاں قدرتاں دے
کیا پیارے نقشے کٹے نے
ہے اکو ای دل انگوراں دی
کج کھٹے نیں کج مٹھے نے
واہ مولا تو اپنیاں قدرتاں دے

کیا پیارے نقشے کٹے نے
کئی بڑھاپے وچ جوان وی
کئی وچ جوانی بڈھے نے
کیتے ٹانگے جوگے پیسے ئمیں
کئی چڑھ جہازی اڈے نے

خدا کی قسم ایک ہی باپ کے دو بیٹے ہیں ایک پنڈ کا چوہدری اور نمبردار، کوٹھیاں اور بنگلے اور دوسرے کے گھر میں ایک وقت کا آٹا نہیں ایک کے نوکر غلام اور گاڑیاں، دوسرا سگا ماں جایا بھائی اپنے بیوی بچے لے کر مزدوریاں کرتا پھرتا ہے حضرات۔

کتے اگلے ڈنگ لئی جڑ دی ئمیں
کئی دیندے پھردے چھٹے نیں
واہ مولا تو اپنیاں قدرتاں دے
کیا پیارے نقشے کٹے نے
کتے ہتھ لایاں میلے ہندے کئی
کئی توے نالوں پئے کالے نے
کئی مارے ہوئے نصیباں دے
کئی بہتے ای کرماں والے نے
کتنے ٹانگے جوگے پیسے ئمیں
کئی چڑھ جہازی اڈے نیں
واہ مولا تو اپنیاں قدرتاں دے
کیا پیارے نقشے کٹے نے
کتے لسی پین نوں لبھدی ئمیں
کئیاں کتے وی دودھی پالے نے

کتے سونا سونا سونا

کتے کناں وچ پان نوں والے اے

کتے اگلے ڈنگ لئی جڑ دی نمیں

کئی دیندے پھردے چھٹے نیں

کتے تیل تے مہندیاں لگ رہیاں نیں

کتے وچ کفنی جنازے جا رہے نے

واہ مولا تو اپنیاں قدرتاں دے

کیا پیارے نقشے کٹے نے

﴿وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ﴾(سورة الدهر: 30)

مرضی کا مالک کون ہے؟ حضرات میں جو گزارش کر رہا ہوں فرمایا﴿اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّ بِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ﴾ (سورة النساء آیت: 34) مردوں کو عورتوں پر نگران بنایا ہے عظمت زیادہ شان زیادہ کیوں؟ مردوں کی شان کیوں زیادہ ہے؟ یہ بات بھی رب نے بتا دی ہے اللہ فرماتا ہے ﴿وَّ بِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ﴾ مردوں کا پیسہ عورتوں پر بیویوں پر خرچ ہوتا ہے مزدوری مرد کرتا ہے خرچ عورت کرتی ہے۔ کمائی مرد کرتا ہے۔ اجارہ عورت کرتی ہے۔ حضرات میری طرف دیکھنا، ﴿وَّ بِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ﴾ مرد کا پیسہ دولت محنت خون پسینے کی کمائی بیوی بچوں پر خرچ ہوتی ہے۔ بیوی پر، عورت پر خرچ ہوتی ہے۔

اس لیے اللہ پاک نے فرمایا یہ قرآن پاک ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اس لیے مرد کی شان زیادہ ہے پھر آگے فرمایا نیک عورتیں اللہ والی جنتی عورتیں کون ہیں فرمایا قرآن کہتا ہے لوگو بات سننا﴿فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ﴾ اللہ ذوالجلال فرماتا ہے، رب العالمین نے فرمایا نیک اور فرمانبردار عورتیں اللہ والی بیویاں کون ہیں؟ جنتی عورتیں کون ہیں خاوند کی غیر موجودگی میں جب خاوند گھر نہ ہو غیر موجودگی میں فرمایا

﴿حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ﴾ خاوند کے مال کی حفاظت کرتی ہیں اس کی اولاد کی حفاظت کرنے والی ہیں وہ خواتین جو اپنے خاوند کی عزت یعنی اپنے جسم کی حفاظت کرنے والی ہیں، وہ عورتیں نیک ہیں یہ رب فرما رہا ہے کہ نیک عورتیں کون ہیں خاوند کی موجودگی میں بھی خاوند کے مالک کی حفاظت کرے یہ نہیں کہ خاوند کام پر گیا ہے پیچھے سے مائیکے کو آواز مار رہی ہے کہ آجاؤ بوریاں بھر بھر کر لے جاؤ لوٹ پڑگئی ہے خاوند کمائی کرتا ہے گھر مائیکے کا بھرے جاتی ہے اسے نیک نہیں کہا جائے گا خاوند کے مال کی حفاظت کرنے والی۔

جو خاوند کی اجازت کے بغیر حضرات باہر قدم نہیں رکھتی فضول خرچی نہیں کرتی اجازہ نہیں کرتی اولاد کی بھی حفاظت کرے اس کی غیر موجودگی میں، اولاد کی بھی حفاظت کرے جس کی بھی حفاظت کرے اور مال کی بھی حفاظت کرے یہاں حدیث مصطفیٰ ﷺ سنو آقا فرماتے ہیں ابن حبان کی ثقہ بسند روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث کے راوی ہیں میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں نیک عورتیں کون ہیں جنتی عورتیں کون ہیں فرمایا ((صلت خمسه صامت شهرها حفظت فرجها واطاعت بعلها))

جو عورت چار کام کرتی ہے وہ عورت نیک ہے، وہ عورت جنتی ہے یہ دنیا میں چار کام کرے گی قیامت والے دن اللہ اس کے لیے بھی جنت کے آٹھوں دروازے کھول دے گا۔ کام چار ہیں جنت کے دروازے آٹھ ہیں حضرات نیک عورت اللہ والی عورت اس کی خوبیاں آمنہ کے لال ﷺ نے بتائی ہیں جو عورت ایک دن میں پانچ نمازیں پڑھے ((صلوت خمسها)) ایک دن میں پانچ نمازیں پڑھے یہ عورت ((صامت شهرها ماه)) ماہ رمضان کے روزے رکھنے والی عورت فرمایا ((حفظت فرجها)) اپنے جسم کی حفاظت کرنے والی عورت ((واطاعت بالها)) اپنے خاوند کی خدمت اور تابعداری کرنے والی، پانچ نمازیں ماہ رمضان کے روزے اپنے جسم کی حفاظت اور خاوند کی خدمت جو عورت یہ چار کام کرتی ہے آمنہ کے لعل ﷺ فرماتے ہیں اللہ پاک اس عورت کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دے گا۔

نیک زنانی جدوں جنتاں نوں جاوے گی
او ستراں حوراں اُتے حکم چلاوے گی
ہر اک حور اوہنوں تکن آوے گی
نی تینوں کیویں وڈھایا اے اللہ سائیں

حوریں پوچھیں گی اے عورت تمہیں کیسے مقام ملا شان کیسے ملا یہ پروٹوکول کیسے ملا ہے؟

اے آکھے گی میں دنیا تے اک عمل کمایا سی
جو اُکا ای، تہاڈی قسمت وچ نئیں آیا سی
کر کے نکاح حکم رب دا بجایا سی
تے کیتا سی راضی خاوند سائیں

یہ کہے گی میں نے خاوند کو راضی کیا ہے خدا کی قسم لوگو زمین پر خاوند راضی آسمان پر رب راضی، آمنہ کے لعل ﷺ فرماتے ہیں جس عورت کا خاوند ناراض ہو جائے ناراض ہو کر سو جاتا ہے۔ میرے مُرشد پاک ﷺ نے فرمایا اس عورت پر ساری رات رب ذوالجلال کے ملائکہ لعنت بھیجتے رہتے ہیں اگر اسی حال میں مر گئی جہنم کا بالن بن جائے گی آقا ﷺ فرماتے ہیں اتنی دیر تک لعنتیں پڑتی ہیں جب تک اپنے خاوند کو راضی نہیں کر لیتی۔ نیک عورت کون ہے؟ میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں۔ خاوند سے محبت کرنے والی اگر خاوند ناراض ہو گیا ہے ہاتھ پکڑ کر تر لے کر لیتی ہے کہتی ہے میں نے اتنی دیر تک سونا نہیں جب تک تم راضی نہ ہو جاؤ یہ میرے حضور ﷺ نے فرمایا ہے۔

میاں زمین پر راضی آسمان پر رب راضی آقا ﷺ فرماتے ہیں اگر زمین پر خاوند راضی نہیں عورت نماز پڑھے رب اس کی نماز قبول نہیں کرتے۔ عورت دعا کرے میرے مرشد ﷺ فرماتے ہیں تین قسم کے لوگ جن کی دعا قبول نہیں ہوتی کوئی بھی عبادت قبول نہیں ہوتی ہو کون لوگ ہیں میرے مرشد پاک ﷺ نے فرمایا لوگو ایک ایسا امام خطیب اور مولوی جسے لوگ پسند نہیں کرتے دھکے سے مصلیٰ قابو کر کے بیٹھا ہے زبردستی نمازیں پڑھاتا

ہے اس طرح کے مولوی کی رب عبادت قبول نہیں کرتا۔میرے مرشد پاک ﷺ نے فرمایااس طرح وہ غلام جو مالک کی اجازت کے بغیر بھاگ جائے مالک کو پتہ ہی نہیں بھاگ گیا ہے چوری بھاگ گیا ہے اس کی کوئی دعا قبول نہیں پھر آمنہ کے لعل ﷺ فرماتے ہیں تیسرے نمبر پر وہ عورت وہ بی بی جس کا خاوند ناراض ہے خدا کی قسم جب تک اس کا خاوند ناراض ہے نہ اس کی نماز قبول ہے نہ اس کی دعا قبول ہے حضرات میری طرف دیکھنا جب عورت خاوند کی نافرمانی کرتی ہے امام کائنات جناب محمد ﷺ نے فرمایا:

جنت کی حوریں دیکھ کر کہتی ہیں اے عورت اسے تنگ نہ کرو عنقریب یہ دنیا چھوڑ کر ہمارا دولہا بننے والا ہے حوریں بدعائیں کرتی ہیں رب کی ناراضگی فرشتوں کی لعنت جو عورت خاوند کو ناراض کرتی ہے ابھی نہیں سمجھے حضرات بات ذرا دھیان سے سننا امام کائنات جناب محمد ﷺ کے پاس ایک بندہ آیا کہتا ہے سوہنیا میری یہ بیٹی جوان ہے میں اس کی شادی کرنا چناہتا ہوں اس نے انکار کر دیا ہے اس کو ذرا سمجھائیں آقا ﷺ فرماتے ہیں بیٹا بات کیا ہے یہ بچی کہتی ہے سوہنیا مجھے اپنے خاوند شوہر کے مقام کا نہیں پتہ مجھے خاوند کے حقوق کا نہیں پتہ سوہنیا خاوند کا مقام کیا ہے بتاؤ، میرے آقا فرماتے ہیں اے عورت اگر تمہارے خاوند کو زخم آ جائے تم انگلی سے اسے چاٹ لو خدا کی قسم پھر بھی حق ادا نہیں ہوتا۔

امی عائشہ رضی اللہ عنہا، اماں جان فرماتی ہیں لوگو! اگر عورتوں کو پتہ چل جائے خاوند کا مقام کیا ہے مرتبہ کیا ہے خاوند اپنے رخسار اور گالوں سے پاؤں صاف کرتی رہے حق پھر بھی ادا نہیں ہوتا امام کائنات ﷺ بیٹھے ایک عورت آئی امام کائنات جناب محمد ﷺ کے پاس ایک عورت آئی کہتی ہے سوہنیا میں خاوند کا شکوہ لے کر آئی ہوں میرا خاوند میں نماز پڑھتی ہوں وہ نماز کو تڑوا دیتا ہے میں دن کو روزہ رکھتی ہوں میرا روزہ افطار کروا دیتا ہے سوہنیا میرا خاوند خود دن چڑھے نماز پڑھتا ہے یہ سیدنا صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ کی بیوی ہے میرے آقا ﷺ دیکھتے ہیں وہ صحابی رضی اللہ عنہ بھی پاس ہی بیٹھا ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مجمع میں جب عورت نے آ کر شکایت کی۔اپنے خاوند کا شکوہ کیا وہ

بھی اسی مجمع میں موجود ہے امام کائنات جناب محمد ﷺ نے فرمایا ہاں بھئی صفوان رضی اللہ عنہ تمہاری بیوی شکایت کر رہی ہے کیا بات ہے اسے کیوں نہیں نماز پڑھنے دیتے، روزے کیوں تڑوا دیتے ہو، صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں سوہنیا میں جٹ بندہ ہوں زمیندار کھیتی باڑی کر کے آدمی رات کو واپس آتا ہوں مجھے کھانے کی ضرورت ہوتی ہے تھکاوٹ ہوتی ہے اور بھی کئی ضرورتیں ہوتی ہیں جب میں گھر آتا ہوں اس نے مصلیٰ بچھایا ہوتا ہے سپارہ سپارہ دو دو سپارے پڑھ کر لمبے لمبے قیام کرتی ہے اے محبوب ﷺ جی پھر میں نماز تڑوا دیتا ہوں یہ دو دو ڈیڑھ ڈیڑھ سپارہ پڑھتی ہے میرے پاک نبی ﷺ فرماتے ہیں میرے آقا نے قانون بنا دیا ہے کوئی بھی عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی نماز نہ پڑھے۔

ہائے میرے اللہ خدا کی قسم اتنا مقام میرے آقا فرماتے ہیں اے عورتو کوئی بھی نفلی نماز اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر نہ پڑھو آقا ﷺ فرماتے ہیں روزے کیوں تڑوا دیتے ہو؟ یہ کہتا ہے سوہنا یہ روزانہ ہی نفلی روزے رکھ لیتی ہے میں جوان آدمی ہوں میں گھر آتا ہوں پتہ چلتا ہے اس کا روزہ ہے ہمیشہ روزہ رکھ لیتی ہے آقا ﷺ فرماتے ہیں عورتو خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ ہ نہ رکھنا، کوئی بھی عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی نماز نہ پڑھے نفلی روزہ نہ رکھے عورت کہتی ہے سوہنیا خود دن چڑھے نماز پڑھتا ہے میرے آقا فرماتے ہیں بھئی کیا بات ہے یہ کہتا ہے سوہنیا یہ بات ہمارے خاندان میں بڑی مشہور ہے ہم کھیتی باڑی کا کام کرتے ہیں پچھلی رات کو آ کر میں سوتا ہوں اور دن چڑھے تک میری آنکھ نہیں کھلتی سوہنیا یہ خاندانی عادتیں پڑی ہیں دن چڑھے جب آنکھ کھلتی ہے پھر میں نماز پڑھ لیتا ہوں خدا کی قسم یہ ثقہ بند روایت ہے میرے مرشد پاک ﷺ نے فرمایا صفوان رضی اللہ عنہ جب بھی تمہاری آنکھ کھل جائے اٹھ کر نماز فجر پڑھ لیا کرو اللہ پاک کو تمہاری اس طرح کی فجر قبول ہے فرمایا تمہاری اس طرح کی فجر قبول ہے جب آنکھ کھل جائے اُٹھ کر نماز فجر پڑھ لیا کرو۔

حضرات میں گزارش کرنا چاہتا ہوں آقا ﷺ فرماتے ہیں کوئی عورت خاوند کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے نفلی نماز نہ پڑھے آقا ﷺ فرماتے ہیں اگر غیر اللہ کو سجدہ جائز

ہوتا تو میں عورتوں کو حکم دیتا کہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کرو یہ چاہے لنگڑا ہے چاہے لولا ہے چاہے کانا ہے چاہے کوجا ہے چاہے کمزور ہے چاہے بیمار ہے ہے تو خاوند ہی نا، آقا ﷺ فرماتے ہیں غیر اللہ کو سجدہ جائز نہیں اگر جائز ہوتا تو میں عورتوں کو حکم کرتا کہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کرو اے نوجوانو! بزرگو! ماؤں! بہنو! بیٹو! خدا کی قسم امام کائنات ﷺ فرما رہے ہیں زمین پر خاوند ناراض آسمان پر رب ناراض ہو جاتا ہے۔

امام کائنات جناب محمد ﷺ نے فرمایا خاوندوں کی نافرمانی عورتوں پر اللہ نے حرام کر دی ہے عورتوں کی خاوند پر نافرمانی حرام ہے، حضرات میں جو گزارش کر رہا تھا ((صلوت خمسها، صامت شهرها، حفظت فرجها، واطاعت بالها)) میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں چار کام کرنے والی جنتی ہے ان چاروں میں سے ایک کام خاوند کی خدمت ہے، خاوند کی؟ کئی عورتیں کہتی ہیں مولوی جی نماز ٹھیک ہے روزہ ٹھیک ہے جسم کی حفاظت بھی ٹھیک ہے خاوند کی خدمت ہماری کرتی ہے جوتی، ایسے ہی کہتی ہیں نا، ہماری کرتی ہے جوتی، اللہ میری توبہ، اے عورتو میری بہنو خدا کی قسم ہے آمنہ کے لعل ﷺ نے اس عورت کو تابعدار کہا اس عورت کو نیک کہا جو خاوند کی تابعدار ہے رب نے اس عورت کو نیک کہا ہے جو خاوند کی تابعدار ہے حضرات ادھر میری طرف دیکھنا جو خاوند کی نافرمان ہیں چاہے نبی کی بیوی ہو انجام کیا ہے ادھر میری طرف دیکھو، خاوند کا دل دکھانے والی عورت خاوند کو تنگ کرنے والی پریشان کرنے والی خاوند کا دل دکھانے والی ناراض کرنے والی عورت۔

حضرات قرآن سنا اللہ پاک فرماتے ہیں فرمایا:

﴿ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتَاهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدَّاخِلِيْنَ ﴾

(سورة التحريم: 10)

جناب نوح علیہ السلام نبی جناب لوط علیہ السلام نبی دونوں نبی ہیں ان دونوں پیغمبروں کی بیویاں

خاوند کی نافرمان ہیں، لوگو! قرآن کہتا ہے ﴿فَخَانَتَاهُمَا﴾ نبی کی بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا بدکار نہیں ہوسکتی، یہ علماء ومحدثین کا جناب موقف ہے اور خدا کی قسم نبی علیہ السلام کی بیوی بے حیاء نہیں ہوسکتی، بدکار نہیں ہوسکتی، یہاں جو خیانت کے لفظ استعمال ہوئے یعنی خاوند جو بات کرتا ہے وہ باہر جا کر دشمنوں کے آگے کرتی ہیں خاوند کی مخالفت کرتی ہیں خاوند کی نافرمانی کرتی ہیں ادھر میری طرف دیکھو جناب نوح علیہ السلام کی بیوی یہ بھی نافرمان جہنم میں گئی جناب لوط علیہ السلام نبی کی بیوی یہ بھی نافرمان اور جہنم میں گئی یہ نافرمان عورت کا انجام نافرمان بیوی کا انجام بیوی چاہے نبی کی ہو نافرمان ہو، خدا کی قسم اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ ادھر میری طرف دیکھنا امام کائنات جناب محمد ﷺ کے سینے پر اللہ تعالیٰ نے قرآن کا یہ مقام نازل کر کے جناب نوح علیہ السلام نبی کی بیوی نافرمانی کی وجہ سے جہنم کا بالن بن گئی جناب لوط علیہ السلام نبی کی بیوی نافرمانی کی وجہ سے جہنم کا بالن بن گئی۔

حضرات خاوند کی نافرمانی کبیرہ گنا ہے آمنہ کے لعل ﷺ نے فرمایا جس کو بُری نافرمان بیوی مل جائے چھوٹا سا تنگ سا مکان ہو گندی بے کار سواری اور بُرا پڑوسی اس کی دنیا وبال بن جاتی ہے ذلیل ورسوا بدنام ہو جاتا ہے اور جسے رب دنیا میں نیک بیوی دے دے مکان اچھا دے دے سواری اچھی پڑوسی نیک دے دے سمجھو رب نے دنیا میں جنت عطا کر دی ہے۔ سبحان اللہ۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ ہمیں ان نعمتوں سے نوازے (آمین)۔ امام کائنات جناب محمد ﷺ فرما رہے ہیں اور قرآن پاک حضرات میں آیت مکمل کروں قرآن کہتا ہے۔

﴿وَ الّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَ اهْجُرُوْهُنَّ﴾ (سورۃ النسا : 34)

اگر مرد حضرات مردوں کو اللہ پاک فرماتے ہیں اگر تمہیں خدشہ پیدا ہو گیا ہے تمہاری عورت کی بد دماغی نافرمانی کا کہ وہ رب کی بھی نافرمان ہے خاوند کی بھی نافرمان ہے اللہ ذوالجلال فرماتے ہیں اسے سمجھاؤ اسے نصیحت کرو اس کی تربیت کرو الگ کرلو پھر بھی نہ مانے قرآن کہتا ہے ﴿فِی الْمَضَاجِعِ وَ اضْرِبُوْهُنَّ﴾ تھوڑا سا تربیت کے لیے مارو ﴿وَ

﴿ اضْرِبُوْهُنَّ ﴾ ڈانگ نہیں پکڑنی ٹانگیں بازو نہیں توڑنے ہاں اگر تمہاری بیوی نماز نہیں پڑھتی تلاوت نہیں کرتی اگر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرتی ہے پھر تربیت کے لیے چہرے پر پھر بھی نہیں مارنا آمنہ کے لال ﷺ فرماتے ہیں چہرے چھوڑ کر تربیت کیلیے تھوڑا سا ﴿ وَ اضْرِبُوْهُنَّ ﴾ تربیت کے لیے ﴿ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ ﴾ حضرات بات سنو ہمارے علاقے میں ہمارے گاؤں شہروں میں اگر بیوی نماز نہ پڑھے کوئی بات نہیں روزہ نہ رکھے کوئی چھٹی تلاوت نہ کرے پھر بھی نہیں پوچھنا اگر کپڑے استری نہیں ہوئے گردن سے پکڑا اور ڈب دڑب دڑب اگر سالن میں مرچیں زیادہ ہیں پھر پکڑا مار دیا کپڑے استری نہیں ہوئے پھر ڈانگ پکڑ لی جوتے پکڑ لیے۔ گاؤں میں بابا جسے کی نلہاں پکڑ دیتے ہیں حضرات بات سنو گاؤں والے لوگ گنے اور ڈانگیں مارتے ہیں۔

امام کائنات ﷺ فرماتے ہیں لوگو! اپنی عورتوں، بیویوں کو ایسے ناجائز نہ مارو ظلم نہ کرو یہ تمہارے بدلے میں اپنے مائیکے چھوڑ آئی ہیں۔ سبحان اللہ۔ اپنے مائیکے چھوڑ آئی ہیں اب اگلی بات سنو قرآن کہتا ہے ﴿ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ﴾ اگر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تابعدار بن جائیں خاوند کی تو پھر کوئی دوسرا راستہ اختیار نہیں کرنا حضرات نیک اللہ والی عورتیں کون ہیں خدا کی قسم ادھر دیکھنا امام کائنات جناب محمد ﷺ لیٹے ہوئے ہیں باہر مومنوں کی ماں نبی پاک ﷺ کی بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس سیدہ خالہ یہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہے حضرات میری تمہاری زبان میں نبی پاک ﷺ کی سالی لگتی ہے یہ باہر آ کر امی عائشہ رضی اللہ عنہا سے باتیں کر رہی ہے میرے آقا ﷺ کے کانوں میں آواز پڑی حضور ﷺ جلدی سے اٹھے ہیں اٹھ کر میرے آقا فرماتے ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا اے میری عائشہ رضی اللہ عنہا اماں جی فرماتی ہیں جی سوہنیا، اماں جان کہتی ہیں سوہنیا کیا بات ہے اور میرے پاک نبی ﷺ فرماتے ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا ایسے لگتا ہے جیسے میری خدیجہ رضی اللہ عنہا آ گئی ہو میری خدیجہ رضی اللہ عنہا آ گئی ہو امی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں سوہنیا وہ بڑی عمر کی خدیجہ رضی اللہ عنہا بڑی دیر ہو گئی دنیا سے گئے ہوئے یہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نہیں خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہالہ ہے۔

اس کی آواز اماں جی خدیجہ رضی اللہ عنہا سے ملتی جلتی ہے تو میرے پاک نبی ﷺ فرماتے ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا ہالہ کی آواز میری خدیجہ رضی اللہ عنہا سے جتنی بھی ملتی جلتی ہے حضرات میں گزارش کرنا چاہتا ہوں ایسے بندہ ہر وقت اُسے یاد کرتا ہے جو ہر وقت دل میں بسنے والا ہو جس بندے کے ساتھ چار دن اچھے گزرے ہوں یادیں تو آتی ہیں امام کائنات ﷺ نظریں نیچی کر لیتے سر کو اوپر اٹھاتے اور آقا رونے لگ جاتے ساتھ فرماتے وہ خدیجہ رضی اللہ عنہا خدیجہ رضی اللہ عنہا ہی تھی وہ خدیجہ خدیجہ ہی تھی امی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں سوہنیا وہ بڑی عمر کی عورت اب اعلیٰ سے اعلیٰ آپ کے پاس بیویاں مل گئی ہیں اب بھی یاد کر رہے ہو میرے آقا فرماتے ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے مجھے اللہ پاک نے تین بیٹوں کا منہ دیکھنا نصیب فرمایا ہے۔

آقا علیہ السلام فرماتے ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا جب مکہ والوں نے مجھے جھٹلایا میری خدیجہ رضی اللہ عنہا نے میری تصدیق کی مکے والے مجھے مارتے تھے میری خدیجہ رضی اللہ عنہا میرے زخموں پہ پٹی لگاتی۔ مکہ والے مجھ پر ظلم کرتے میری خدیجہ رضی اللہ عنہا میرے زخموں پر پٹی لگاتی مکہ والے مجھ پر ظلم کرتے میری خدیجہ رضی اللہ عنہا مجھے حوصلے دیا کرتی تھی امام کائنات ﷺ فرماتے ہیں میرا سر پھٹ جاتا میں گھر آتا خدیجہ رضی اللہ عنہا اپنا دوپٹہ پھاڑ کر جلا کر راکھ بنا کر میرے زخموں پر مرہم لگایا کرتی خدا کی قسم بیوی کی وفائیں آمنہ کے لعل ﷺ یاد کر کر کے روئی جاتے ہیں خطیب ملت علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید رحمۃ اللہ علیہ وجد میں آ کر محبت سے کہا کرتے تھے لوگو کاش میں اماں جی خدیجہ رضی اللہ عنہا کے دوپٹے کا وہ ٹکڑا ہوتا جنہیں جلا کر آمنہ کے لعل ﷺ کے زخموں پر رکھا گیا۔ کاش میں مدینے کا وہ پتھر وہ کنکر ہوتا جس پر ننگے پاؤں نبی پاک ﷺ چلا کرتے میں جی بھر کر چوما کرتا حضرات جسکے ساتھ چار دن اچھے گزرے ہوں۔

خدا کی قسم پھر اسے یاد بھی تو کیا جاتا ہے میرے پاک نبی ﷺ غم خوار اور تابعدار بیوی کو یاد کر رہے ہیں حضرات آج ملک میں تم روز پڑھتے ہو اخبار پڑھتے ہو خدا کی قسم دل خون کے آنسو روتا ہے میاں بیوی کے رشتے سے بڑھ کر کوئی اچھا رشتہ کیا ہوتا ہے قرآن کہہ

رہا ہے رحمٰن کہہ رہا ہے: عورت کو مرد کے سکون کے لیے رب نے عورتیں مرد کا لباس مرد بیوی
کا لباس خدا کی قسم روز اخبار پڑھتے ہوا تنے بچوں کی ماں چار بچوں کی ماں اپنے عاشق کے
ساتھ مل کر اپنے خاوند کو زہر دے دی ہے توبہ میری اللہ خدا کی قسم سمندری کا واقعہ چھے بچوں کی
ماں آشنا کے ساتھ مل کر خاوند کو نشہ دے کر ذبح کر دیا۔ اسے دفن کر دیا۔ کئی دنوں بعد اس
ملی۔ ہائے میرے اللہ جب اپنی بیوی بے وفائی پر اتر آئے حضرات اپنی بیوی نافرمانی پہ اتر
آئے پھر بندہ کس پر اعتماد کرے۔ اے لوگو میں گزارش کر رہا ہوں خاوند کی تابعدار بیوی جنتی
ہے۔

خاوندی کی نافرمان بیوی جنت میں جانا تو دور کی بات ہے جنت کی خوشبو حرام ہے نیک کون ہے تابعدار کون ہے؟ ان کا مقام کیا ہے؟ ادھر دیکھنا ایک رب کا ولی ہے رب کا نبی علیہ السلام ہے لوگو! علاقے کا نبی بھی علاقے کا زمیندار بھی علاقے کا چوہدری بھی رب نے زمینیں بھی دی جائیدادیں بھی دیں چار بیویاں ہیں نبی ہے چار بیویاں ہیں چار بیٹے ہیں چار بیٹیاں ہیں ایک دن کھانا کھاتے دوپہر کا وقت مکان کی چھت گری چار بیٹے چار بیٹیاں چھت کے نیچے آ کر فوت ہو گئے نبی کہے جا رہا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون

ادھر غلام آیا کہتا ہے آپ کے اونٹ گھوڑے ڈاکو لوٹ کر لے گئے ہیں ایک اور آیا بیلوں کی جوڑیاں مر گئی ہیں حضرات یہ جناب ایوب علیہ السلام ہیں رب کا نبی ایوب علیہ السلام مال جانور مر گئے حضرات بیماریوں نے گھیرا ڈال لیا علاج کرواتے زمین اور جائیدادیں ختم ہو گئیں چار بیویاں انہوں نے طلاق لیے اپنے اپنے مائیکے چلی گئی چوتھی عورت بڑی نیک ہے یہ جناب یوسف علیہ السلام کی پوتی ہے یعقوب علیہ السلام کی پڑپوتی ہے اس نے کہا میں نے طلاق نہیں لینی اب خاوند کی خدمت کر کے یہاں جنت لینی ہے تینوں نے طلاق لی اپنے اپنے مائیکے چلی گئی یہاں کہتے ہونا

سوکھے سوکھے دا ہر کوئی بیلی
اوکھے ویلے دا کوئی کوئی بیلی

خدا کی قسم جب خاوند پر مشکل وقت آ جائے عورتیں غربت کے طعنے دیتی ہیں فاقے کے طعنے دیتی ہیں حضرات یہ نافرمانی کبیرہ گناہ ہے کسی عورت کو یہ حق نہیں کہ اپنے خاوند کو غربت کا طعنہ دے حضرات ادھر دیکھنا ان تینوں نے طلاق لی نبی ایوب علیہ السلام کو چھوڑ گئیں چوتھی کو ایوب کہتے ہیں رحمت تم بھی طلاق لے کر چلی جاؤ میں تمہارے حقوق نہیں پورے کر سکا ایوب علیہ السلام نبی کہتے ہیں طلاق لے لو تو بی بی رحمت کہتی ہے ایوب علیہ السلام کل قیامت کا دن ہو گا اگر رب کی عدالت میں میرے دادا یوسف علیہ السلام نبی یا یعقوب علیہ السلام نے پوچھ لیا اے رحمت ایوب علیہ السلام پہ پریشانی آئی تم چھوڑ کر چلی گئی میں کیا جواب دوں گی؟

میں کونسا منہ لے کر دادا کے پاس جاؤں گی نبی کہہ رہا ہے طلاق لے لو یہ کہتی ہے مزدوریاں میں کروں گی خدمتیں میں کروں گی رب سے جنتیں حاصل کروں گی حضرت بابا جی علی صمام رحمۃ اللہ علیہ بڑا پیارا ترجمہ کر گئے ہیں

چوتھی جو بیوی آئی حضرت ایوب دی
صابراں دی لڑی ابراہیم خلیل دی
صبر دا ورتہ جیناں تائیں
او آکھے نبی تو وی لے جا طلاق نی
چلی جا پیکے جا چھوڑ میرا ساتھ نی
آپے ای کٹوں جیویں رب پاک نی
تو تے تکلیف اٹھاوے ناہیں

خاوند کہتا ہے جو ہو گا دیکھا جائے گا تم طلاق لے کر گھر چلی جاؤ حضرات بی بی رحمت کیا کہتی ہے؟

سنیا جا بی بی رحمت چانگراں چاہ ماریاں
رب دے حبیب جی میں صدقے واری آں
لے کے طلاقاں جو چلیاں گئیاں نے ساریاں

کھٹیا ای اوہناں کجھ ناہیں

بی بی رحمت کیا کہتی ہے

حضرت میں زخماں تھی منہ تک نہ وٹاں گی
جے روئی نال پیڑ ہوئے تے جھ نال چٹاں گی
خاوند دیاں خدمتاں کر کے ہن جنتاں میں کھٹاں گی
ہن موقع لیاندا اے اللہ سائیں
تران بدبواں بجیہڑی تساں سناوندے
عاشق بدبوواں بدلے چھڈ کے نمیں جاوندے
تواڈی بیماری اللہ مینوں چا لاوندے
میں راضی ہاں لگے میرے تائیں

ہے کوئی بیوی آج کی ایسی جو خاوند بیمار ہو اور کہے کہ آپ کی بیماری مجھے لگ جائے آپ ٹھیک ہو جاؤ کوئی ہے؟ خدا کی قسم میں نے دیکھا ہے خاوند فوت ہو گیا ہے اس نے چار مہینے دس دن عدت نہیں گزاری تیسرے دن وراثت کے معاملے میں عدالت چلی گئی ہے پوری زندگی خاوند کے ساتھ گزار دی چار مہینے دس دن عدت ہے رب نے خاوند کا حق رکھا ہے حضرات ابھی چارپائی پڑی ہے بیٹے لڑ رہے ہیں حضرات کسی کے ساتھ ماں ہے کسی کی مخالفت کسی کا ساتھ دے رہی ہے ادھر جنازہ ہوا کیس عدالت میں ہائے میرے اللہ۔

یا اللہ ان عورتوں کو ہدایت عطا فرما (آمین)۔ حضرات میں گزارش کر رہا ہوں میں ترلہ کر رہا ہوں زمین پر خاوند راضی آسمان پر رب راضی میرے آقا کے پاس ایک دن بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا آئی آقا فرماتے ہیں بیٹی خیر ہے فاطمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہے سوہنیا میرا علی پاک سے جھگڑا ہو گیا ہے۔ ناراضگی ہو گئی ہے علی ناراض ہیں میں گھر چھوڑ کر آ گئی ہوں ابو جان میں علی رضی اللہ عنہ پاک سے ناراض ہو کر آئی ہوں میرے آقا فرماتے ہیں فاطمہ رضی اللہ عنہا اٹھ جاؤ علی رضی اللہ عنہ سے جا کر صلح کر لو اگر میرے گھر میں تمہیں موت آ گئی تو میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارا جنازہ نہیں پڑھنا

میرے مرشد پاک ﷺ نے بیٹیاں بیاہ کر گھر بسانے کا طریقہ بھی بتایا ہے والدین بیٹوں کو کھلاؤ پلاؤ تحفے دو لیکن خاوندوں سے لڑانے کی کوشش کرنی چاہیے؟ ہماری کوئی بیٹی ناراض ہو کر آ جائے تو کہتے ہیں بیٹھ جاؤ دیکھی جائے گی جب کوئی بڑا آئے گا کھانے کو کچھ ملتا نہیں اور ہماری بیٹی پر رعب ڈالتا ہے یہ ہمارے حالات ہیں حضور ﷺ فرماتے ہیں فاطمہ رضی اللہ عنہا علی رضی اللہ عنہ سے صلح کر لو سبحان اللہ

بیوی سو جو خاوند نوں رکھے راضی

اگلی بار میں جب آؤں گا تو جو مرد بیویوں کو ناجائز پریشان کرتے ہیں پھر ان کا آپریشن کروں گا۔

بیوی سو جو خاوند نوں رکھے راضی
تے منے سب اس دے اشاریاں نوں

سارا دن ادھر کبھی ادھر دہی بھلے سب کچھ کھا جائے گی تکہ کھا جائے گی دو دو کلوا کیلی جب شام کو خاوند گھر آئے اس نے پٹی باندھی الٹی لیٹی ہے کیا ہوا ہائے میری شوگر لو ہو گئی ہے سارا دن کھاتی رہی شام کو دوکان سے واپسی آیا اس بے چارے نے کھانا نہیں کھایا بائیک پکڑی اور ڈاکٹر کے پاس چلا گیا اس نے ہزار پندرہ سو لے لیا کیا ہوا کچھ بھی نہیں میرا بی پی لو ہو گیا ہے۔

میری شوگر لو ہو گئی ہے تم میرا علاج نہیں کرواتے میں نے ایسے ہی مر جانا ہے خاوند کام پر چلا گیا پیچھے سے سارا دن ٹھیک ہے ہمیں ان کو پتہ ہونا چاہیے جب انہوں نے آنا ہے جب اس کے آنے کا ٹائم پھر چارپائی پہ الٹی، اللہ پاک ہدایت عطا فرمائے

بیوی سوجو خاوند نوں رکھے راضی

ایک عورت آئی مولوی جی تعویز دو کالیاں مرچاں پڑھ دو کیوں؟ میرا خاوند نیچے لگ جائے وہ فلاں میری سہیلی ہے اس کا خاوند کچھ نہیں کہتا میرا لڑتا رہتا ہے الو کے خون سے تعویز لکھ دو میرا خاوند الو بن جائے اللہ میری توبہ مولوی سیانا ہو وہ کہتا ہے جس خاوند کے گھر

تمہارے جیسی بیوی ہو اس نے الو ہی ہونا ہے جب سے تم اس کی زندگی میں آئی ہو اسکے الو ہونے میں کوئی شک نہیں اللہ پاک ہدایت نصیب فرمائے (آمین)

بیوی سو جو خاوند نوں رکھے راضی
منے اس دے سب اشاریاں نوں
کلی خاوند نوں او محل سمجھے
نہ ویکھے کسے دے اچے چباریاں نوں
گھروں ٹردیاں ماں دھی نوں مت دیندی
نی دھیے میری اس گل دا خیال رکھی
جتھے خاوند تیرا پیر رکھے
اس جگہ تے سر تے توں وال رکھی
گھروں ٹردیاں ماں دھی نوں مت دیندی
نی دھیئے شکر کری تو ہر حال اندر
نالے اپنا آپ سنبھال رکھی

نیک والدین ایسی تربیت کرتے ہیں

گھروں ٹردیاں ماں دھی نوں مت دیندی
نی دھیے جیہڑی شعیب دی بیٹی نے چال چلی
اوہ چال تو اوپر زمین رکھی

خدا کی قسم ہے اگر ماں خاوند کی تابعدار رہے تو بیٹی کی ایسی تربیت کرے گی اللہ ہدایت نصیب فرمائے (آمین) وہ کہتے ہیں

بڈھی قصور دی
کھاندی پینڈی گوردی

ایک عورت سکول ٹیچر اور خاوند ملازم، عورت کا سولہواں سکیل اور خاوند کا چوہدواں سکیل

خاوند کے دو کم، خاوند تھکا ٹوٹا گھر آیا کہتا کر مانوالی میں تھک گیا ہوں جرابیں اتار دو پاؤں دبا دو
کہتی ہے سکیل زیادہ کس کے ہیں کہتا ہے سکیل تو تمہارے زیادہ ہیں میں تمہارا خاوند ہوں وہ
کہتی ہے تنخواہ زیادہ کس کی ہے؟ تمہاری ہے میں تمہارا خاوند ہوں۔ کہتی خاوند کو میں نے کیا
کرنا ہے تم میرے پاؤں دباؤ۔

حضرات اس بات پر جھگڑا طول پکڑ گیا دونوں میں جدائی۔ ہائے یہ سکیل ہمیں لے کر
بیٹھ گیا ہے حضرات خاوند چاہے بابا ہو چاہے جوان، ہے تو خاوند ہی۔ جوانی میں اس کا احترام
اور بڑھاپے میں گالیاں، نہیں، چاہے لولہ ہے چاہے لنگڑا ہے چاہے کوجا ہے چاہے کانا ہے
ہے تو خاوند ہی نا۔ ایک بوڑھی آئی کہتی مولوی جی مجھے تعویز دو میرا خاوند میرے پیچھے لگ جائے
کچھ حیا کرو۔ نہیں نہیں مجھے تعویز دو اس نے کہا اچھا اس نے تعویز لکھ دیا اس نے کہا مر ہی
جائے جان چھوٹے مر جائے اس سے جان چھڑاؤ اس نے کہا پانچ سو روپیہ دو تعویز لکھ دیا آج
کل سنتے رہتے ہو نا جعلی پیر اللہ جعلی پیروں سے بچائے (آمین) مولوی صاحب نے پانچ سو
روپیہ لے لیا وہ چار دن گزرے وہ اللہ کی طرف سے مر گیا خاوند اللہ کی طرف سے مر گیا لوگ
آئے رو رہے ہیں اس نے ادھر ادھر دیکھا کہتی ہے لوگو میں اپنے پاؤں پر خود کلہاڑی مار بیٹھی
ہوں نہ رہا گیا ان کے رشتہ داروں مرنے والے کے بھائیوں نے کہا کہ کوئی گڑبڑ ضرور ہے۔

بی بی کیا بات ہے ذرا دبکا شبکا مارا اس نے کہا فلاں مرنا سیاپا مولوی اس نے تعویز دیا
ہے اس لیے مر گئے انہوں نے ڈانگیں پکڑی مولوی کو کوئی ادھر گھسیٹ رہا ہے کوئی ادھر، مولوی
نے کہا بات کیا ہے اس نے کہا تم نے تعویز دیا ہے اور ہمارے بھائی مار دیا ہے اس نے کہا
تعویزوں سے بندے نہیں مرتے اگر مرتے ہوتے تو ہم کشمیر نہ فتح کر لیتے تعویزوں سے کچھ
نہیں ہوتا انہوں نے کہا نہیں تم نے ہی مارا ہے اس نے کہا اچھا وہ تعویز لاؤ وہ گھر گئے وہ تعویز
درخت کے اوپر کپڑے اور مومی کاغذ سے کھول کر لائے اس نے کہا پڑھو تو سہی اوپر لکھا کیا
ہے تعویز کھولا تو اوپر لکھا تھا

بی بی تیرا کھسم مرے نہ مرے

میرے پیسے کھرے دے کھرے

میری ماؤں بہنو! بزرگو! تم سے بھی درخواست ہے خدا کی قسم بچ جاؤ تعویزوں سے بچ جاؤ ان ٹونوں سے ہم تمہاری عزتیں بھی بچار ہے ہیں تمہارا مال بھی بچار ہے ہیں تمہارا ایمان بھی بچار ہے ہیں مرد دوکان پہ جاتا ہے پیچھے خواتین خدا کی قسم عیسائیوں سے ٹونے کرواتی ہیں ایمان کا جنازہ نکل جاتا ہے ایک عورت یہ کام کرے پورے محلے کی عورتوں کی ایسی کی تیسی کر دیتی ہے خاوند کو کیا پتہ پیچھے کیا ہوا ہے عیسائی سے ٹونے خدا کی قسم ایمان کا جنازہ پھر وہ عزتیں بھی لوٹتے ہیں پیسے بھی لوٹتے ہیں حضرات خدارا بچ جاؤ ماؤں بہنو ایمان بچاؤ عزت بچاؤ اور اپنے خاوند کا مال بچاؤ رب کرے اللہ ہمیں قرآن و سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

آکھے حلیمہ لوری میں سنیندی آں
تو سو جا سوہنیا جھولا میں جھولیندی آں
میڑے ہتھ دے سینے سوہنیا تو چولے
انگلی پکڑ کر کے چل ہولے ہولے
انگلی پکڑ کے چل ہولے ہولے
چاہ بڑا سوہنا تے میں چال ڈیندی آ
تو سو جا سوہنیا جھولا میں جھولیندی آ
گھر وچ حلیمہ پھر دی اے ہس دی
سکھیاں نوں لوگو پھر دی اے دس دی
مینوں اے چنیدا اے ایہوں میں پسیندی آ

ایک بات یاد آئی ہے کہیں وہ رہ نہ جائے ایک دن میرے آقا ﷺ اپنی بیوی حفصہ رضی اللہ عنہا سے ناراض ہو گئے آقا ﷺ فرماتے ہیں میں حفصہ کو طلاق دے دوں گا نہیں

رکھنا۔ آقا ﷺ ناراض ہو گئے۔ آسمان سے جبرائیل آ گئے سوہنیا حفصہ کو طلاق نہ دو آقا ﷺ فرماتے ہیں میں نے ارادہ کر لیا ہے میں نے نہیں رکھنا طلاق دینی ہے تو جبرائیل کہتے ہیں سوہنیا میں خود نہیں آیا مجھے عرش والے رب نے بھیجا ہے اللہ فرماتے ہیں سوہنیا حفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق نہ دو یہ آپ ﷺ کی وہ بیوی ہے جس نے ...... الخ

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جنت کی حوروں سے افضل خواتین

﴿إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَٰتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَٰتِ وَالْقَٰنِتِينَ وَالْقَٰنِتَٰتِ وَالصَّٰدِقِينَ وَالصَّٰدِقَٰتِ وَالصَّٰبِرِينَ وَالصَّٰبِرَٰتِ وَالْخَٰشِعِينَ وَالْخَٰشِعَٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَٰتِ وَالصَّٰٓئِمِينَ وَالصَّٰٓئِمَٰتِ وَالْحَٰفِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَٰفِظَٰتِ وَالذَّٰكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّٰكِرَٰتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا﴾(الاحزاب : 35)

اللہ تعالی کی حمد وثنا حمد یں ثنائیں کبریائی بڑائی تعریفات اللہ وحدہ لاشریک کی ذات کے لیے ہیں۔بے شمار لا تعداد درود وسلام امام الانبیاء خطیب الانبیاء آمنہ کے لعل نبی بے مثال جناب محمد الرسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس پر۔

حضرات! آج میں جو تم سب کے سامنے بیان کرنا چاہتا ہوں سیدہ ام سلمی ام المومنین رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم ﷺ سے سوال کیا سوہنیا دنیا کی خاتون افضل ہے یا جنت کی حور؟ جنت کی حور افضل ہے یا دنیا کی خاتون؟ حضرات میرا آج کا مضمون جنت کی حور افضل ہے یا دنیا کی خاتون اس حوالے سے۔ان شاء اللہ اس سوال کا جواب جو نبی پاک ﷺ نے دیا وہ درمیان گفتگو آ جائے گا۔حضرات جنت کی حور افضل یا دنیا کی عورت؟ان شاء اللہ دوران گفتگو یہ حدیث بھی آ جائے گی اس کی وضاحت بھی ہوجائے گی جنت پھر حور، پہلے جنت تھواڑ سا جنت کا تذکرہ کر دوں پھر حور کے تذکرہ پھر دنیا کی عورت کا تذکرہ پھر ان شاء اللہ ہم نے یہ مسئلہ حل کر کے جانا ہے کہ افضل کون ہے دنیا کی عورت افضل ہے یا جنت کی حور یہ فیصلہ نبی پاک ﷺ سے حدیث کی روشنی میں کروانا ہے حضرات حوریں کس طرح کی ہوں گی ان کا حسن اور ان کے نین نقش نبی پاک ﷺ نے بیان کیے ہیں بہت لمبی چوڑی گفتگو

جنت ایک باغ ہے حضرات جنت میں جو مٹی ہے یہ ہماری مٹی گلیوں میں اندھیری آئے ہے حضرات جانوروں کا گوبر اڑ اڑ کر ہمارے کپڑوں پر آنکھوں میں مٹی اور گرد تم رومال پگڑی باندھتے ہو چہرے چھپاتے ہو لباس خوشبودار خراب ہو جاتا ہے جنت میں یہ معاملہ نہیں حضور فرماتے ہیں جب جنتی جنت میں جائیں گے وہاں جب ہوا چلے گی خدا کی قسم جو مٹی ہے مٹی نہیں یہ عنبر اور کستوری زعفران ہے اڑ اڑ کر جنتیوں کے چہرے پر گرتی ہوگی سبحان اللہ۔
جنت کی مٹی یہ کستوری اور خوشبو ہے زعفران ہے اڑ اڑ کر جنتیوں کے چہرے پر گرے گا حضرات یاقوت مرجان کے بنے ہوئے موتیوں والے خوبصورت محل ہوں گے وہاں کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔ وہاں کوئی دکھ نہیں ہوگا اللہ پاک کی رحمت سے عیش وعشرت ہوگی ہر چیز جو جنتی خواہش کریں گے اللہ پاک ان کو عطا فرمائے گا سب سے پہلی مہمان نوازی حضور ﷺ سے پوچھا گیا جنتیوں کو کیا کھلایا جائے گا امام کائنات فرماتے ہیں جب جنتی جنت میں جائیں گے سب سے پہلی مچھلی کی کلیجی کی مہمان نوازی ہوگی بس دو تین منٹ حضرات، جنت جنت کی حور۔ دنیا کی عورت تفصیل سے بتا دوں تاکہ تمہیں بات سمجھ میں آجائے جب جنتی جنت میں جائیں گے سب سے پہلی مہمان نوازی آقا فرماتے ہیں یہ جنت کی مچھلی کی کلیجی کی ہوگی۔

پہلے نمبر پر اور دوسرے نمبر پر میرے آقا فرماتے ہیں ان بیلوں کا خوبصورت گوشت پھر یہ بروسٹ کر کے دوسرے نمبر پر جنتیوں کی مہمان نوازی ہوگی تیسرے نمبر پر میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں ایک پانی والا چشمہ گوشت کمائیں گے مچھلی کھائیں گے دنیا میں پیپسی ڈیو پیتے تھے حضرات یہ نیسلے کی بوتل پیتے تھے تاکہ مال نیچے چلا جائے کہیں نوالہ پھنس نہ جائے ان جنت میں گوشت کھا رہے ہیں مچھلیاں کھا رہے ہیں پھر پانی کسی طرح کا ملے گا آقا ﷺ فرماتے ہیں ایسا چشمہ ہے برف کی طرح پانی ٹھنڈا رہے شہد کی طرح میٹھا ہے اس میں سے عنبر اور کستوری کی خوشبوئیں آ رہی ہیں حضرات یہ پانی کے چشمے ملیں گے اور اللہ ذوالجلال کی قسم ہے میرے تمہارے پاک نبی ﷺ نے فرمایا قرآن کہتا ہے اس طرح کی

بیوی اہل جنت کو ملے گی قرآن سن لو

﴿لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ﴾ (الرحمٰن: 56)

ان کو آج تک کسی انسان جن نے نہیں دیکھا مس نہیں کیا کیسی حوریں ڈ ہوں گی فرمایا

﴿حَدَائِقَ وَأَعْنَابًا o وَكَوَاعِبَ أَتْرَابًا o وَكَأْسًا دِهَاقًا﴾ (النباء: 32تا34)

اے نوجوانو! بزرگو! خدا کی قسم سورۃ النبا ہے تیسواں پارہ ہے گھر جا کر ترجمہ پڑھ لینا ٹھنڈ پڑ جائے گی اللہ ذوالجلال کی قسم ہے اس طرح کی خوبصورت بیویاں حوریں اللہ پاک عطا فرمائیں گے قرآن کہتا ہے جو پاکیزہ ہوں گی حضرات قرآن کہتا ہے موٹی موٹی آنکھوں والی سرمئی آنکھوں والی حوریں رب ذوالجلال اہل جنت کی بیویاں بنا دیں گے۔ ان کے ساتھ بیاہ دیں گے۔ نوجوانو! بزرگو! قرآن کہتا ہے پاکیزہ اور پاک صاف ہوں گی امام کائنات جناب محمد ﷺ کے سینے پر اللہ ذوالجلال نے قرآن نازل کیا ہے اللہ پاک فرماتا ہے دنیا جہان کے لوگو یہ جو جنت کی عورتیں ہوں گی جنت کی حوریں ہوں گی قرآن کہتا ہے:

﴿وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ﴾ (البقرہ: 25)

قرآن کہتا ہے لوگو پاک اور صاف ہوں گی اور ہمیشہ جنت میں رہنے والی ہمیشہ تمہاری بیویاں ہمیشہ پاک صاف رہنے والی پاکیزہ بیویاں ہوں گی حضرات قرآن کہتا ہے اللہ ذوالجلال فرماتے ہیں ﴿وَعِنْدَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ عِينٌ﴾ (الصافات: 48)

اے نوجوانو بزرگو یہ اتنی شرمیلی وحیا والی ہوں گی حضرات قرآن کہتا ہے ﴿وان منا بیع وقنون﴾ اس قدر نرم و ملائم نازک ہوں گی گویا کہ انڈے کا چھلکا اتار دیا جائے حضرات چھلکے کے نیچے خرم جھلی نکل آتی ہے اس طرح کی نرم و نازک ہوں گی اور قرآن سنتے جاؤ قرآن کہتا ہے

﴿حُورٌ مَّقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ﴾ (الرحمٰن: 72)

حضرات یہ حوریں جنت میں جنتیوں سے بیاہ دی جائیں گی اللہ ذوالجلال کا قرآن کہتا

ہے اللہ پاک فرمائے گا: کھاؤ پیو جنتیو! موج کرو ہر جنتی کو دو دو بیویاں حوروں میں سے عطا کر دی جائیں گی، فرمایا یہاں رہو یہ دنیا میں جو نیک اعمال کر کے آئے ہوان کا بدلہ ہے اللہ پاک فرمائیں گے یہ حوریں خدا کی قسم اتنی خوبصورت اللہ ذوالجلال کی عظمت کو گواہ بنا کر کہوں میرے آقاﷺ فرماتے ہیں اگر حور کا ایک دوپٹہ زمین پر آ جائے حضرات دنیا کی جتنی چیزیں ہیں سب سے افضل و اعلیٰ ہے اگر جنت کی حور دنیا میں جھانک دے مشرق سے مغرب روشن ہو جائے حضرات یہ نیک اہل جنت والے جو رب اور اس کے رسول ﷺ کی تابعداری میں زندگی گزارتے ہیں یہ حوریں ان کی بیویاں بن جائیں گی آقاﷺ فرماتے ہیں ایک ایک بیوی نے ستر ستر لباس پہنے ہوں گے پھر بھی ان کی پنڈلیوں سے حضرات ہڈی میں جو گودہ ہے وہ گودہ بھی نظر آ رہا ہوگا ان کی عمر کتنی ہوگی حوروں کی کتنی عمر ہوگی حضرات میری طرف دیکھو قرآن سنو اللہ ذوالجلال فرماتا ہے فرمایا:

﴿وَعِنْدَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ أَتْرَابٌ ☆ هٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ﴾ (ص: 51، 52)

اے دنیا جہان کے لوگو! جنتیوں کے ہم عمر ہوں گی یعنی بیس بتیس پینتیس سال مرد کی عمر ہوگی جتنی عمر آدمی کی ہوگی اتنی عمر جنتی بیوی کی ہوگی ہم عمر ہوں گی آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ فرماتے ہیں یہ حوریں اپنے خاوندوں کا استقبال کریں گی ان کے لیے ترانے اور گیت گائیں گی کہیں گی اللہ پاک نے تمہارے لیے بنایا ہے ہم صبر کر کے آپ کے انتظار میں بیٹھی ہیں حضرات کون کون سی ادا بیان کی جائے کون کون سی بات بیان کی جائے امام کائنات جناب محمد ﷺ نے فرمایا شرم و حیا والی آج تک کسی جن یا انسان نے ان کو دیکھا نہیں اس طرح کی بیویاں اللہ پاک جنتیوں کو عطا کرے گا۔ حضرات یہ جنت میں موج مستی کی زندگی گزارتے ہوں گے۔

وچ جنتاں دے عجب نظارے ہون گے
اوتھے رحمتاں دے چل دے پھوارے ہون گے

اللہ پاک سب کو اچھے اور نیک اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین) جن کے بدلے میں اللہ پاک نے جنتی حوریں عطا فرمائی ہیں آج تہیہ کرو اعمال ہم نے کرنے ہیں بدلے میں رب جنت بھی نہ دے اور حوروں کا حقدار بھی بنا دے (آمین) کہہ دو

وچ جنتاں دے عجب نظارے ہون گے
اوتھے رحمتاں دے چل دے فوارے ہون گے
ودھو ودھ نعمتاں لہراں بہراں دنیاں
پانی شہد شراب دیاں نہراں ہونیاں
موجاں لیندے اوتھے رب دے پیارے ہون گے
وچ جنتاں دے عجب نظارے ہون گے
جنتی کھاندے ون سونا اوتھے پھل ہون گے
سونے چاندی دیاں اٹاں دے محل ہون گے
کستوری نال لگے وچ گارے ہون گے
وچ جنتاں دے عجب نظارے ہون گے

حضرات یہ سب کچھ مومن کے لیے گرمی کی شدت برداشت کرتا ہے حضرات گرمی برداشت کر کے تکلیفیں مصیبتیں پریشانیاں برداشت کر کے دن کو روزہ رکھتا ہے بیماری کے باوجود پھر بھی روزہ رکھے جاتا ہے پریشان ہے بیمار ہے تنگ ہے ہر حال میں اللہ کی رضا و رحمت کے لیے یہ روزے رکھے جاتا ہے اس کا بدلہ حضرات یہ اللہ پاک کی عطا ہے۔صلہ ہے جو دنیا میں اللہ کی رضا و رحمت کے لیے عمل کرتا رہا اللہ پاک اسے پھر بدلے میں جنت میں یہ سب کچھ نعمتیں یہ پھل عطا فرمائیں گے۔آمنہ کے لعل ﷺ نے فرمایا ہے یہاں ہی بس نہیں حضور ﷺ فرماتے ہیں جنت میں اللہ کی رضا مندی سے سرٹیفیکیٹ مل جائیں گے اور اللہ پاک آخر میں جنتیوں کو جو نعمت عطا فرمائے گا وہ اللہ پاک کا دیدار ہے رب العالمین کی زیارت ہے جب جنتی رب ذوالجلال کی زیارت کریں گے مرشد پاک ﷺ نے فرمایا جنتی

کہیں گے یا اللہ وہ مزہ تو ہمیں جنت میں بھی نہیں آیا جو تیرے دیدار میں آیا ہے سبحان اللہ
اللہ میرے تمہارے سب کے نصیب میں کرے (آمین) حضرات اب میری طرف دیکھو یہ
جنت جنت کے باغات جنت کی نعمتیں جنت کی حوریں سب کچھ ان لوگوں کے لیے ہے جو
اچھے عمل کرتے ہیں۔ قرآن کہتا ہے

﴿وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا﴾ (النساء: 124)

حضرات قرآن کہتا ہے اچھے عمل کرنے والے مرد اچھے اعمال کرنے والی عورتیں حضرات شرط یہ ہے ایمان والے ہوں بدلے میں رب جنت عطا کردے گا ﴿وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا﴾ قرآن کہتا ہے کھجور کی گٹھلی کے اوپر سفید رنگ کا پردہ بنا ہوتا ہے اس کے برابر بھی ظلم نہیں ہوگا زیادتی نہیں ہوگی حضرات اللہ پاک بدلے میں جنت عطا کرے گا حضرات جو اچھے عمل کرتا ہے نیک عمل کرتا ہے نیکیوں کا بدلہ جنت ہے اچھے اعمال کا بدلہ جنت ہے جنتی جو پسند کریں گے ہر چیز حاصل ہو جائے گی۔

حضرات وہاں یہ دنیا کی بیماریاں نہیں ہوگی یہ دنیا میں پریشانیاں ٹینشن سب کچھ ختم ہو جائے گا جنتیوں کی داڑھی نہیں ہو گی جیسے بچہ پیدا ہوتا بغیر مونچھ داڑھی کے سر کے یہاں خوبصورتی کے لیے ہوں گے جنت میں داڑھی نہیں ہوگی مونچھیں نہیں ہوگی بتیس پینتیس سال کے سارے پیو ہوں گے امام کائنات فرماتے ہیں لوگو حضرت آدم علیہ السلام نبی والا ہو گا سبحان اللہ۔ ساٹھ فٹ قد ہو گا آقا ﷺ فرماتے ہیں حضرت داؤد علیہ السلام نبی جیسی زبان بولی ہو گی زبان کی تاثیر داؤد نبی والی داؤد علیہ السلام رب کے وہ نبی ہیں جب زبور کی تلاوت کرتے اڑتے پرندے رک جاتے پہاڑ وجد میں آ جاتے یہ زبان کی تاثیر ہوگی میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں حُسن جناب یوسف علیہ السلام نبی والا ہو گا مرد عورتیں جو جنتی ہیں اللہ پاک دوبارہ نئے سرے سے خوبصورت شکل دے کر اللہ پاک پیدا کرے گا حضرات میری طرف دیکھنا عمر جناب عیسیٰ علیہ السلام نبی بتیس تیتیس سال کے تھے جب دنیا سے اٹھائے گئے آمنہ کے لعل علیہ السلام فرماتے

ہیں: بتیس تینتیس سال کی حضرت عیسی علیہ السلام والی عمر ہوگی آقا ﷺ فرماتے ہیں وحی عربی میں نازل ہوئی قرآن عربی میں دین اسلام عربی میں آقا ﷺ فرماتے ہیں لوگو میں بھی عربی دین اسلام قرآن عرب میں نازل ہوا آقا ﷺ فرماتے ہیں میری زبان عربی ہے اس لیے جنتیوں کی زبان بھی عربی ہے، عربی سے محبت کیا کرو سیکھا کرو حضرات آقا ﷺ کی زبان بھی عربی ہوگی وہاں سکول کالج ٹیوشن پڑھنے کی ضرورت نہیں خود ہی سب کچھ آجائے گا سبحان اللہ۔ یہ جنتیوں کی نعمتیں ہیں یہ سب کچھ جنتیوں کے لیے ۔آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ کہیں جنتی سواریوں کا تذکرہ کر رہے ہیں جو پھل کھانے کو دل کرے گا وہ پھل خود بخود پیڑ سے شاخ پر لگے ہوئے جھک جائے گا اللہ اللہ دودھ کی نہریں حضرات یہ سب کچھ وہاں۔

آ مسجد چل کر اللہ اللہ
دا رب بندہ پڑھ نماز دی رب

رب نے حضرات ان نمازیوں کے لیے ان حاجیوں کے لیے ان نیک اعمال کرنے والوں کے لیے جنت تیار کی

جنت وچ تیرے لئی ریشمی لباس
دودھ دیاں نہراں نالے چاندی دے گلاس
کیلے تے انگور ہن ودھ ودھ کھا
اللہ اللہ کر چل مسجد آ
لیف اتے لے کے تے منہ نہ لکا
چڑیاں کبوتر نالے ککڑ بول دے
غفلت والی تیری گنڈھ کھول دے
کمبل اتے لے کے تے چہرہ نا لکا
اللہ اللہ کر چل مسجد آ

یہ سب کچھ حضرات ان نیک لوگوں کے لیے، حضرات اب بات تھوڑی سی آگے چلائیں قرآن کہتا ہے

﴿إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِينَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِينَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِينَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِينَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ﴾ (الاحزاب: 35)

مسلمان مرد مسلمان عورتیں تابعدار مرد تابعدار عورتیں اطاعت و فرمانبرداری کرنے والے مرد اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت و فرمانبرداری کرنے والی عورتیں صبر کرنے والے مرد صبر کرنے والی عورتیں خشوع و خضوع عاجزی کرنے والے مرد عاجزی انکساری کرنے والی عورتیں صدقہ خیرات کرنے والے مرد صدقہ خیرات کرنے والی عورتیں ﴿وَالصّٰٓئِمِينَ وَالصّٰٓئِمٰتِ﴾ حضرات روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں۔ قرآن کہتا ہے نیکی کرنے والے مرد نیکی کرنے والی عورتیں قرآن کی اگلی بات بھی سنو ﴿وَالْحٰفِظِينَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ﴾ اپنے جسم کی حفاظت کرنے والے مرد اپنے جسم کی حفاظ کرنے والی عورتیں ﴿وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ﴾ جو مرد زیادہ اللہ پاک کو یاد کرتے ہیں اور جو عورتیں اللہ پاک کو زیادہ یاد کرتی ہیں ان مردوں اور عورتوں کے لیے اللہ پاک فرماتا ہے ﴿اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا﴾ حضرات ان مرد عورتوں کے لیے اللہ ذوالجلال فرماتے ہیں مغفرت ہے بہت بڑا اجر عظیم ہے بہت بڑا اجر عظیم ہے بدلہ کیا ہے؟ جنت۔ حضرات مرد بھی جنت میں عورتیں بھی جنت میں نیک مرد جنت میں جائیں گے ان کی نیک بیویاں جو دنیا میں نیک ہیں تابعداری کرنے والی عورتیں ان کے ساتھ جنت میں ہوں گی وہاں اللہ پاک بیوی کو خوبصورتی دے گا ہم عمر ہوں گی حضرات نئی شکل اور نیا چہرہ اللہ پاک دوبارہ نئے سرے سے پیدا کر کے حضرات نیک مرد بھی جنت میں نیک عورتیں بھی جنت میں اکٹھے ہوں گے سوال پیدا ہوتا ہے کچھ بیویاں اس طرح کی کچھ عورتیں اس طرح کی ہیں شادی ہوئی خاوند فوت ہو گیا اس عورت نے دوسری شادی کر لی ہے حضرات وہ بھی فوت ہو گیا

وہ بھی نیک ہے تیسری شادی کر لی حضرات جنت یں یہ تینوں خاوند بھی چلے گئے عورت بھی چلی گئی یہ عورت کس کے حصے میں آئے گی؟ توجہ میری طرف اس سوال کا جواب امام کائنات جناب محمد ﷺ سے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا جو مومنوں کی ماں ہے ام المومنین رضی اللہ عنہا ہے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے سوال کیا ہے خواتین بہنو! سے اپیل ہے بات ذرا دھیان سے سنو۔ نوجوانو! بزرگو! تم بھی مسئلہ دھیان سے سنو میرے تمہارے پاک نبی ﷺ کو اماں جی ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں سوہنیا جو عورت بیوہ ہو جائے دو تین شادیاں کیں تینوں خاوند ہی جنت میں چلے گئے چاروں جنت میں چلے گئے یہ عورت بھی چلی گئی یہ عورت وہاں کس کے حصے میں آئے گی حضرات آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ نے فرمایا اے ام سلمہ رضی اللہ عنہا بات سن لو اگر دو تین خاوند فوت ہو گئے بیوی شادی کرتی رہی یہ سب نیک جنت میں گئے بیوی بھی جنت میں وہاں اللہ پاک اس عورت کو اختیار دے گا ان خاندوں میں سے جس کا مرضی چناؤ کر لے جس کا چناؤ کرے گی اللہ پاک اس سے بیاہ دے گا اس کی بیوی بنا دے گا حضرات سوال کا جواب آمنہ کے لعل ﷺ نے دیا اس نیک خاتون کو اختیار مل جائے گا کہ یہ تمہارے خاوند جس کو دل کرتا ہے چن لو آقا ﷺ فرماتے ہیں وہاں اچھے اخلاق والا اچھے اخلاق والا خاوند چنا جائے گا دنیا و آخرت میں اچھا اخلاق سبقت لے گیا آقا علیہ السلام فرماتے ہیں یہ عورت کہے گی یا اللہ یہ میرا خاوند دنیا میں مجھ سے بڑی محبت کرتا رہا بڑا اچھا اخلاق بڑا پیار کرتا رہا اے میرے اللہ مجھے اس سے بیاہ دے ہائے میرے اللہ حضرات وہاں عورت کو اختیار مل جائے گا ایک اور بھی سوال آ گیا آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ سے پہلے حضرت سیدہ آسیہ گزری ہیں یہ فرعون کی بیوی ہے سیدہ آسیہ نے جناب موسیٰ علیہ السلام نبی کا کلمہ پڑھا موسیٰ علیہ السلام نبی کو حضرات منہ بولا بیٹا بنا کر ماں بن کر انہیں پالا سنبھالا موسیٰ علیہ السلام کا کلمہ پڑھنے والی بی بی آسیہ یہ بھی جنت میں جائے گی اس کا خاوند فرعون یہ تو لعنتی جہنم میں جائے گا آسیہ کا کیا بنے گا ایک بی بی مریم علیہا السلام ہے

﴿وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ﴾ (مریم: 16)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی کی ماں، میں قربان جاؤں ایک بی بی مریم علیہا السلام ہے اللہ پاک نے

بغیر باپ کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی کو پیدا کیا مریم علیہا السلام کنواری کو بچہ دے دیا اس کی شادی نہیں ہوئی اللہ پاک نے قدرت کا نمونہ دکھایا مریم علیہا السلام بھی نیک ہے آسیہ علیہا السلام بھی نیک ہے آسیہ علیہا السلام بھی جنت میں جائے گی مریم علیہا السلام بھی جنت میں جائے گی سوہنیا ان کا کیا بنے گا آقا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ پاک سیدہ آسیہ علیہا السلام کو سیدہ مریم علیہا السلام کو میرا ہم عمر بنا کر ان دونوں کو اللہ پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیاہ دے گا آقا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں آسیہ میری بیوی ہو گی اور سیدہ مریم علیہا السلام جنت میں میری بیوی ہو گی آمنہ کے لعل جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک اور سوال کیا گیا یہ سوال کرنے والی سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہیں اماں جان فرماتی ہیں محبوب ایک اور سوال بھی کرنا چاہتی ہوں میرے آقا فرماتے ہیں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کون سا سوال ہے؟ اے میرے محبوب جن حوروں کی بڑی تعریفیں کی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم جنت کی حور افضل ہے یا دنیا کی عورت افضل ہے؟ جنت کی حور اعلیٰ ہے یا دنیا کی عورت اعلیٰ ہے حضرات آج کی میں گفتگو کا نچوڑ خلاصہ پیش کرنا چاہتا ہوں جنت کی حور کا مختصر تذکرہ بھی سنا ہے اب سوال کا جواب بھی سن لو آمنہ کے لعل جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سیدہ ام سلمٰی رضی اللہ عنہا پوچھتی ہیں اے محبوب دنیا کی عورت افضل یا جنت کی حور؟ میرے تمہارے پاک نبی علیہ السلام فرماتے ہیں یا النساء الدنیا افضل من الحور العین اماں جی ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں سوہنیا جنت کی حور افضل یا دنیا کی عورت؟ میرے آقا فرماتے ہیں ام سلمٰی دنیا کی عورت اور جنت کی حور کا میرے آقا نے اتنا فرق ہے جیسے نیچے والی کپڑا اور اوپر والا کپڑا حضرات یہ قمیض کے نیچے بنیان ہے بنیان نظر نہیں آتی اوپر والا کرتا اس کی خوبصورتی نظر آ رہی ہے میرے تمہارے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں نیچے والا کپڑا افضل حوریں اوپر والا کپڑا ظاہری طور پر یہ دنیا کی عورتیں کیا معنیٰ آقا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جنت کی حور سے کئی گنا زیادہ دنیا کی عورت افضل ہے اللہ! اللہ! آمنہ کے لعل علیہ السلام فرماتے ہیں جنت کی حوریں مل کر دنیا کی عورت کا مقابلہ نہیں کر سکتیں دنیا کی عورت افضل۔ امی ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں قلت یا رسول اللہ اے محبوب جی اس کی وجہ کیا ہے کیوں مقام ملا؟ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں سب سنو دنیا کی عورت کو مقام کیسے ملا ہے؟ اللہ ذوالجلال فرماتا ہے اللہ ذوالجلال

سبحان اللہ قال بصلاتہم قال بصلاتہم ہیں قال بصلاتہم
کے نبی ﷺ نے فرمایا آقا فرماتے ہیں قال بصلاتہم
وصیامہن للہ عزوجل امام کائنات فرماتے ہیں دنیا کی عورت نماز روزہ اور نیکیاں جو اللہ
عزوجلعل رضا ورحمت کے لیے کرتی ہیں اچھے عمل کرتی ہیں اس بنا پر اللہ پاک نے دنیا کی عور
ت کو جنت کی حور سے افضل اور اعلیٰ بنا دیا ہے دنیا میں نماز روزے حضرات نیکی حج وعمرہ
کرنے والی اچھے اعمال نیک اعمال کرنے والی قرآن وسنت کے مطابق زندگی بسر کرنے والی
عورت آقا علیہ السلام فرماتے ہیں بدلے میں اللہ پاک نے جنت کی حوروں سے اس عورت کو افضل
اور اعلیٰ بنا دیا ہے ایک روایت میں آتا ہے ایک خاوند کو ستر ستر حوریں ملیں گی کتنی کتنی؟ بولو
ستر ستر حوریں یہ دنیا کی جو نیک عورت ہے جو وہاں خاوند کی بیوی ہوگی خدا کی قسم ان ستر
حوروں کی نگران اور سردار ہوگی سبحان اللہ! حضرات ستر حوروں کی نگران یہ نیک عورت نیک
زنانی اچھے عمل کرنے وال اچھے اور نیک اعمال کرنے والی جنت بھی ملے گی حوروں کی سرداری
بھی ملے گی حوروں سے افضل بہترین ہوگی توجہ کرو قرآن سنو آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ

لکیاں توڑ نبھائی جاندا ساڈا سوہنا نبی
خدا کی قسم کیسی پیاری احادیث اور کیسی پیاری باتیں سینے میں ٹھنڈک پڑ گئی
لکیاں توڑ نبھائی جاندا اے ساڈا سوہنا نبی
پتھراں نوں کلمہ پڑھائی جاندا ساڈا سوہنا نبی
انج تے سارے نبی ہین اعلی
ساڈے نبی دا ہر معجزہ نرالا
سوہنا انگلاں چو چشمے چلائی جاندا
ساڈا سوہنا نبی اے
ہر کوئی اے نعرہ لگائی جاندا اے
ساڈا سوہنا نبی اے
حضرات میں جو مسئلہ بتا رہا ہوں قرآن کہتا ہے

﴿اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّ بِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ﴾ (النساء : 34)

حضرات نیک عورتیں کون ہیں جنت میں حوروں سے افضل عورتیں کون ہیں قرآن کہتا ہے ﴿فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ﴾ (النساء : 34) سبحان اللہ قرآن میں تیری عظمت پہ صدقے جاؤں حضرات کوئی پڑھنے والا ہو یا سمجھنے والا قرآن کے ایک ایک مسئلے نے زندگی کے ہر پہلو میں رہنمائی فرمائی ہے نیک عورتیں کون ہیں قرآن کہتا ہے فرمایا ﴿فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ﴾ نمازیں پڑھنے والی زکوۃ دینے والی روزے رکھنے والی جب خاوند گھر میں موجود رہے تابعداری کرے جب خاوند غیر موجود رہے خاوند کی عزت کی حفاظت کرتی ہے اس کے مال کی حفاظت کرتی ہے اس کی اولاد کی حفاظت کرتی ہے یہ نیک ہے اللہ ذوالجلال کے نبی ﷺ فرماتے ہیں اس طرح کی عورت کے لیے اللہ پاک جنت کے آٹھوں دروازے کھول دے گا

نیک زنانی جدوں جنتاں نوں جاوے گی
ستراں حوراں اتے...... الخ

نیک زنانی جہنمی عورتی کی بات نہیں کر رہا حضرات جو گلیوں بازاروں میں بغیر پردے کے پھر رہی ہیں فل میک اپ کر کے اس طرح کی خوشبو اور پرفیوم جس گلی میں سے گزر جائیں دو دو گھنٹے پھر خوشبوؤں کی مہک آ رہی ہے میڈیا پر بیٹھ کر چر چر کرنے والی حضرات میں ان کی باتیں نہیں کر رہا میں باحیا باکردار صالح اور نیک خاتون کی بات کر رہا ہوں

نیک زنانی جدوں جنتاں نوں اجئے گی
ستراں حوراں اتے حکم چلاوے گی

ایسے ہی نہیں حوروں سے زیادہ مقام عورتوں کو ملتا اس میں تھوڑی محنت کوشش اور لگن کرنی پڑے گی پھر دنیا کی عورت جنت کی حور سے کئی گنا افضل اور اعلی

نیک زنانی جدوں جنتاں نوں جاوے گی

ستراں حوراں اتے حکم چلاوے گی
ہر اک حور اس نوں پچھن آوے گی
نی تینوں کیویں ودھیایا اللہ سائیں
حوریں پوچھیں گی اے بی بی تمھیں یہ شان کیسے ملا ہے مقام کیسے ملا ہے
اے آکھے گی دنیا تے میں اک عمل کمایا سی
جو اکا ای تواڈی قسمت وچ نہیں آیا سی
کر کے نکاح حکم رب دا بجایا سی
تے کیتا سی راضی خاوند تائیں

خاوند کو راضی رکھنے والی عورت جنت میں اپنے خاوند کے ساتھ ہو گی ستر حوروں پر حکمرانی۔سوڈان ملک کا نام سنا ہے؟ سوڈان ایک ملک ہے حضرات مرکزی مسجد میں جمعہ ہو رہا ہے حکیم صاحب خطبہ دے رہا ہے جنت کا ذکر آیا حوروں کا تذکر کیا کہ حضرات وہاں یاقوت اور مرجان کے بڑے خوبصورت شیشے کے محل ہوں گے موتیوں سے جکڑے سونے چاندی کی اینٹیں کستوری کے گارے سے فرشتے جب جنتی کو جنت میں پروٹوکول سے لے کر جائیں گے محل کوٹھی کے دروازے کھل جائیں گے ہر طرف سے خوشبوئیں شہد دودھ کی نہریں یہ مولانا صاحب بیان کر رہے بیان کرتے کرتے جب فرشتے جنتی کو محل میں لے جائیں گے کہیں گے یہ تمہارا محل تمہاری کوٹھی ہے محل کے ایک کونے میں دیکھے گا ایک خوبصورت انتہائی خوبصورت حور اس کی بیوی نظر آئے گی حور نظر آئے گی حضرات اتنی خوبصورت ہے میرے مرشد پاک ﷺ نے جو باتیں بتائی مولانا صاحب نے دو چار فرمایا ہم عمر ہوں گی قد کاٹھ والی ہوں گی خوبصورت صاف رنگ سفید ہوگا موٹی موٹی آنکھیں ہوں گی جب باتیں بیان کیں یہ بندہ جنتی ادھر چل پڑے گا فرشتے بازو پکڑیں گے کہ ابھی نہیں آگے چلو اس کے بازو سے پکڑ کر لے جائیں گے وہاں پر دو تین حوریں بیٹھی ہوں گی بتایا جائے گا یہ بھی تمہاری ہیں دیکھ کر ادھر چل پڑے گا حیران ہو جائے گا اتنی خوبصورت ادھر چلے گا فرشتے بازو سے پکڑ کر آگے

لے جائیں گے کہیں گے ابھی نہیں آگے چلو حضرات اوپر والے چوبارے بالائی خانے میں لے جایا جائے گا دوسری تیسری منزل پہ پہنچے گا مولوی صاحب بیان کر رہے ہیں سوڈان میں مسجد کا خطیب ہر نقشہ بیان کر رہا ہے یہ جنتی کو فرشتے لے کر جا رہے ہیں حوروں کو دیکھتا جا رہا ہے فرشتے کہتے ہیں آگے چلو آگے چلو حضرات جب یہ اپنے محل کوٹھی کی اوپر والی منزل جائے گا وہاں پردوں میں ہر طرف حضرات ریشمی خوشبوؤں کی مہک آ رہی ہے حضرات وہاں اس کی بیوی دنیا میں جو ساتھ رہی نیک بیوی اس کی تابعدار اور نیک بیوی فرمانبردار بیوی وہاں اوپر والی منزل پہ بیٹھی حضرات اسے فرشتے پکڑ کر کہیں گے یہ تمہاری بیوی ساری حوروں کی سردار ہے حضرات جب مولوی صاحب نے یہ بات بیان کی ایک بندہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا کہنے لگا مولوی صاحب ستیاناس کر دیا ہے اس نے کہا کیا ہوا کہتا اتنا مزہ آ رہا تھا حورں کا تذکرہ جنت کا تذکرہ ہم گھر سے گھنٹہ دو گھنٹے بیوی سے جان چھڑا کر جمعہ پڑھنے آتے ہیں آپ نے جنت میں پھر یہ سیاپا ہمارے گلے میں ڈال دیا ہے وہ بندہ اٹھ کر کہتا ہے سارا مزہ خراب کر دیا ہے۔ دیکھنا یہ روایت کہیں ضعیف تو نہیں یہ روایت ضعیف تو نہیں ہم دنیا میں جان چھڑا کر بیوی کو چھوڑ کر مسجد میں آئے ہیں تم اچھے بھلے حوروں کا تذکرہ کرتے کرتے کہہ دیا کہ وہاں تمہاری نیک بیوی ان کی سردار ہو گی تمہیں ملے گی ستیاناس ہو سارا مزہ خراب کر دیا ہے میں تو جان چھڑا کر بڑی مشکل سے مسجد میں پہنچا ہوں تم میں سے کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے نا تم تو سب ماشاءاللہ سمجھدار ہو۔

حضرات جب میں نے یہ کالم پڑھا دل باغ باغ ہو گیا کیا بات ہے لوگوں کی دیکھ لو ذہن دیکھ لو کہتا ہے یہ مصیبت یہاں ہے وہاں ہمیں نہیں چاہیے نا نا حضرات جو اچھی بیوی ہے نیک بیوی ہے تابعدار اور فرمانبردار ہے چاہے یہاں اس میں ہزار کمیاں ہیں پھر رب ساری دور کر کے اسے خوبصورت حوروں سے زیادہ مقام دے کر تمہاری بیوی بنا کر رب تمہارے ساتھ بیاہ دے گا۔ سبحان اللہ

وہاں اللہ پاک اسے نئے سرے سے حسن اور جوانی عطا فرمائے گا اگر نیک اور تابعدار

ہے پھر تو وہاں تمہیں ملنی ہی ملنی ہے ہاں تم اپنے اعمال کی فکر کرو اگر تم جنت میں جاؤ گے تو صاف ظاہر ہے وہ نیک ہے تو وہ بھی جائے گی تمہارے کھاتے میں ان شاء اللہ۔اللہ کرے رب مردوں کو بھی اچھے عمل کرنے کی توفیق دے(آمین)اور عورتوں کو بھی نیک عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)فیس بک پر بڑا کلپ چل رہا ہے عورت کہتی ہے میں نے سنا ہے جنت میں حوریں ملیں گی اس نے کہا ہاں اور جلدی سے اپنی طرف اشارہ کر کے کہتی ہے نہیں یہاں بھی حوریں وہاں بھی حوریں اپنی طرف اشارہ کر کے یہاں بھی حوریں وہاں بھی حوریں۔اور بات اب میں نے نہیں کرنی کہتی نہیں یہاں بھی وہاں بھی؟ اللہ اکبر۔امام کائنات جناب محمد ﷺ حدیث مصطفیٰ سنو میرے آقا فرماتے ہیں فرمایا صلت خمسها جو عورت پانچ نمازیں پڑھتی ہے صامت شهر ماہ رمضان کے روزے رکھتی ہے آقا فرماتے ہیں حفظت فرجها اپنے جسم کی حفاظت کرتی ہے واطاعت بعلها اپنے خاوند کی خدمت کرتی ہے چار کام دنیا میں کرلو اللہ پاک اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دے گا پانچ نمازیں کتنی؟ خیر سے ہماری عورتیں صبح کی پڑھتی ہیں باقی چھٹی کہتی ہیں خاوند کا پلو پکڑ کر گزر جائیں گی کدھر؟ حضرات ایک پڑھ لی چار کی چھٹی یا دو پڑھ لی تین کی چھٹی کئی عورتیں تو نماز پڑھتی ہی نہیں جمعہ پڑھنے آجاتی ہیں نماز نہیں پڑھتی وہ کہتی ہیں جی کیا کریں کپڑے ٹھیک نہیں رہتے بہانے نہیں چلتے ہاں جو مجبوری ہے جو ایام اللہ پاک نے معاف کیے ہیں وہ تو چھٹی ہی چھٹی ہے وگرنہ جو عورت بہانے لگائے نماز نہ پڑھے حضرات میں عورت جنت کی حور سے افضل نہیں ہو سکتی مقام تب ملے گا جب پانچوں نمازیں پڑھے گی ماہ رمضان کے روزے رکھے گی اور اپنے جسم کی حفاظت کرے گی آمنہ کے لعل جناب محمد ﷺ چلو نمازیں ہی پڑلیں روزے بھی رکھ ہی لیے مشکل سے مہینہ حفظت فرجها جسم کی حفاظت یہ کام مشکل ہے کیوں؟ میں نے عید پر چار ہزار کا سوٹ لینا ہے بندوں کے زیادہ سے زیادہ ہزار پندرہ سو سے زیادہ ہمارا سوٹ نہیں ہوتا ان کے پانچ دس ہزار سے خیر سے شروع ہوتے ہیں حضرات آٹھ آٹھ ہزار کا سوٹ اگر اوپر موٹی چادر لی تو پھر کپڑے کس نے دیکھنے ہیں ہوئی

پارلر چوڑیاں بندہ کہتا ہے دو تین مہینے کی کمائی عورت پر لگ جاتی ہے بچے کدھر جائیں حضرات پھر مسجد میں آخری جمعہ ہے مولوی سے کیا تعاون کریں سارے پیسے تو بیگم نے کما لیے ہیں حضرات میں گزارش کر رہا ہوں اپنے جسم کی حفاظت کرنے والی عورت پردہ کرنے والی عورت قرآن کہتا ہے فرمایا

﴿قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ (الاحزاب: 59)

محبوب اعلان کر دو اپنی بیویوں کو اپنی بیٹیوں کو عام مسلمان عورتوں کو بھی جب گھروں سے نکلو تو پردہ کر کے نکلو موٹی چادریں اوڑھ کر نکلو جسم کو چھپا کر نکلو چہروں کو چھپا کر نکلو آقا فرماتے ہیں کوئی عورت بازار جائے تو خوشبو لگا کر نہ جائے کوئی عورت بازار جائے پاؤں میں پائل باندھ کر نہ جائے آقا فرماتے ہیں جب عورت بازار میں جائے دھڑب دھڑب زور سے زمین پر ایڑھیاں نہ مارے کہ ہمسائے بازار والے اس کی طرف دیکھنے لگ جائیں کہ کیا جا رہا ہے زور زور سے پاؤں نیچے نہ مارے کہ سارے دوکاندار متاثر ہو جائیں ایسی خوشبو لگا کر نہ جائے بلکہ آقا ﷺ فرماتے ہیں عورتوں کو چاہیے مردوں کا راستہ چھوڑ کر سڑک کنارے ایک سائیڈ پر پردہ کر کے نظریں نیچی کر کے چلتی جائیں آج کل بازاروں میں چلے جاؤ عورتوں کے علاوہ کوئی چیز نظر نہیں آتی شریف بندہ بازار سے پیدل گزر ہی نہیں سکتا آقا فرماتے ہیں عورتیں زور سے پاؤں زمین پر نہ ماریں نظریں نیچی رہیں خدا کی قسم ایسی عورتیں جنتی حوروں سے زیادہ افضل ہیں پردہ کرنے والی عورتیں خدا کی قسم ایک نبی پاک کی صحابیہ اس کا بیٹا شہید ہو گیا اس نے نقاب کیا ہے پردہ کیا ہے خبر ملی آنسو بہا رہی ہے پردے میں نقاب میں ایک کہتا ہے اس کا بیٹا شہید ہو گیا ہے یہ نقاب کر کے بیٹھی ہے اس نے سن لیا کہتی ہے میرا بیٹا شہید ہوا ہے میری غیرت تو نہیں مری۔ سمجھ آئی ایک عورت نبی پاک ﷺ کے پاس آئی آ کر کہتی ہے سوہنیا مرگی کا دورہ پڑتا ہے یہ عورتیں ہیں جنتی حوروں سے افضل آج کل ہماری عورتیں ان کا

آئیڈیل امریکہ کی کنجری انڈیا کی اداکارہ جو خود اندھیرے میں ڈوبی ہوئی ہیں جو گمراہ ہیں فاحشہ بدکار ہیں جو جہنم کے راستے پر ہیں جو خود گمراہی ہیں وہ کسی کا آئیڈیل کیا بنے گی اے عورتو! سمجھ جاؤ عقل کرو آئیڈیل بنانا ہے تو نبی ﷺ کی ازواج مطہرات کو بناؤ نبی پاک کی بیٹیوں کو بناؤ جو خود جہنم کا بالن بن رہی ہیں کپڑے پہن کر ناچتی ہیں کسی مسلمان عورت کا آئیڈیل کیسے بن سکتی ہیں؟ اور بی بی اس طرح کی آئیڈیل بنا کر جنت کی حور سے افضل بن سکتی ہے؟ ایک عورت نبی پاک ﷺ کے پاس آئی سوہنیا مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے سوہنیا دعا کر دو میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں بی بی اگر تم صبر کرو تو میں محمد ﷺ تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں اگر تم صبر کرو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں کہتی ہے سوہنیا آج کے بعد صبر ہے لیکن ایک دعا کر دو کونسی؟ سوہنیا جب مجھے مرگی کا دورہ پڑے تو میرا پردہ ظاہر نہ ہو میں بے ہوش ہو جاتی ہوں لیکن میرا جسم نظر نہ آئے پردہ محفوظ رہے آقا نے دعا کر دی صحابہ بیان کرتے ہیں جب بھی عورت کو دورہ پڑتا حضرات دیکھ لو پردے کی کتنی فکر ہے اس کا پردہ ظاہر نہیں ہوتا یہ عورتیں جنت کی حوروں سے افضل ہیں صبر کرنے والی آج کی عورت کو اگر سر درد ہو تو مولوی چوک میں پھرتا ہے اس نے پٹی پہلے باندھی ہوتی ہے ہائے مجھے شوگر ہے روزے نہیں رکھنے نمازیں نہیں پڑھنی میاں باہر سے کام کاج کر کے آیا اس نے پٹی باندھی ہے بچے دبا رہے ہیں کوئی ٹانگیں کوئی بازو کیا ہو رہا ہے بس شوگر لو ہو گئی ہے میں جا رہی ہوں کچھ کرلو کہتا اچھا اس نے جلدی جلدی موٹر سائیکل نکالی ڈاکٹر بھی ماشاءاللہ آج کل بڑے شریف ہیں دو ہزار سے فیس شروع ہوتی ہے ہمارے پورے وہاڑی میں پانچ پانچ ہزار فیس لے رہے ہیں نبض بھی نہیں دیکھنی کیا ہے تمہیں اس نے بتا دیا کاغذ پنسل پکڑی لکھ دیا لاؤ پانچ ہزار روپیہ۔ حضرات دو چار ہزار لگا دو چار بوتلیں پکڑیں تکے کباب لیے ساتھ آڑو بھی لیے ہیں خوبانی بھی لے لی پانچ سات ہزار روپیہ لگ گیا گھر آ گئی اب ٹھیک ہو گئی دوائی بھی نہیں کھائی خوراک اندر گئی نہیں یہ پہلے ہی ٹھیک ہو گئی ہے اس طرح کی بہانے خود عورتیں یہ جنت کی حوروں سے افضل ہیں بولو؟ یہ افضل ہو سکتی ہے؟ حوصلہ کرنے والی عورتیں حضرات صبر کرنے

والی اور پردے کا خیال کرنے والی خدا کی قسم جنت کی حوروں سے افضل فرمایا وحـفـظـت فـرجـهـا تیسری بات اپنے جسم کی حفاظت کرنے والی پردہ کرنے والی صبر کرنے والی چوتھی بات سن لو بات ختم کریں فرمایا واطـاعـت بعلها اپنے خاوند کی خدمت کرنے والی خاوند کی خدمت کرنے والی عورتیں جنت میں حضرات جنتی حوروں سے افضل ہیں

بیوی سو جو خاوند نو رکھے راضی
تے منے اس دے سب اشاریاں نوں
کلی خاوند دی نوں او محل سمجھے
نا ویکھے او کسے دے اچے چباریاں نوں
گھروں ٹردیاں ماں دھی نوں مت دیندی
نی دھیے میری اس گل دا خیال رکھی
جتھے تیرا خاوند پیر رکھے
اس جگہ تے دھیے تو سر نے وال رکھیں
گھروں ٹردیاں ماں دھی نوں مت دیندی
شکر کری تو ہر حال اندر
نالے اپنا آپ سنبھال رکھیں
گھروں ٹردیاں ماں دھی نوں مت دیندی
نی دھیے جیہڑی شعیب دی دھی نے چال چلی
او چال تو اوپر زمین رکھیں

خاوند کی تابعدار بیوی جنت کی حوروں سے افضل ہے حضرات ایک افضل جنت کی حوروں سے افضل بیوی کون سی؟ ذرا تھوڑا سا تعارف کروا دوں توجہ میری طرف امام کائنات جناب محمد ﷺ سے پہلے ایک نبی گزرے ہیں ایوب علیہ السلام بات بہت لمبی چوڑی ہے چار بیویاں ہیں، ایوب علیہ السلام نبی کی کتنی بیویاں ہیں؟ بولو چار بیویاں ہیں بیماری آ گئی حضرات

حویلیاں بک گئیں زمینیں بک گئیں جائیدار بک گئی حضرات پانی سر سے پار ہو گیا چاروں بیویوں کو بلایا رب کے نبی فرماتے ہیں میری بیویو آزمائش بیماریاں آ گئی ہیں تم طلاق لے لو اپنے گھروں میں چلی جاؤ تین بیویوں نے جلدی جلدی طلاق کا مطالبہ کیا انہوں نے طلاق لی تینوں بیویاں گھروں کو چلی گئی چوتھی بیوی بڑی نیک ہے اس کا نام رحمت ہے یہ جناب یوسف نبی کی پوتی ہے جناب یعقوب نبی کی پڑپوتی ہے خاندانی بیوی ہے کہتی ہے ایوب میں نے طلاق نہیں لینی میں نے آپ کی خدمت کرنی ہے ایوب کہتا ہے طلاق لے لو میں تمہیں حقوق پورے نہیں کر سکتا آج کل کہتے ہیں نا دکھ دکھ کا کوئی کوئی ساتھی سکھ سکھ کا ہر کوئی ساتھی۔ یہ بیوی ایوب نبی علیہ السلام سے کہتی ہے میں نے طلاق نہیں لینی اب جینا بھی ساتھ ہے مرنا بھی ساتھ ہے ستر سال زندگی گزاری اللہ پاک کی نعمتیں کھائی ہیں کیا ہوا اگر بیماری آ گئی ہے میں نے طلاق نہیں لینی رب کے نبی ایوب نبی علیہ السلام کہتے ہیں طلاق لے لو یہ کہتی ہے میں نے طلاق نہیں لینی آپ کی خدمت کرنی ہے بابا جی صمصام رحمۃ اللہ علیہ بڑا پیارا ترجمہ کرتے ہیں

چوتھی جو بیوی آئی حضرت ایوب دی
یوسف دی پوتی تے پڑپوتی یعقوب دی
صاحبزادی لڑی ابراہیم خلیل دی
صبر دا ورثہ جہناں تائیں

ایوب نبی علیہ السلام نے کہا

آکھیا نبی توں وی لے جا طلاق نی
چلی جا پیکے چھوڑ جا میرا ساتھ نی
آپے ای کٹوں جیویں رب پاک نی
توں تے تکلیف اٹھانویں ناہیں

ایوب نبی علیہ السلام کہتے ہیں تمہارے حق حقوق پورے نہیں کر سکتا بیمار ہوں طلاق لے لو مائیکے چلی جاؤ یہ رو کر کیا کہتی ہے کہتی ہے ایوب کل قیامت والے دن میں رب کی عدالت

میں پیش ہوں گی میں اپنے دادا یوسف سے ملاقات کروں گی بابا جی یعقوب سے اگر میرے دادا جی نے پوچھ لیا اے رحمت تمہارے خاوند پر آزمائش آئیں بیماری آئی تم اسے چھوڑ کر بھاگ گئی دوڑ گئی میں اپنے دادا کو کیا جواب دوں گی

سنیا جا بی بی رحمت چانگراں چاہ ماریاں
رب دے حمیاں نے تھیں صدقے میں واریاں
لے کے طلاقاں جو چلیاں گھیاں نے ساریاں
کھٹیا ای اوناں کجھ ناہیں

ادھر دیکھنا کیا کہتی ہے اے ایوب جی سر تاج

قرات یدبوابی جیہڑی تساں سناوندے
عاشق بدبواں بدلے چھڈ کے نیئں جاوندے
تواڈی بیماری اللہ مینوں چا لاوندے
میں راضی پاک لگے میرے پلے تائیں

اے ایوب آپ کی بیماری مجھے لگ جائے یں راضی ہوں رو کر کیا کہتی ہے ایوب بات سن لو مجھے طلاق نہ دو میں آپ کی خدمتیں کرنا چاہتی ہوں رب سے جنتیں حاصل کرنا چاہتی ہوں

حضرت میں زخماں تھیں

بات بڑی اخیر ہے عورتو بہنو اس طرح کی عورتیں جنت کی حوروں سے افضل ہیں دیکھنا بات سنو اگر کامیابی چاہتی ہو تو اسے آئیڈیل بنا لو بی بی رحمت کو آئیڈیل بناؤ خاوند سے کیا کہہ رہی ہے

حضرت میں زخماں تھیں منہ تک نہ وٹاں گی
روئی نال پیڑ ہووے تے جب نال چٹاں گی
خاوند دیاں خدمتاں کر کے ہن جنت میں وٹاں گی
ہن موقع لیاندا اے اللہ سائیں

اس طرح کی عورتیں جنت کی حوروں سے افضل ہیں کل مجھے اٹلی سے فون آیا اٹلی سے فون آیا ایک بندہ کہتا حضرت جی میری بات سننے کے لیے ٹائم ہے میں نے کہا بادشاہ نوکر ہیں بتاؤ کہتا ہے میں بڑا پریشان ہوں گیارہ دن پہلے میری بیوی بھی اٹلی میں ہے پاکستانی ہے گجرات سے تعلق ہے کہتا ہے میں بیوی کو لے کر آیا میرے دو بچے ہیں ہم یہاں سال ڈیڑھ سال سے رہ رہے ہیں گیارہ دن پہلے تھوڑی سی میری بیوی سے ناراضگی ہوئی ہے حضرات کہتا ہے مار پیٹ نہیں صرف منہ ماری ہوئی ہے میں نے معذرت کر لی صلح ہوگئی اس نے مجھے کھانا بھی لا دیا ہے میں جب کام پر گیا میری بیوی نے پیچھے سے اٹلی کی پولیس کو فون کیا گھر کو تالا لگا کر دار الامان میں چلی گئی مجھے پتہ چلا میں نے ملاقات کی بڑی کوشش کی آج گیارہ دن ہو گئے ہیں ملتی بھی نہیں ایک ہی جملہ کہتی ہے مجھے طلاق دے دو میں نے نہیں رہنا مجھے طلاق دے دو حضرت جی یہ لڑائی اور دیس سے پردیس میں بہت پریشان ہوں بیوی کی بے وفائیاں بے رخیاں چاہیے تو ملاقات کر سکتی ہے اور اس طرح کا قانون ہے کہ میری بیوی نہ چاہے تو ملاقات نہیں کر سکی بچوں سے بھی ملاقات نہیں خود بھی نہیں ملاقات کرتی میری بات نہیں سنتی میں نے کہا معذرت کر لو کہتا حضرت جب ملاقات نہیں فون نہیں کیسے معذرت کروں حضرت جب رب کا واسطہ ہے دعا کرو میں اٹلی میں بہت پریشان ہوں بیوی کی بے رخی سے میں نے اس کے والدین کو بتایا والدین کہتے ہیں تم جانو اور تمہارے کام جانے ہم کچھ نہیں کہہ سکتے حضرات یہ معاملات ہیں میں قربان جاؤں آمنہ کے لعل ﷺ کی عظمت پر حضرات یہ عورت جنت کی حوروں سے افضل ترین عورت ہے جسے خاتون جنت کہا جاتا ہے حسنین کی اماں ہے مولا علی کی بیوی ہے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا، آقا فرماتے ہیں بیٹی علی رضی اللہ عنہ کے گھر میں رہ کر صبر کرنا ہے مل جائے تب بھی ٹھیک ہے نہ ملے تب بھی ٹھیک ہے خدا کی قسم پوری زندگی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے کندھوں پر پانی کی مشقیں اٹھائیں چکی پیسی حضرات چکی پیس پیس کر ہاتھوں میں چھالے پڑ جاتے ہیں پانی اٹھا اٹھا کر کندھوں سے کپڑے پھٹ جاتے ہیں

تن میلاں کھوہ عثمان غنی دا

جتھوں پانی

آمنہ کے لعل ﷺ کی بیٹی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تین میل چل کر جاتی ہے تین میل چل کر لیا آتی ہے حضرات یہ مشقیں کندھوں پر اٹھاتیں نبی پاک ﷺ نے کپڑے پھٹے دیکھے تو پوچھا بیٹی بات کیا ہے

تِن میلاں کھو شاہ عثمان غنی دا
جتھوں پانی لیانواں
کپڑا پھٹ گیا موڑے الوں
جتھے پانی دا مشک میں چانواں
ادب و شرم و پاسے بہت دی جانواں

لوگو! خاوند کی خدمت میں بھی کی اولاد کی تربیت بھی کی اولاد حسین کریم رضی اللہ عنہ بنے ہیں حضرات یہ عورتیں کی افضل عورت اور جنتی حوروں سے افضل ترین ہیں آئیڈیل بنانا ہے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بناؤ آئیڈیل بنانا ہے امی جی خدیجہ رضی اللہ عنہا کو بناؤ وہ جب آئیں حضرات سونے کی نکلیں میرے مرشد پاک ﷺ سے نکال خدا کی قسم سب کچھ لٹا دیا شعب ابو طالب کی گھاٹی ہے میرے نبی علیہ السلام کی بیوی خدیجہ رضی اللہ عنہا سوکھے چمڑے چوس چوس کر کھجوروں کی گٹھلیاں چوس چوس کر گزارہ کرتیں اڑھائی پونے تین سال کھانا بند ہے مرشد پاک کا اناج بند ہے خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کبھی بھی نہیں کہا میں آپ کے گھر آ کر پچھتائی میرا سب کچھ ضائع ہو گیا نا نا نا کہتی ہے سوہنیا میرا سب کچھ آپ کا ہے حضرات بھوکیں برداشت کیں تکلیفیں برداشت کیں یہ عورت جنتی عورتوں سے افضل ہے اسے آئیڈیل بناؤ میرے مرشد ایسے ہی تو نہیں ساری زندگی خدیجہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کرتے رہے امی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک دن ہالہ خدیجہ کی بہن میرے گھر آئی حضور اندر لیٹے ہوئے ہیں آقا اٹھے فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا ایسے لگتا ہے جیسے میری خدیجہ رضی اللہ عنہا آئی ہے فرمایا محبوب وہ بڑی عمر کی آپ کی بیوی مدتیں گزر گئی فوت ہوئے ابھی بھی خدیجہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کرتے جا رہے ہیں آقا علیہ السلام فرماتے ہیں وہ خدیجہ

خدیجہ رضی اللہ عنہا ہی تھی اے میری بھولی عائشہ رضی اللہ عنہا جب لوگوں نے مجھے جھٹلایا میری خدیجہ نے میری تائید کی جب لوگ مجھے پتھر مارتے تھے میرا سر پھٹ جاتا خدیجہ اپنے دوپٹے کو جلا کر راکھ بنا کر میرے زخموں پر رکھتی اور مجھے کہتی سوہنیا حوصلہ کر رب کبھی آپ کو ضائع نہیں کرے گا رب آپ کو کبھی بھی ضائع نہیں کرے گا آئیڈیل بنانا ہے تو ماں جی خدیجہ کو بناؤ یہ جنتی حوروں سے افضل ہے عورتو بات ختم ہو گئی ٹائم اجازت نہیں دے رہا قرآن کہتا ہے

﴿اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُسْلِمٰتِ وَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِیْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِیْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِیْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِیْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَهُمْ وَ الْحٰفِظٰتِ وَ الذّٰكِرِیْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّ الذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا﴾ (الاحزاب: 35)

میں نے خطبہ میں مختصر جنت اور جنت کی حور کا تذکرہ کیا ہے پھر بعد میں نبی پاک سے کیا گیا سوال دنیا کی عورت افضل ہے یا جنت کی حور؟ حضرات حضور نے فرمایا دنیا کی عورت وجہ کیا ہے خوبیاں کون سی ہیں؟ نماز روزہ نیک اعمال اور خاوند کی تابعداری یہ خوبیاں بیان کی ہیں عورتو بہنو دل ہی دل میں بس عہد کرتی ہو کہ آئندہ نماز کی پابندی کریں گی تم بھی کہو ان شاء اللہ عورتو! بہنو! عہد کرتی ہو کہ آئندہ پردہ کریں گی ان شاء اللہ شرعی پردہ ان شاء اللہ عورتو! بہنو! خدارا کیا عہد کرتی ہو آئندہ خاوند کو راضی رکھو گی؟ تنگ نہیں کرو گی؟ ان شاء اللہ خدا کی قسم یہ کام تم کر لو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کی حوروں سے افضل یہ عورتیں ہیں بلکہ ستر ستر حوروں سے افضل یہ عورتیں سردار ہوں گی ان کی لیڈر رہوں گی ان کی قائد ہوں گی اللہ کرے رب عمل کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

